...ہ ونصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

[illegible]

باہتمام خاکسار ... سید محمد ابو الحسنات قطب الدین احمد بار اول ماہ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ

در مطبع نامی واقع لکھنؤ طبع یافت

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

بسم الله الرحمن ا

دیباچۂ مثنوی صبح تجلی از نتائج افکا
المعروف بہ مفتی الکاکوروی تخ

خداوندا شب معراج کن صبح بیانم را
برجبریل گرد تجلی عنبر فشانم را

خمار نشئہ او نظارۂ ساقی کوثر
چہ می پرسی شراب سلسبیل نغمہ خوانم را

کلام من بہ نظم گوہر شیں بکس نے آید
زبان عندلیب باغ شعرانہ ترنم را

اگر افسانۂ گلچین حسن چشم جہان بیند
خیال سحر سازد افسون بیانم را

نه دانم صبح کس شام ... فرو بیابد
توان یا بن یابی ... تمام را

مکان زلف ... پیالہ بالگا شد
بہ تنہم ... بیخ ... گرید غمام را

براق فکر ... آہنگ تجلی گرد از وہ

تجلی صبح سخن بہ درخشانی مہر ثنای خداوند یست کہ
عابد شب زندہ دار ماہ سینہ افروز داغ نیاز اوست و زاہد خشک مزاج آفتاب سوختۂ گرمی سوز دگداز او
الہی دل بہ سوز و از مہر تو تابا نیری۔ بہشت ہے سوختہ سو مہر بہ پیچ۔ ظاہر شدہ جا عاشق در وہ کوہ ست۔ ہر ذرۂ خاکی را خاصیت اکسیری
اما بعد دیدن انوید سرمہ مازاغ البصر و ماطغی کشیدن و شنیدن اجلوہ خروس ہمہ صفا دید ازین صبح تجلی از مطلع طبع سخنور ای ہم پیشہ ست

بیت کہ صبح شام او وقف عبادت
دلش گنجینۂ نور ارادت

تجلی صبح زبان خانہ معنی گستری سرخ کشیدن المؤلف
از تجلیات کہ خانۂ او شاخ نخل طور سینا ست۔ و نامۂ او از فیض الاذکی پو تجلی گر دش گلشن گر ظرف خانیت صبر گلشن صدہ ای
ثنا جانیان۔ قنادیل حرم روا از حرف نگینش محراب کعبہ آمدات نور آگینش۔ ز دیدۂ مہر شش خرگان حور جان نقاطش بادہ
تسبیح فرشتگان بیاضش بین السطور ش تجلی کدہ طور سواد الفاظش سویدای دیدۂ حور صفا سفر روی یوسف صرف
قرطاس آب تابش ستون علیہ رشتہ مریم طرح شیرازہ بندی کتابش ہنگام ترتیب اگر غبار وادی ایمن جاک دست لباس دہ
او الی ابصار جادۂ قلم پاک و کر ولکش ساختہ جوہر ذو الفقار۔ تحریرش را جو سدرۃ المنتہی طیار و قوش با خضر آب حیوان ہمدار
رشتۂ جانش را آئینہ داری ید بیضا در کار۔ لیقۂ او ملبوس صوفیان صاف اعتقاد۔ شوشۂ طرہ انش غلاف کعبۂ عالی بنیاد تعالی اللہ کلیم
کلا سیکہ طور سخن فروختہ روشنی فکر اوست۔ وہ ما سوختہ آتش افکارش گلزار ابراہیم از فیض ذکر او صبح نگا ہے کہ گلستان
تصنیف آتش بہ بسیاری نفشہ او مژہ رحمت جنبی کشید۔ روحی کہ جانب بستان لیقا تش خرامید۔ ادگہا ی ونائش
وحدانیت شنید۔ الی غنچہ طبعان گلشن معنی از نسیم جنبش گلکش شگوفہ از او شگفتن و لالہ ولال این جمن کہ از تاب آتش داغ
خامشی نشستن سنبل سطور ش تازیانہ سعلہ پرید نکتہ دانی۔ و شوخ چشمی نرگس الفاظش چشم نمائی مردم کاران کتب خانی باد
دہر رنگش اگر صغیر آموز ابجد خوانان چمن سخن ستاں او شاخ آشیانہ زمزمہ سنجان این گلشن گرداد

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچۂ مثنوی صبح تجلی از نتائج افکار طبع ہمایون منشی محمد اکرام اللہ صاحب المعروف بہ منشی الکاکوروی متخلص بہ افسون انسپکٹر پولیس ضلع اٹاوہ

لمؤلفہ

خداوندا شب ہجر سخن صبح سازم را	پر جبریل گیرد خامۂ عنبر فشانم را	نمائم مہر صبح کیسۂ شام افروز بیتابی	کہ جلوے مہر و ماہ بود وزد از ہجومم
ز انشا او نظار ساقی کوثر	چو می پرستی شراب ساغر پیمانم را	مکانم عکس ہے پاکستان نگارش چہ	تو ان نہان ... تمام انشا بتر
... نرگس نے آید	زبان غیب عیان شد ز دل پرنیانم را	براق فکر سبقت ... تجلی گرداند	بہ نسیم نادرین بیدل گلی گیر عالم
افسانہ نگہ سحر چشم جہان بلبل	خیال سحر ساز ... افسونی نازم را	تجلی صبح سخن بدخشانی مہر نمای خداوندیست کہ	

... بعد شب ندہ وار ماہ سینہ افروز داغ نیاز دوست در نامہ خشک مزاج آفتاب سوختہ گرمی سوز و گداز او ... آن حال ہر ذرہ از ... تاب ... فری ... ہر چہ بود مجموعہ ہر چیز ۔ ظاہر شد ... عاشق گر دو سرکوبت ۔ ہر ذرہ ... خاصیت اکسیری ... بیدمین انوید ... از ... البصر و ... کشیدن ... شنیدن ... جلوہ ... معنا دیدن صبح تجلی از مطلع طبع ... نسیت

لمؤلفہ	بیت صبح شام او وقف عبادت	دلش گنجینۂ نور ارادت

... تجلی صبح زچاک خامۂ ... کشیدن لمؤلفہ

... نجابت ... او شاخ نخل طور ... سناست ۔ و نام ... والا و ... الا ... گردش کلکش اگر طرف عالمیست ... گلکش صدای ... ان جانیان ۔ قنادیل حرم ... حرف نگینش محراب ... سجدات نور آگینش ۔ دیدہ ... مژگان ... نقاطش ...

... صبح زرشگان ... بیاضش ... سطورش تجلی ... طور ... سواد الفاظش ... دیدۂ حور ... صفحۂ ... زروی یوسف صرف ... قرطاس آب ... تابش ... سطور ... خشتہ مریم ... شیرازہ بندی ... ہنگام ... غبار ... اوی ... خال ... دوست ... لباس ...

... دل ... جارۂ قلم ... کرکش ساختہ جو ہر ذوالفقار ۔ قطرہ نش ... چوب ... پیادہ ... آتش ... احضر ... حیوان ... بجا ... کشش ... آئینہ داری ... بیضاو کار لیلۂ ... ملبوس ... صوفیان ... اعتقاد ۔ ... خدا ... غلاف کعبہ ... تعالی ... کلامیکہ ... افروختہ روشنی ... فکر است ۔ ... سوختہ آتش الفکارش گلزار ابراہیم ... فیض ... نگاہیکہ گلستان ...

تصنیفاتش ... سیاہی ... خفتہ ... سر رشت ... کشید ۔ ... بر جانب ... بستان ...

... واقیت ... شنید ۔ آکی غنچۂ طبعان گلشن ... نسیم جنبش کلکش شگوفہ ازو ... شگفتہ ...

... خامۂ شستن سنبل سطورش تازیانۂ معلم ... نکتہ دانی ۔ ... شوخ چشمی نرگس الفاظش ...

... کلکش ... سفیر آموز ابجد خوانان چمن سخن ... نہال او شاخ آشیانۂ ...

صبح تجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت اصبح اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

۱۲۸۹ھ سنہ ہجری ۱۲۸۹

تمہید مثنوی صبح کا بیان ہے | تفسیر کتاب آسمان ہے
یہ خاتمۂ شب دل افروز | دیباچہ نگار نسخۂ روز
آثار سحر ہوے نمایان | سیپارہ لیے ہوے ہی دوران
واللیل کو ختم کر چکا ہے | آمادۂ دور والضحےٰ ہے
عنوان فلک ہے نور منشور | لوح زرّین سورۂ نور
اطراف بیاض مطلع صاف | والفجر کے حاشیے پہ کشاف
معمورۂ دہر تا بیابان | ہمطالع کشور بدخشان
ہر دشت ہے مثل دشت ایمن | ہر کوہ برنگ طور روشن
عالم مین ہے آفتاب تاثیر | آب حلب و ہواے کشمیر
گردون کے غلاف مین ہی پنہان | مشکوۂ شریف مہر تابان
آنکھین نظارے کی طلبگار | نظارے کا بخت خفتہ بیدار
منظور ہے حسن کا تماشا | ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا
ہی شرق سے غرب تک پریشان | نور عینین پیر کنعان
وہ سورۂ یوسف تجلی | یہ مطبع مصر کی عزیزی
پستی کا دماغ آسمان پہ | اوج افلاک مہر گستر

طالب دعا: ابو العزیز محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

صبح تجلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حال ولادت اصبح اکرم صلے اللہ علیہ وسلم

۸۴۲ سنہ ۱۲۸۹ ہجری ۴۴۷

بیضاوی صبح کا بیان ہے
تفسیر کتاب آسمان ہے

ہے خاتمۂ شب دل افروز
دیباچہ نگار نسخۂ روز

آثار سحر ہوئے نمایان
سیپارہ لیے ہوئے ہی دوران

واللیل کو ختم کر چکا ہے
آمادۂ دور والضحیٰ ہے

عنوان فلک ہے دُرِ منشور
لوح زریں سورۂ نور

اطراف بیاض مطلع صاف
والفجر کے حاشیے پہ کشاف

معمورۂ دہر تا بیابان
ہم مطلع کشور بدخشان

ہر دشت ہی مثل دشت ایمن
ہر کوہ برنگ طور روشن

عالم مین ہے آفتاب تاثیر
آبِ حلب و ہوائے کشمیر

گردون کے غلاف مین ہی پنہان
مشکوۂ شریف مہر تابان

آنکھین نظارے کی طلبگار
نظارے کا بخت خفتہ بیدار

منظور ہے حسن کا تماشا
ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا

ہی شرق سے غرب تک پریشان
نور عینین پیر کنعان

وہ سورۂ یوسف تجلی
یہ مطلع مصر کی عزیزی

پستی کا دماغ آسمان پر
اوج افلاک مہر گستر

وہ ہے بلغ العلیٰ کی تفسیر
یہ ہی کشف الدجیٰ کی تعبیر

مضمون طلوع صبح صادق
مشہور روایت مشارق

موقوف حدیث شب کی تصحیح
رکھ دو بجھے طاق پر مصابیح

ظلمت کا چراغ بے ضیا ہی
انجم کا ستارہ ڈوبتا ہے

مہتاب کی چاندنی ڈھلی ہے
مریخ کی سمت مشتری ہے

روپوش دبیر چرخ اخضر
ظلمت کا سیاہہ کر کے ابتر

اہل مدِ کہکشان ہے مفرور
پروانہ نویس شمع کافور

زہرہ کا سفید ہو گیا رنگ
نظم پروین کا قافیہ تنگ

ہی فکر سپہر رات بھر کی
کیا بات ہی مطلع سحر کی

ہر مطلع صبح صادق استاد
از دیدہ نوشت صاد بر صاد

ہی وقت اخیر شب خلاصا
الواح زبرجد فلک کا

ہنگام سپیدۂ سحرگاہ
ساعات مین روز و شب کے واللہ

اک مخبر صادق البیان ہے
پیغمبر آخر الزمان ہے

کیفیت وحی مین ہے بلبل
ہے وقت نزول مصحف گل

سبزہ ہے کنار آب جو پر
یا خضر ہے مستعد وضو پر

نوبت ہی صدائے قربان کی
تیار ہے باغ مین اذان کی

محو تکبیر فاختہ ہے
قد قامت سرو دلربا ہے

اک شاخ رکوع مین رکی ہے
اور دوسری سجدے مین جھکی ہی

سوسن کی زبان پر مناجات
جاری لب جو سے النجات

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

تسبیح شگوفہ یا مصور
پھیلی ہوئی بوئے گل چمن مین
غنچے مین ہے خامشی کا عالم
کیا ری ہر اک اعتکاف مین ہے
پابند زکوۃ نامیہ ہی
لایا یہ مجاہدِ صبا رنگ
سالک ہی چمن مین نہر موزون
ہی صوفی صاف دل صنوبر
ہر تخم بہ خلوت آرمیدہ
ابدال ہین برگ و نخل اوتاد
خدمت مین بہار کی صبا ہے
سجادہ بدوش لالہ یکسو
ہے استغراقِ نیلوفر کو
سیفی جو زبان خار پر ہے
وحدت ہی چمن مین مغز تا پوست
غنچہ نہ رہا تو گل ہوا ہے
کہتا ہے اشارۂ تجالو
خرقہ ہے نصیب یاسمن کو
پیرایۂ نور مین سمن ہے

تحریمۂ تاک ربِّ اغفر
اور صلِّ علیٰ کا غل چمن مین
یا صوم سکوت مین ہے مریم
اور آب روان طواف مین ہے
کانٹا زرِ گل کو تولتا ہے
نا فرمان ہو رہا ہے چو رنگ
مجذوب ہے شاخ بید مجنون
تحریک نسیم حالت آور
ہر ایک ثمر خدا رسیدہ
ہی نعمِ العبد سرو آزاد
سبزہ سنبل کا بالکا ہے
یک سو شب زندہ دار شبو
پاس انفاس ہی سحر کو
نرگس کی نگاہ مین اثر ہے
صادق ہے بہار پر ہمہ اوست
واصل ہے جسے یہان فنا ہے
مُوْتُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمُوْتُوْا
عمامہ ملا ہے نارون کو
سلطان مشائخ چمن ہے

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

عطار شمیم گلستان کی
پھولون مین ہی یون گلاب خوش آب
کیوڑا گلزار پر فضا مین
ہر شمع خموش فکر مین ہی
شورش مین قلندرانہ قمری
ہے خواجۂ نقشبند دیباجہ
ہر کبک دری خلیل آزر
اعجاز نسیم صبحدم ہی
عالم مین وہی ہوا ہے چلتی
تنزیہ ہے مست نغمۂ ہو
باشان و شکوہ جلوہ فرما
سامان ظہور کی ہے تمہید
فیض روح القدس عیان ہو
آئینہ ہو چارسوے عالم
ہر قطرہ ہو جوش بحر در بر
وہ شان ہو آج رنگ و بو کی
لوے ہمنے حباب کو عطا کی
فرمان بقا کے مستند ہون
کثرت وحدت مین ہو گی فانی

ہم مرتبہ فرید بوٹی
جیسے قطبون مین قطب اقطاب
غوث الثقلین اولیا مین
ہر طائر شوخ ذکر مین ہے
اور چشتی سبز پوش طوطی
طاؤس علیہ رحمۃ اللہ
ہُد ہُد نام خدا ہمیشہ
انفاس مسیح کی قسم ہے
جو صبح الست کو چلی تھی
ہنگامہ لا الٰہ ھو سو
شاہنشہ تختگاہ الّا
قدرت پہ یہ ہو رہی ہے تاکید
افشاے رموز کن فکان ہو
لبریز تجلیات پیہم
ہر ذرہ ہو آفتاب پیکر
مصداق ہو جل شانہ کی
آب حیوان کی میر بحری
احکام فنا کے مسترد ہون
حاصل کرے عمر جاودانی

مہمان حدوث کا قدم ہو
سیرابی تازہ روپ دکھلائے
اسرافیل اپنی صور لائیں
عزرائیل اب کریں نہ دورا
الحمد للہ کیا سماں ہے
سرسبزی ہے باغ میں جناں کی
لوح و قلمِ ادیب تقدیر
ایام کا بخت پھر جوان ہے
ہستی و عدم میں ایک سے ہی
کیفیتِ خرمی سے مسرور
رضوان نے کہیں سبیل رکھی
تیار کیے بحکم باری
آئے لیے ساغر و صراحی
گلدستے بہشت نے بنائے
بیٹھے ہوئے ہیں خوشی سی پھولے
خاکا ہے زمین میں آسمان کا
گویا اُتر آئی ہے زمیں پہ
نازل ہوئے عرش سے فرشتے
حاضر ہوئی روح پاک آدم

امکان پہ وجوب کا کرم ہو
ہر شاخ خمیدہ راست ہو جائے
پھر رنگِ رمیدہ کو جمائیں
ناکارو کے رہیں عدم کا
ہر شے کو حیات جاودان ہے
آمد ہے بہار بے خزاں کی
محوِ خطِ نسخ عالمِ پیر
پھر عہد شباب آسماں ہے
لاشے کے بھی لب پہ آج نے ہے
رنگین طبعان محفلِ نور
ہر کوزے میں سلسبیل رکھی
میکائیل اک طرف نہاری
کوثر سے کھچی ہوئی صبوحی
جبریل درود پڑھتے آئے
غلمان لیے ہار حور گجرے
نقشا ہے مکان میں لامکان کا
مینا بازار چرخ اخضر
سب حیّ علی الفلاح کہتے
دوران نے کہا کہ خیر مقدم

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

ہر رنگ ارم زمانہ بشگفت
انوار ہیں نوحؑ کے نمایاں
رحمت کے لباس میں چھپے رہت
یمن و برکت لیے ہیں موجود
خاتم پہ لکھے ہوئے سلیمانؑ
بسم اللہ صاد صبر ایوبؑ
یوسفؑ مع عزت و مناصب
داؤدؑ لیے زبور پہونچے
کعبے میں خلیلؑ کا ہے جلوہ
اسحٰقؑ مع ذبیح آئے
تھے حُسن فروش و جلوہ مشتاق
انواع محاسن و کمالات
جو کچھ اب تک ہوا ازل سے
ہر نکتۂ جاں فزائے ناسوت
توحید کی شان راستبازی
استغنا ہم رکاب تسلیم
دانش دانائے سرِّ مکنون
وہ نظم فصیح جسکا سحبان
وہ دولت و جاہ روز افزون

طوبیٰ لک یا ابا البشر گفت
یا ابر کرم کا جوش طوفان
شیثؑ و ادریسؑ خضرؑ و الیاسؑ
ہارونؑ و شعیبؑ و صالحؑ و ہودؑ
نقشِ تسخیرِ جن و انسان
الحمد کتاب شکر یعقوبؑ
یونسؑ مع ماہی و مراتب
موسیٰؑ مع شمع طور پہونچے
بت کرنے لگے خدا کا سجدہ
لقمانؑ مع مسیحؑ آئے
ارواح کے ساتھ ساتھ اخلاق
اقسامِ صفات و عمدہ حالات
ہونے والا ہے جو کچھ آگے
رازِ ملکوت و سرِّ لاہوت
تجرید کی وضع بے نیازی
اقبال کے ساتھ تخت و دیہیم
سرمایۂ نازشِ فلاطون
طفلِ ناخواندۂ دبستان
جسکے بندوں میں تھا فریدون

خاتم کا وصف جود کامل | عدل نوشیروانِ عادل
حکمتِ مفتاحِ قفلِ مقصود | علم آئینۂ وجودِ معبود
ہر گوہرِ قلزمِ ولایت | ہر نیّرِ مطلعِ ہدایت
صدیق کا صدق و استواری | عثمان کا حلم و بردباری
آوازۂ عمر کی صاحبی کا | اور دبدبہ مرتضےٰ علی کا
ریحانِ بہشت روح پرور | خلق حسنِ شگفتہ منظر
رنگینئ لالہ زارِ ایمان | جانبازئ سیّدِ شہیدان
آثار مجاہدین ابرار | انوار مہاجرین و انصار
مقبولی بایزید و ادہم | محبوبی خاصِ غوثِ اعظم
عرفان ابوسعید و کرخی | روشندلی جنید و شبلی
گستاخئ عاشقانِ مغرور | رسوائی دار و گیرِ منصور
عشق آفتِ عاشقانِ جانباز | حُسن آئینۂ تجلی ناز
مجنون و ہجومِ حسرتِ دل | لیلےٰ مع ساربان و محمل
القصہ یہ دیکھ کر تماشا | حیرت ہوئی آ کے جلوہ فرما
کہتی ہوئی کیا ہے آج سامان | کھلتا نہین کچھ یہ سرِّ پنہان
خورشید فلک کے سایبان مین | یوسف ہے غبار کاروان مین
خلوت گہ حُسن بے زمانہ | اور جلوۂ صبح شاہدانہ
ڈوبے تھے رنگ مین چمن کے | نکھرے ہوے روپ مین وطن کے
خورشید ظہور کا شرف ہی | معراج نظر کو ہر طرف ہے

مظہر کا خطاب میرزا ہے | منظر کا لقب ابوالعلا ہے
شبنم کو دمِ فلک مآبی | مٹی مین کمال بوترابی
ہر قطرے مین آب و تاب گوہر | ہر موج شعاع مہرِ انور
آفاق مین ہے تجلی نور | یا شانِ نزول جلوۂ طور
کرتا ہے فلک سجود پیہم | مائل بزمین ہو عرشِ اعظم
اونچی ہوئی یہ مکان کی کرسی | سب کھل گئی لامکان کی قلعی
مرکز کو چلی گئی ہے کیا نار | آتشکدے گُل ہوے جو یکبار
پانی طوبیٰ کی جڑ مین پہونچا | جو خشک ہوا ہے بحرِ ساوا
ہے خاک کی طبع مین روانی | جو دشت سماوہ مین ہے پانی
چلتے ہین یہ کس ہوا کے جھونکے | ہوش اوڑتے ہین جنیے کاہنو کے
باندھا وہ قضا نے لعن کا لام | ابلیس کی فوج مین ہے کہرام
بُت مہرِ سکوت بر دہان ہے | بتخانون مین شور الامان ہے
کسکی شوکت کا زلزلا ہے | قصر کسرے جو ہل رہا ہے
ہے کسکو خطاب ایزدِ پاک | لولاک لما خلقت الافلاک
گم نورِ وجود مین عدم ہی | آغوشِ حدوث مین قدم ہی
ہے فرش پہ عرش کی تجلی | کہتی ہوئی لا الٰہ غیری
ہے قبلہ ہر ایک سمت پُرنور | ہر بیت ہے مثلِ بیتِ معمور
ہر نقش کمال کا سزاوار | ہر جزو مین عقلِ کل کے آثار
کیا رنگ قبول جلوہ گر ہے | ہر گل پہ ہزار کی نظر ہے

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

ہے چاندنی ایک ماہ پیکر
اورنگ نشین باغ ہے گل
ذی حکم خزانہ اشرفی ہے
عباسی کو دعوی فتوت
ہر دانہ ہے عابدِ سحر خیز
القاب نسیم دامنِ دشت
خالق کا کرم ہے فیض گستر
روے حسنات سوے ابرار
ہے فکر مین عابدونکی طاعت
جیسی اِسدن سحر ہوئی ہے
این نسخہ چہ انتخاب دارد
ناگاہ بجلوۂ عبارت
یہ صبحِ سعادتِ جہان ہے
مفتاح خزینہ ہاے اسرار
ہے بدر کمال اوج تشبیہ
نازل ہے زمین پہ کبریائی
اسوقت دیار مین عرب کے
برجِ شرفِ قریشیان مین
کعبے کی زمین نامور سے

سورج مکھی آفتاب انور
اور ہفت ہزاریون مین بلبل
صد برگ کا اسم پانصدی ہے
داؤدی کو شبہۂ نبوت
ہر ذرہ خاک شمس تبریز
مخدوم جہانیان جہان گشت
بخشش کا صلاے عام گھر گھر
چشمِ رحمت سوے گنہگار
محسن کی تلاش مین شفاعت
ایسی کبھی پیشتر ہوئی ہے
این صبح چہ آفتاب دارد
پیدا ہوئی غیب سے بشارت
نوروز بہار جاودان ہے
مصباح تجلیات انوار
لبریز جمال ہے تنزیہ
بندے کے لباس مین خدائی
مطلع ہے تجلیات رب کے
اور ہاشمیون کے خاندان مین
اور عبد المطلب کے گھر سے

اسلام کا آفتاب چمکا
پیدا ہوئے سرورِ دوعالم
محبوب خدا نبی مرسل

بے پردہ و بے نقاب چمکا
پیدا ہوئے فخرِ نوح و آدم
صبح دو مین روزِ اول

شاہنشہِ انبیا محمد
تاجِ سرِ اصفیا محمد

پیدا ہوئے حضرتِ پیمبر
واللیل اشارتی زِ مویش

صبح قدرت کے سعدِ اکبر
والشمس عبارتی زِ رویش

خورشید سپہرِ دین محمد
نورِ عین الیقین محمد

پیدا ہوئے قبلۂ طریقت
مقصودِ ازل اجل و اعلیٰ

پیدا ہوئے کعبۂ حقیقت
منظورِ حضورِ حق تعالےٰ

سلطان فلک حشم محمد
مہرِ عرب و عجم محمد

پیدا ہوئے بادشاہِ ذیجاہ
عینِ عرفان و مردمِ عین

آرایشِ تختِ لی مع اللہ
ابروے جبین قاب قوسین

جان و دلِ مرسلین محمد
روحِ روح الامین محمد

پیدا ہوئے خاتم النبیین
با میم احد احمد بلا میم

مہرِ فرمانِ عز و تمکین
شایستۂ صد صلوٰۃ و تسلیم

گنجینۂ اصطفا محمد
آئینۂ حق نما محمد

محوِ رضوانِ حق روانش
کیفیتِ وجد مین ہو اب ذوق

آل و اصحاب و پیروانش
کہتا ہے خطیب خانۂ شوق

ہے ذکرِ ولادتِ پیمبر
اَعْلیٰ اَزکیٰ اَحمد اَکبر

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

قطعات تاریخی

قطعہ تاریخ از نتائج طبع مولوی محمد حسن حسن اشد الیہ صمد اعتضد حکیم پور ضلع کھیری برادر خرد مصنف

از معجزات نظم کسانیکہ شاکر اند	احسن کلام حضرت محسن بدیدہ ام	صد بار خواندہ ام نہ از آن نغز شد	ہر روز یک سیب رنگ سخن کی فروہ ام
استاد و ہم بجا و روہم قبلہ حق ست	دربارگاہ فکرتش برگزیدہ ام	المختصر بسدرہ نشینان اوج فکر	بر شاخ رفعتش ثمر نارسیدہ ام
این نسخہ لبیدکہ انصاف بنگرد	آن نکتہ سنج و در مضامین چشیدہ ام	مسبحی شناختہ کہ گلشن جستان	انجادہ ہای جدہ صبوحی کشیدہ ام
جوش بہار حسن معانی ست منتظر	بیتاب اضطراب دل آرسیدہ ام	از خوش شنگان بہار گل سخن	در راہ شوق آمد بمضمون دویدہ ام
زانسان فزای حسن و ترکیب اکشا	بر صفحہ نگاہ خود آئینہ چیدہ ام	از ہوش طالبان بہار شناختند	دیوانگان صبح گریبان دریدہ ام
	تاریخ سال آن زلسان سروش غیب	صبح بہار آمدہ مضمون شنیدہ ام	

قطعہ تاریخ از نتائج طبع شاعر نازک خیال سید علی نقی صاحب ... ضلع مین پوری ... مدارس ضلع ...

این مثنوی لطیف و رنگین	بنوشت چو محسن سخندان	در وصف بہار آفرینش	الخوش شمول پاک دامن
دی شب لقی از برای تاریخ	یوم ہمسر فکر و گہربان	ناگاہ بگفت ہاتف غیب	گو کنہ نمود نظم حسان

قطعہ تاریخ از منشی محمد وزیر خان خوشنویس منصرم مطبع مفید عام آگرہ

مثنوی حضرت محسن نے لکھی	حال پیدائش سرور سے ہے	شب صبح تجلی ہے یہی	مہر تاباں میاں انور سے ہے
چشم انصاف سے دیکھا جاوے	خوب تصنیف سخنور سے ہے	قابل جل علی ہے بہ حدیث	نظم حسان سے بہتر ہے
جو معنی این پر و لے تحسین	لڑی موتی کی سراسر سے ہے	چشمہ فیض ساری ہے کتب	امین زمزم کس کوثر سے ہے
ہے نجات اس سے گنہگاروں کی	مدحت شافع محشر سے ہے	منتظر گو ہے یہ ظاہر میں ملے	کیجیے غور تو دفتر سے ہے
منظر صبح تجلی کو ذرا	دیکھ کیا نسخہ اطہر سے ہے	کیوں نہ ہاتف کہے کی تاریخ	ذکر میلاد پیمبر سے ہے

تقریظ مثنوی صبح تجلی از قلم شکستہ رقم احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

نثی صحیفہ کائنات کیلئے اگر شعاع مہر قلم اور سواد شب نقرات حمد و ثنا لکھے تو بھی ایک نقطہ فرمائش سے ادا نہو سکے تجلی صبح اوسکی بیاض قدرت کا ایک دو ورق ہے۔ اور نظم عقد پروین اوسکی کتاب آفرینش سے جلوہ گاہ کے سبق ہے لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَن تَنفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا اور نعت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسکی بیاض گردن پر نور سے صبح تجلی نے رنگ

ظہور پایا اور ثمرات النعش نے چار عنصر سے بڑھ کر مرتبہ پایا ہو لکھنا امکان بشر نہیں لولاک لما خلقت الافلاک اوسکی مدح میں آیا ہو اور انک لعلی خلق عظیم حق تعالی نے فرمایا ہو اما بعد صوفی گمنام مہتمم مطبع مفید عام ارباب فضل و کمال کی خدمت مین عرض کرتا ہو کہ مثنوی صبح تجلی جسکا ہر ایک شعر شعری سے زیادہ روشن ہو اور ہر ایک سطر سطور سے بڑھ کر ہو نقطے اگر ثوابت سیارے ہیں تو مجلا اوراق ماہ پارہ سواد و خط ہیں اگر نظم عشرت منود ہیں تو مضامین روشن ہے صبح تجلی جسکا تصنیف شاعر خوش قلم منشی عطارد رقم مہر سپہر سخنوری ماہ فلک نکتہ پروری گوہر درج بلاغت اختر برج فصاحت جناب مولانا مولوی محمد محسن صاحب محسن تخلص کاکوروی وکیل عدالت دیوانی مین پوری ظلہ العالی سے ایسی عمدہ طبع ہوکر مطبوع خلائق ہوئی ہو کہ اس صبح تجلی کی مقبولیت اظہر من الشمس اور اشہر من الامس ہے اگر وشنی کہ شمس و قمر جب تک صبح کو تجلی سے ہم آغوش و رخشان ہو کر کائنات میں جلوہ گر رہیں گے اس مثنوی کا ہر ایک ورق رنگ آفتاب

کی طرح پرنور ہو اور نظارہ ... چشم ... سنتوا ... این	این نامہ کہ خامہ کردہ بنیاد	تو قیع قبول روز وشش یاد

بتاریخ بست و سوم جمادی الثانی ۱۳۰۹ ہجری مطابق ۲۸-۱ اگست ... پیرایہ اختتام در بر کشید

خاتمہ مثنوی صبح تجلی تراوید قلم معجز رقم مفتی محمد اکرام ... مصنف دیباچہ مثنوی ہذا

للمؤلف

اگر فرزند دورین شیخ شیبہ چو حسن	نسخہ یعنی کہ شد حلی ... ہے	ازین رابعلی انکہ کاوین ترا ...	سید صبح تجلی ازلعل پرخون

بنام ایزد این چہ ہمایون مجموعہ سیت عرفان ... شبلی و جنید ... گلدستہ حقائق ست معرفت خیر بزار بلبل شیراز ... عطار ... مولانای روم و شیخ فرید از خوابش ... شمس تبریز ... از ملفوظات محی الدین ... خداوند معانی را ... مولوی محمد حسن محسن کہ منصور ... بر زبان ست ... از گوش خود نمایان فرو آر ... غلمان ... خریداری ... غافل ... سکندر دربان ... از طبع و طبیعت ... کردین بو داین

وظیفہ کرد بیان باد

تمام شد

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

چراغ کعبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بے نام خدا سواد تحریر
واللیل اذا سجیٰ کی تفسیر

دریاے رواں ہی دُرِّ نظم آج
یہ بحر خفیف بحر مواج

جاتا ہے کلیم آسمان تک
معراج سخن ہی لامکان تک

خلوت گہِ دل ارم سرشتہ
پرواز طبیعت اک فرشتہ

ہر گوہر قلزمِ تکلم
سیارۂ آسمان ہفتم

ہر حرف سیہ زبانِ سوسن
گنجینۂ راز ہشت گلشن

ہر لمعۂ فکرِ طبع والا
شمع سر طاق عرش اعلیٰ

ہر گل میں ہی رنگ گلستان کا
ہر قطرے میں موج زن ہی دریا

ہر لفظ عروس پردہ گوش
ہر معنے جان پیکرِ ہوش

مضمون نئے روپ کی دلھن ہی
اک رہتی لاکھ بانکپن ہے

خطرہ نہیں بحر میں سخن کے
کھٹکا نہیں قفل میں دہن کے

بندش کی ادا ہی دستۂ گل
طرز نمکین ہے شور بلبل

نیرنگ دماغ رنگ تحریر
بیداری مطلب خواب تحریر

تحریر کی وضع میں تامل
تقریر کے دور میں تسلسل

مضمون کو ازدیاد کا شوق
مصرع کو ہے مستزاد کا شوق

منظور ادائے خوش بیانی
تشریح کتاب آسمانی

سرسبزی طبع نکتہ پرور
کشاف رموز خلد و کوثر

کاغذ میں سطور کا تسلسل
ہی کھیت میں چاندنی کے سنبل

شبدیز قلم کی شان عالی
جنگل میں براق کے غزالا

تحریک انامل سخنگو
جبریل امین کا زور بازو

از رفعت طبع من چہ پرسی
ہر حرف کی عرش پر ہی کرسی

اِک رات کی روشنی ہی دل میں
چھٹکی ہوئی چاندنی ہی دل میں

شب کیا کہ جہان کا بخت فیروز
عالم کا خلاصۂ شب و روز

ایام کے گیسوِ مسلسل
آنکھوں میں نہ آسمان کی کاجل

ساعت ہے کمال بدرِ شب کی
شب ہی شرف مہِ عرب کی

اندھیارے کے دیکھ لیں اوجالے
آئین سر طور جانے والے

آغاز روایت

بھیگی ہوئی رات آبرو سے
داخل ہوئی کعبے میں وضو سے

اوڑھے ہوے لیلی گل اندام
شبنم کی ردا بقصد احرام

گویا کہ نہا کے آئی فی الحال
جھک جھک کے نچوڑتی ہوئی بال

کیا سعی صفا سے رنگ فق ہی
سر سے پا تک عرق عرق ہے

نامحرموں سے چھپائے چہرا
پہروں کو بنائے منھ کا سہرا

آنا کھلتا ہوا نہ جانا
انداز خرام صوفیانا

سناٹے کا دم انیس و ہمدم
انفاس ہوا رفیق و محرم

خوشبو وہ کہ ہار یاسمن کے
لپٹے ہوے بالوں میں دلھن کے

یا تازہ بسی ہوئی ختن کی
کلیاں یوسف کے پیرہن کی

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

ناخن کی جگہ ہلال کی مد — دفتر سے طلوع کے نما رو
گرتے ہوے ٹوٹ کر ستارے — ہیں رمی جمار کے اشارے
قربان رہِ ضرورت پڑی — ثور و حمل سپہر تا جڑی
قطبین کے سایۂ ضیا مین — مشغول دوگانے کے ادا مین
خلوت کی بجاے انجمن کو — پردے مین چھپاے ما دن کو
صورت مین غلاف محترم کے — در پردہ طواف مین حرم کے

گریز

تھا دیکھ کے اِس ادا کو مفتون — دشتِ عرفات شکل مجنون
چشم درِ کعبۂ معلےٰ — آئینہ حیرتِ تماشا
سکتے مین کہ کیا یہ گُل کھلا ہے — اس رات کا رنگ روپ کیا ہی
آنکھون مین ہوا سمٹ کے یکجا — بیدار دلون کا کیا سویدا
میدان نظر مین خلوت آرا — کس چشم سیاہ کا ہے پردا
دامان نگاہ بن کے پھیلی — کس دیدۂ منتظر کی پُتلی
گُل دار ہوے ہین سبز فانوس — پنجرے مین ہے طوطیون کے طاؤس
واللیل کی زینتِ حواشی — تفسیر کبیر کہکشان کی
انجم کا یہ آسمان مین نقشہ — سوسن کی زمین مین بنفشہ
جگنون کا ہوا مین یہ شرارا — ظلمت کا چمک رہا ہے تارا
تاریکی مین نور پایا آگہی — آنکھون مین سما گئی سیاہی
ہر شے مین ہے وضع خوش ادائی — ہر رنگ مین شان دلربائی

ہر باغ نثار روے شبو — ہر دشت شکارِ چشم آہو
ظلمت مین ہے نور کی تجلی — بکھری ہوئی طور کی ہے چوٹی
ہر در سے ظہور نور مطلق — ہر دار مین شورش انا الحق
ہر قطرہ وضو کی فکر مین گم — ہر ذرہ کیے ہوے تیمم
ہر سرو کو بندگی پہ ہی میل — ہر اِگے کی لو ہے قائم اللیل
ہر بزم طرب مین اتقیا جمع — قعدے مین لگن قیام مین شمع
کہتا ہے جھکا ہوا اندھیرا — ہو جاے قبول سجدہ میرا
سجادہ چرخ نیلگون پر — تسبیح ہزار دانہ اختر
تاریکی ہے یان سے منزلون دور — پیدا ہے سواد کشور نور
ابر رحمت گھرے ہوے ہین — کچھ رات کے دن پھرے ہوے ہین
نفرت ہی ستم کو آسمان سے — ہے تیر کھچا ہوا کمان سے
چلے مین ہی پیر قوس روپوش — عقرب کی ہی نیش مین بھرا نوش
گردون کو اسد کیے ہوے زیر — چھوٹا ہوا ایل گاو پر شیر
رفعت کا ہوا ہے سکہ جاری — میزان کی ہین دونون پلے بھاری
نوشاہ بنا ہوا ہے جوزا — ہے زیب کمر زری کا پٹکا
مریخ شہ بلند اختر — گردون کا لڑا ہوا اسعد
کیوان کو دم سکندری ہے — چمکی زہرہ کی مشتری ہی
ہر پستی ہے اوج سے ملاقی — ہر شان نزول کو ترقی
اعلیٰ کی طرف ہی میل ادنا — پروانہ چراغ سے خبردار

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

شبنم کی ہے پر لگائے گلشن | بلبل سے کہو کہ کپڑے دامن
ورونکی طرح نہ دشت اڑ جائین | دیوانون سے کیسے ہوش مین آئین
شمشاد نہین کہ سیکے بس مین | قمری نہ پڑی رہے قفس مین
ساحل ہوتا ہے خشک لب سے | نکلا جاتا ہے بحر بر سے
کنعان کے اوڑ رہا ہے جوہر | دلو آج بنا کے ڈول جنتر
یونس سر حوت تک پہونچکر | سکّہ نہ بٹھائین ہر درم پر
مرغابی برق ابر مسکن | چگ جائے نہ سنبلہ کا خرمن
اوڑ جائے نہ سطح ارض آگہی | سرطان پہ کرے نہ چوٹ ماہی
پامال زمین نہ آسمان ہو | پٹری نہ سڑک کی کہکشان ہو
اظہار ہوے کس لیے یہ سامان | کیون اتنے عروج پر ہے دوران
کیون خاک کی اتنی ارجمندی | کیون پستی کی اسقدر بلندی
کیون شب کا یہ حسن روز افزون | کیون ہے یہ ملیح اتنی موزون
محمول کا کس طرف ہی موضوع | مسند کو کیا ہے کسنے مرفوع
یہ کسکی خبر کا مبتدا ہی | موصول کہان کہان صلا ہی
ہین کس سے مضاف یہ عجائب | راجع ہے کدھر ضمیر غائب
ناگاہ خطاب ہے وحی تنزیل | عالی لقب ہے حضور جبریل

مدح جبریل

عنوان کرم کے در منشور | قرآن شرف کے سورۂ نور
مانند دوا زمین پہ نازل | مانند دعا سپہر منزل

منشور اوامر و نواہی | عنوان صحیفۂ الٰہی
فہرست اخبار اصفیا کے | تاریخ فرشتہ انبیا کے
درج گہر کلام باری | پیغامبر پیام باری
وارد ہوے درمیان زمین پر | ساتھ انکے براق برق پیکر

تمہید وصف براق

پہونچا ہے براق تک جو نامہ | دو ہاتھ اوچھل پڑا ہے خامہ
شوخی پہ ہے تیز کلک رفتار | جل جائے سپند سبع سیار
قطبین ہین مِس میان انجم | ڈکڑی کی ہوئی ہی چوکڑی گم
چکر مین ہے چار موج دریا | نشۂ ساہرن ہے چوکڑی کا
مضمون کی جست مین ہی گرمی | یا جست کے تار مین ہے بجلی
ہان اے مرے خامۂ سبک گام | آہستہ خرام بلکہ مخرام
دو چار قدم وہ چل سنبھل کر | حرفا ورقے جما سکین فلک پر
گو ہو نہ سکیگا کچھ مگر خیر | لکھ وصف براق آسمان سیر

صفت براق

چھوٹا سا فرس فرشتہ ہیکل | کھیت اوسکا بہشت خلد جنگل
مہ پارہ فلک سے آنے والا | اطلس کو کتان بنانے والا
یون چرخ سے نکلے وہ سبک سو | فانوس سے جس طرح کہ پر تو
شیشے سے پری چمن سے شبنم | سیپی سے گہر حباب سے دم
گلشن سے بہار جسم سے جان | آنکھون سے نیند دل سے ارمان

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

صحراے شہود مین رم غیب
چلتے ہوے راہ عالم غیب

محو روش فراغ بالی
مشتاق خرام لاابالی

آدم سے ملک تک ایک دم مین
امکان سو قدم تک اک قدم مین

شوخی مین سلوک شوق کا حال
رفتار مین جذب عشق کی چال

نیرنگ طلسم حیرت آئین
یا گنج روان دولت دین

اقبال کا یا کہ بال دیگر
یا روح امین کا تیسرا پر

یا دیدۂ منتظر مین نقشا
اوڑتی ہوی وصل کی خبر کا

ورود جبرئیلؑ و براق بر آستانۂ شریف

بالجملہ وہ دونون محرم قرب
پروانہ و شمع عالم قرب

یون آئے ہو جس طرح سی عاجل
پروانہ چراغ کے مقابل

یا جیسے کہ عاشقان مضطر
اپنا خط شوق آپ لیکر

حاضر ہوے اوسکے آستان پر
جسکا کہ مکان ہے لامکان پر

نعت

محبوب خداے انس و جان کا
مقصود رموز کن فکان کا

امکان کے گھر کا ابر نیسان
دریاے قدم کا شاخ مرجان

صانع کے قلم کا رنگ ایجاد
بندون کے چمن کا سرو آزاد

ایمان کی سند کا نقش خاتم
عرفان کے نگین کا اسم اعظم

آغاز ازل کی ابتدا کا
انجام ابد کی انتہا کا

تشبیہ کے آئنے مین تمثال
تنزیہ کی سلطنت کا اقبال

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

ہاشم کی کلاہ مین گل تر
دامن مین قریشیون کے گوہر

منظور اشارۂ فکبر
قائم بہ مقام قم فانذر

نور القمرین والکواکب
خورشید مشارق و مغارب

رونق دہ ایمن تجلی
شمع تہ دامن تجلی

لاہوت مقام و عرش مسند
شاہنشہ انبیا محمد

ورود

تا دور زمانہ بہر نازش
تسلیم خدا و احترامش

اوسوقت وہ دفتر معانی
تھا داخل بیت ام ہانی

رکھتا ہی نتھا قدم زمین پر
نازان تھا مکان اوس مکین پر

تھی خاک دہان کی گل بدامن
اوس حجرے کا تھا چراغ روشن

راحت تھی نیاز مند سرکار
تھا خواب کا بخت خفتہ بیدار

رحمت کی رداے مہر گستر
گلگون و لطیف و صاف بستر

رنگینی فیض عام قالین
خاطر کا گداز شمع بالین

ہم غافلون کا خیال ہر پل
آرایش پردہ ہاے مخمل

تھی چاندنی کی بساط ہی کیا
ہوتی جو وہ فرش بزم والا

کیا بال ہما کے بالش پر
تکیہ سر پاک کا خدا پر

خضر رہ حق مقیم منزل
سوتی ہوئی آنکھ جاگتا دل

دریاے روان برنگ گوہر
غنچے کے لباس مین گل تر

آداب سے آپ کو اوٹھایا
یا اپنے نصیب کو جگایا

بیدار ہوئی جو چشم حق بین
دیکھا کہ عجیب ماجرا ہی
انشا ہے رموز غیب مخبر
سونا کبھی ہو نہ یہ جگانا
طالع مین نہین یہ شب کسی کے
ہوگی نہ یہ پھر زمین کی توقیر
انوار کا ہے ورود پیہم
نازل سوے عالم مجازی
جبرئیل ہین اور براق بھی ہی
تحریک نسیم و صبح صادق
کوسون سے رسول روح پرور
آنا ہے طلب کا استعارہ
سینے او ٹھیے کہ بحر پُر جوش
او ٹھیے کہ چمن ہرا بھرا ہے
او ٹھیے کہ ہے باب فیض مفتوح
او ٹھیے کہ نگاہ چشم تنزیہ
اے محمل شوق منزل ذوق
ای ہمت طالبان مطلوب
تھی دل سے تجھے طلب خدا کی

آ ہو ہوئی شکل خواب شیرین
گھر برج قمر بنا ہوا ہے
ہونیکا نہین یہ دن کبھی پھر
لیتا رہے کروٹین زمانا
اختر سو بار سو کے جاگے
مٹی ہو ھزار بار اکسیر
تارونکی برس رہی ہے شبنم
امواج محیط بے نیازی
قاصد بھی ہے اشتیاق بھی ہی
کشتی سبک و ہوا موافق
آیا ہے ہواے شوق لیکر
بُردن کا ہے آمدن اشارہ
گوہر کے لیے ہو کھولے آغوش
طوطی بلبل کا بولتا ہے
ہے طالب جسم عالم روح
ہے منتظر جمال کعبہ
اے شاہ ذوق محمل شوق
او جان حبیب و شان محبوب
ہر لحظہ تھی یاد کعبہ یا کی

اب اوسکی طلب کا ہے تقاضا
دیکھو او ٹھو کے بہار منزل صدر
کر سیر مقام قدس کی آج
عرش آپ کا منتظر ہے چلیے
پاکر یہ اشارۂ کرامت
سینے سے جگر چلا نکل کر
فرحت سے ہوا یہ قلب بیتاب
پہونچا دلِ بیقرار سرور

ہے یاد مین تیری حق تعالیٰ
اے اشب و ہر شب شب قدر
ای اشب و ہر شب تو معراج
خاطر کو سنبھالیے سنبھلیے
کی شوق نے شورش قیامت
شادی سے ہزار ہا تھا اوچھل کر
آئینہ دکھا رہا تھا سیماب
سو بار زمین سے آسمان پہ

تشریف آوری بیت اللہ

اوٹھ کر وہ خدا کا آرزومند
آیا پے آبروے کعبہ
محبوب خدا ہے بحر و بر کا
اوس گھر مین یہ تھا خوشی کا عالم
کعبہ نکرے طواف اپنا
پانون پہ بتان سر کشیدہ
اہلاً سہلاً کہا حرم نے
محراب جھکی سر ادب سے
آیا جو کرم پہ عشق بیباک
بھڑکا دیے اور شعلے دل کے

لب تشنہ شربت شکر خند
مانند خلیل سوے کعبہ
مہمان ہوا خدا کے گھر کا
ڈر تھا کہ اوبل نجاے زمزم
ہو قبلہ نما کہین نہ قبلہ
گر پڑکے نہون خدا رسیدہ
لبیک حریم محترم نے
منبر نے قدم لیے نبی کے
سینہ کیا شق جگر کیا چاک
آب زمزم کے دیکے چھینٹے

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

کی شق جفا سے وفا سے | زخمی بھی کیا تو اک ادا سے
لبریز طرب کیا الم سے | نشتر کو ملا دیا الم سے
گوہر کو بنا دیا سمندر | آئینے کو کر دیا سکندر
بھر دی دلِ پاک میں تجلی | یا کعبۂ دل میں کی سپیدی
خالی اوسے کرکے ماسوا سے | لبریز کیا فقط خدا سے
حق سے رگ و پے کو کرکے معمور | جسمِ بشری کو کر دیا نور
بندے سے کہا نظر بچا کر | کیا غیر ہے تو خدا خدا کر
وحدت کو کھپا دوئی کا نیرنگ | بیرنگی کی سمت کو چلا رنگ
بسمل ہوئی قلب کی تپش بھی | کوشش کرنے لگی کشش بھی
اعلیٰ کی طرف ہوا ارادہ | کعبے نے کہا خدا کو سونپا
باعزت و شان و جاہ و تمکین | آیا بالائے خانۂ زین
حضرت کی رکاب میں قدم تھے | یا طاق میں رکھے گل کے دستے
اللہ وہ راہوار چالاک | اور پشت پہ شہسوار لولاک
یہ شان کبھی سنی نہ دیکھی | افلاک کی ہفت پشت نے بھی
لی باگ تو شب سبک گام | تھا صبح بہار کشورِ شام

مسجدِ اقصیٰ

پیشِ نظرِ جناب عالی | بیت المقدس کا باب عالی
وہ سرورِ انبیا سے پیشین | وہ باعثِ فخرِ شرع و آئین
مسجد کے قریب آکے وہ ترا | آداب سے سر جھکا کے اترا

اک ہاتفِ غیب ان خبر دہ | آمد ہے سُبْحٰنَہٗ بِعَبْدِہ
ہر شے تھی وہاں کی حیرت افزا | اللہ کے گھر میں تھی کمی کیا
گوشے گوشے میں شرحِ وصل | پہلو پہلو میں قلب شاغل
ظلمت کے غبار سے نمایاں | گردِ رہ و لشکرِ سلیمان
شانِ لبِ بام سے ہویدا | جان بخشی حضرتِ مسیحا
دیوار میں خامشی کا عالم | آثارِ قبول صوم مریم
داؤد کے نغمہ ہائے دلبند | کھائے دمِ عیسوی کی سوگند
سلطانِ عرب کے مژدہ گویان | انجیل و زبور اوٹھائے قرآن
مرفوع پیمبروں کی رایات | یا سورۂ انبیا کے آیات
ہر تختے میں تھے ہزار تھالے | اک شجرۂ طور کی قلم کے
دو مرجعِ کائنات باہم | وہ قبلۂ کعبۂ دو عالم
قبلے نے درود کی ندا دی | کعبے نے نمازِ شکر ادا کی
مینار اوٹھے برائے تعظیم | محراب جھکی بقصدِ تسلیم
منبر نے پڑھا ادب سے گویا | شاہنشہِ انبیا کا خطبا
آنکھوں کو بچھائے تھا مصلّا | سایہ کیے گنبدِ معلّا
از راہِ کمالِ مہربانی | اوس گھر سے ہوئی یہ میہمانی
رکھ کر مے و شیر کو مقابل | اوس صاحبِ ذوق کا لیا دل
اک رنگ میں لالہ ایک نسرین | اک ذوق میں تلخ ایک شیرین
گلگون مے ناب مہر پیکر | کہسار طرب کے لعلِ احمر

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

Add /119

اک سیر طراوت نفس کی | یا روح کھچی ہوئی ہوس کی
دو شیر لطیف ماہ تابان | شیرینیِ درد کاہشِ جان
جان بخشی دورِ عالمِ عشق | بالائی اک آمدِ غمِ عشق
کی رغبتِ قلب نے جو تاثیر | مقبول لبِ شیر ہو گیا شیر
عکسِ لبِ جان فزا لبن مین | ہم رنگ عقیق تھا یمن مین
چرکا سرمے پہ تیغ لگنے کا | انگور کے زخم پر نمک تھا
پیکر وہ شیر صبح پیکر | خورشید روان ہوا فلک پر
تنہائی کا قافلہ روان تھا | تجرید کا ساتھ کاروان تھا
گلگون بہار تھا وہ شبدیز | مانندِ دمِ نسیمِ گلریز
پہونچی جو ہوائے دامنِ پاک | کھلنے لگے غنچہ ہائے افلاک

سیر فلک اول

پہلی سے سمندِ بادپا کی | جاکر چشمِ قمر مین جا کی
وہ خطبۂ منبرِ خلافت | آئینۂ جوہرِ شرافت
جسکا کہ ارم ہے تختِ طاؤس | افلاک و نجوم شمع و فانوس
خلقت ہوئی جسکے جان و دل سے | جس طرح بشر کی آب و گل سے
ہمدم حبر صفی باصفا کا | مصداق خطاب مصطفےٰ کا
وہ روز ازل کا سعد اکبر | وہ اولِ ما خلق کا مظہر
وہ سطرِ اخیر صفحۂ راز | وہ مطلعِ اولین آغاز
وہ آخرِ انبیائے مرسل | جسکا ثانی نہین وہ اول

تنزیہ کا لطف پانے والا | شانِ وحدت دکھانے والا
پہونچا کیے طے زمین کا دفتر | مثلِ الف اول آسمان پر
آیا جو نظر وہ فخرِ عالم | آدم نے کہا کہ خیر مقدم
فرخندہ پسر ملا پدر سے | خیر البشر اول البشر سے
پہلے پہل آسمان کو دیکھا | ارواحِ فرشتگان کو دیکھا
پہونچے قدمِ سعید مسرور | مہتابی منزلِ فلک پر
پامال طبیعت روان کی | گویا تھی زمین آسمان کی

فلک دوم

پھر وہ سببِ ظہورِ ایمان | ظلماتِ جہان مین آبِ حیوان
جسکے شہدا کا واپسین دم | صبح انفاس ابن مریم
جسکا کرم آیتِ شفا ہے | بیمار کے درد کی دوا ہے
ہے جسکی اذانِ صبحگاہی | احیاے شریعتِ الٰہی
وہ گوہرِ آبِ زندگانی | جسکا اول نہین وہ ثانی
شانِ احد احمدِ مکرم | شاہنشہ کشورِ دو عالم
پھیلی ہوئی جسکی چاندنی ہے | دن دونی ہو رات چوگنی ہو
یکتائی کا رنگ لانے والا | نیرنگ دوئی مٹانے والا
پہونچا بکمالِ شادمانی | تا دائرۂ سپہرِ ثانی
رونق ہوئی کشورِ فلک مین | جان آگئی پیکرِ فلک مین
یکجان و دو تن ہوئے نمایان | تسخیر کو لیے مسیحِ دوران

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

تاج سر انبیا کے گوہر — آئینۂ حق نما کے جوہر
یحیے نے صداے مرحبا دی — انفاس مسیح نے جلا دی
تھا منشی چرخ لو لگائے — خامہ کی طرح سے سر جھکائے
زندہ ہوئین صورتین رقم کی — اور روح پھڑک گئی قلم کی

فلک سوم

پھر وہ شرف ستارۂ حسن — زیب رخ ماہ پارۂ حسن
ہے جسکی حسین پاک صورت — اک نسخۂ گلستان قدرت
جسپر ہے فدا چمن مین سنبل — گلزار مین گل قفس مین بلبل
ہے جسکی بہار رخ کی تمہید — اوراق سہ برگہ ہے توحید
وہ واسطۂ قدیم و حادث — سعدین فلک نشین کا ثالث
وہ چشم و چراغ آدم و نوح — سر و چمن مثلث روح
توحید کا تخم بونے والا — تثلیث کا گھر ڈبونے والا
یون گذرا تیسرے فلک پر — جس طرح نظر مین حسن منظر

سراپا

اس جا ہے سخن کا اور مرجع — مصرع ہی ہر ایک حسن مطلع
کاتب کی چمک رہی ہی تقدیر — آنکھون مین کھچی ہوئی ہی تصویر
نقشے کی ہے وہ لطیف صورت — جس سے کہ ہی اہل دلکو حیرت
صورت کا وہ دلپذیر نقشہ — جس سے ہے ہر آئینے کو سکتہ
سورج کی نہ دو پہر پلٹ جاے — اسدم مرے سامنے سے ہٹ جاے

گر بدر کہین ادھر ادھر ہو — کہدو مرے شہر سے بدر ہو
حقا کہ وہ جسم سر سے تا پا — ہے شاہد غیب کا سراپا
دیکھا ہے خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قد آدم
کھینچی بکمال حسن تدبیر — نقاش ازل نے اپنی تصویر
رخ مین صفت جمال دی ہی — صورت مین جان ڈالدی ہی
ابرو پہ جبین مہ شمائل — رکھی ہوئی رحل پر حمائل
پیشانی ہے جزو مصحف رو — اس پارے کے دو رکوع ابرو
واللیل کا ترجمہ ہے گیسو — تفسیر اذا سجے ہے گیسو
آنکھون سے لکھون صفت وہ آنکھین — مالا عین رأت وہ آنکھین
بیداری بخت چشم ایجاد — سیپارۂ رخ کے سورۂ صاد
خلوت گہ کبریا کو دیکھا — آنکھون کی قسم خدا کو دیکھا
بینی سے بلند اختر حسن — معراج پہ ہی جبین حسن
اسرار دہن ہین وحی منزل — اور حامل وحی ریش مرسل
احباب مین لب مسیح تقریر — اعدا مین لیے کلیم شمشیر
کیا ذکر تبسم ہنسی ہے — گل کی گلشن مین جو ہنسی ہے
کانون کی سنی ہے کیا روایت — جو ہر دو ہی قطب کی ولایت
جوہر کا بھرا ہوا خزینہ — آئینۂ بے مثال سینہ
اسرار نہ آسمان نظر مین — ڈوبے ہوے ہفت بحر بر مین
اور گردن صاف کی بلندی — تکبیر فریضۂ سحر کی

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

رعنائی قامتِ مناسب
دیکھے ہین فلک مین یا زمین مین
وہ انگلیون مین یہ ماہ کا حال
کھوئے ہوئے شوق عرش عالی
جس سے ہی شیخ و شاب مین ہین
دیکھی جو وہ صورت دل آرا
حالت ہوئی بیخودی کی طاری
کہتے تھے ملک سنی نہ دیکھی
حاضر تھے مہ منیر کنعان
گل جسکے تھے مصر کے چمن مین
یعقوب تھے جسکے ناز بردار
آنکھون مین سمائی وہ تجلی
یوسف ہوئے جان و دل سے شیدا

روزی ہین اذان وقت مغرب
ہاتھ ایسے کسی کے آستین مین
مقراض مین جس طرح مہاجال
عینین براہ پائمالی
پا ایسے کسی رکاب مین ہین
ارواح کو دفعۃً غش آیا
زُہرہ کہین بھول اوٹھی ستاری
صورت ہے کہ قدرتِ الٰہی
فرزند جوان پیر کنعان
کاٹے کنعان کے پیرہن مین
تھا جنکا دلون مین گرم بازار
جو خواب مین تھی کبھی نہ دیکھی
منھ دیکھ کے رہ گئی زلیخا

لے لفظ عرش عالی [illegible] ۱۲

فلک چہارم

پھر وہ خطِ عفو اہلِ عصیان
جس سے کہ ہوئی شکست کفار
تشریفِ شرف کی بےکم وکاست
وہ دونون چار سوے ایجاد
تھے جسکے چار یار ذیجاہ

فرزانہ شفیع پیش یزدان
صحراے عرب ہی جس سے گلزار
جسکے قدِ راست پر ہوئی راست
اعجاز کرامتِ خداداد
منزلگہ لطف و مہر کے ماہ

زیبایش صدرِ علم و تمکین
بیکس کی مراد دینے والا
ٹھہرا چرخ چہارمین پر
اسرار نہان کے کھلنے مین آئین
سیدان وہ عجیب روپ مین تھا
کی صحفِ انبیا کی تدریس
یکجا ہوے دو نبی اکرم
یکرنگی سے مصطفےٰ و ادریس
ہم وضع دو نقش کلک ایجاد

آرایش چار بالش دین
ناچار کی داد دینے والا
یا صفحۂ سیم پر خطِ زر
گو دونون زبان خامہ ملجائین
خورشید بھی دوڑ دھوپ مین تھا
تا واذکر فی الکتاب ادریس
مثلِ صفحات خطِ توام
قدرت کے قلم کی سطر تجنیس
دو قطعے نوشتۂ یک استاد

فلک پنجم

پھر وہ گلِ نوبہار معنی
ہے جسکی زبان مین فصاحت
ہو جسکی شگفتہ رنگ تقریر
اعجاز اثر بیان شیرین
اورنگ نشین عزت وجاہ
تکبیر کی جسکے پاس دولت
گبران جہان کا آبرو ریز
دُر ہاے یقین پرونے والا
آیا سرِ چرخ پنجمین پر

وہ گوہر شاہوار معنی
ہے جسکے کلام مین ملاحت
مَا یَنطِقُ عَنِ الھَوٰی کی تفسیر
قرآن کا ورق زبان شیرین
زورِ سرِ پنجۂ یداللہ
ہے جسکی نماز پنج نوبت
برہمزن پنج گنج پرویز
دل سے شش و پنج کھونے والا
پایا افسر سلطنت پہ گوہر

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

ہارون نے کہ افصح البیان تھے — گویا کہ کلیم کی زبان تھے

موسیٰ کے وزیر اور برادر — پیغمبر و بازو و پیمبر

کی نعت ادا بہ خوش بیانی — یا وصف چمن میں گلفشانی

تحریر کیے ہزار دفتر — الواح زبرجد فلک پر

بہرام تھا مہر خامشی کی — عبری[۱] نے یہ کی تمام ترکی

فلکِ ششم

پھر وہ قدمِ بہائے تکوین — وہ لالہ و لعل کوہ تمکین

جسکی نہیں روک لامکان تک — پایاب ہے نیل آسمان تک

ہے دور میں جسکے سحر باطل — افسون ہے اسیر چاہ بابل

آ ہوئے رمیدہ ساحری ہی — اللہ کی گائے سامری ہی

جس سے ہوئی شان کفر نابود — فرعون کوئی بچا نہ نمرود

جسکی شوکت و زہرہ وشہ پر — شمشیر اوسکی قضا کا شہپر

جسکی بخشش کی ڈر سے قارون — پہلے سے ہوا زمین میں مدفون

وہ روزِ طلوع صبح بینش — صبح ششِ روزِ آفرینش

وہ قبلۂ ششِ جہاتِ عالم — وہ مرجعِ کائناتِ عالم

انداز کرم بتانے والا — شش دانگ جہان لٹانیوالا

گردونِ ششم چشم بددور — چمکا مانند شعلۂ طور

جلوے وہ جمال نے دکھائے — موسیٰ وہی آگ لینے آئے

تھا داغِ فراقِ لن ترانی — مسرور وصال من رآنی[۲]

[۱] عبری — عبرانی حضرت ہارون کی زبان [illegible] … من رآنی فقد رأی الحق ۱۲

وہ محوِ کلام ایزدِ پاک — تھا مہرِ سکوت ما عرفناک

آتی تھی صدائے عقلِ اوّل — دیکھے کوئی نخل طور کا پھل

کیا وادیِ ایمنِ فلک کی — تقدیر سے مشتری ہے چمکی

فلکِ ہفتم

پھر وہ خمِ سجدہ گاہِ تسلیم — محراب حرم جاہ و تعظیم

کعبے کا سوادِ صفحۂ عین — سر شنگرفی نسخۂ دو بین

جسکی آمد کا سنتے ہی غل — آتشکدے شمع ساں ہوئے گل

گردن میں بتان بے دہن کی — پھانسی ہوئی چولی برہمن کی

کلیوں کی طرح سے چٹکے چھوڑا — کعبے میں پڑا بتوں کا توڑا

طوفان بلا ہے جسکا خنجر — بہرِ آذر پرست و آذر

وہ ناظرہ خوانِ مصحفِ دل — خضرِ سرِ راہ ہفت منزل

سلطان سریر ہفت کشور — شمع فانوس ہفت اختر

جمعے کو سعید کرنے والا — ہر ہفتے میں عید کرنے والا

اوترا سرِ بامِ چرخِ ہفتم — قربان ہوئے ہر قدم پہ انجم

تھیں منتظرِ جنابِ اطہر — عینین خلیل ابن آذر

کرتا تھا جو صرف میہمانی — خوان یغما ہے من عصانی

دیوان ازل کا مطلعِ نور — برجستہ ردیفِ بیت معمور

اک بزم کے تھے چراغ دونون — ملکر ہوئے باغ باغ دونون

ہندو کے فلک بتوں سے بیزار — منت سے نجات کا طلبگار

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

بیت المعمور

اوس بیت مین پھر وہ سرورِ نون
قبلہ تھا خدا کے سب گھرونکا
جلتے تھے وہان فرشتونکے پر
گنجایش غیر حق سے معذور
نیرنگ خیال قدسیان کا
آگے جو بڑھا وہ صاحبِ دل
آیا مانند تازہ مضمون
یا صدر تمام دفترون کا
گرتے تھے ملک سرِ ملک پر
مالک سے تمام خانہ معمور
یا رنگ محل نہ آسمان کا
حیرت کے تھے آئے مقابل

بہشت و دوزخ

ہر شے تصویر بزم تنزیہ
سب عالم غیب کے کرشمے
باغ لاہوت کے کھلے رنگ
خورشید جمال کے ستارے
ٹھہری جو اوترکے پل سواری
پاکر خبر بہار مقدم
تھا خوف کہ ہو نجائے برباد
رحمت کی سحر ہوئی نمودار
شعلے کی شرار مین تھین فی النار
پھر وہ گل گلستان تنزیہ
مانند نہال فرحت انگیز
آئینہ حیرت اوسکی تشبیہ
سرِ ملکوت کے معمے
قدرت کے عیان طلسم نیرنگ
یا قوت جلال کے شرارے
مالک نے ادب سے بندگی کی
گل ہوگئی آتش جہنم
دوزخ مثل بہشت شاداب
ہو کیون نہ مستعد سفر پہ تیار
خاموش تھا صورت گنہگار
وہ باعثِ خلق دہر مافیہ
جنت کی طرف ہوا جلو ریز

جسکا ہی لقب بیان جمہور
کیا کیجیے بیان صفت فضا کی
سبزہ حلل سے علے گل تر
مے وہ کہ بہ رنگ چشم مخمور
نے وہ کہ ہے جسکا رحب لا
یک سینۂ عندلیب و صد گل
تار رگ گل ہزار دستان
رخ حسن عمل کا حور و غلمان
دریائے کرم سمٹ کے کوثر
خوش ہو کے قضا بہشت ہیرا
ہر شاخ رہِ خدا کی مشعل
ہر چشمہ نیاز کا کرشمہ
تھا نوک زبان حال رضوان
اللہ رے یہ مرا مقدر
امت سے بھی اسقدر ہوا شاد
ہین سب بدونیک مجکو محبوب
اچھے ہون اگر قصور میرے
ہو مشک خطا مری ختن مین
بھیجے مجھے قبل حشر برپا
نور افشان باغ عالم نور
پھلواری جناب کبریا کی
رمز بلغ العلٰے صنوبر
اپنے سننے مین آپ ہی چور
ہم معنی لا الٰہ الا
یک سایۂ گل ہزار بلبل
از بہر کیے بلبلین گلستان
چشم نگہ قبول رضوان
رحمت محمد و دھو کے ساغر
تقدیر نہال ہو کے طوبا
ہر پھول نہال شوق کا پھل
یا دیدہ منتظر کا چشمہ
دیباچہ منت گلستان
رکھ اپنے قدم مری جبین پر
آکر کرین میرے گھر کو آباد
بی تھے وہ یوسف اور مین یعقوب
عاصی کے قصور سے بدلے
یا نافرمان ہو اس چمن مین
ہے مجکو یہ مدتون سے کھٹکا

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

اوس دن عجب اضطراب ہوگا
ہنگامۂ بے حساب ہوگا

مجنون کوئی رہ نجائے بن مین
بچھڑو کوئی وادیِ ختن مین

غافل کوئی حشر مین نہ کھو جائے
محسن کسی سایے مین سو جائے

اے صدر نشین یوم موعود
اے بادشہِ مقام محمود

بر لا مری آرزو کرم سے
ہے میری بہشت تیرے دم سے

القصہ سمجھ کے جزو کل کو
اور دیکھ کے وانکے خار و گل کو

عرش و کرسی

اور آگے بڑھا وہ طالبِ رب
کہتا ہوا آمدم بمطلب

طوبےٰ سے رکھا قدم جو آگے
جبریل و براق دونون ٹھہرے

رفرف پہ چڑھا وہ صاحبِ قدر
جس طرح کمال پر سرِ بدر

کرسی پہ بٹھا کے نقش مقصود
آیا سوے عرش پاک معبود

سب سرو قدان عرش اعظم
تعظیم کو اوٹھے قدِ آدم

مقام اعلیٰ

زیرِ قدم جناب والا
اعلیٰ سے تھا جو مقام اعلیٰ

دلکی تک و دو تھی دم سے آگے
سرچار قدم قدم سے آگے

آئینۂ روے ذات عالی
اقلیم صفات بیمثالی

چمکا ہوا ایمنِ تجلی
پھیلا ہوا دامنِ تجلی

وحدت کا کھلا ہوا وہ ناکا
جسمین نہین دخل ماسوا کا

وارفتۂ خیال جست و جو کے
چھاپے سے لیے خون آرزو کے

امید کے تہ نشین سفینے
ٹوٹے ہوے حوصلے کے زینے

نکلی ہوئین ہمتون کی جانین
اوتری ہوئین چلّے سے کمانین

بھولے ہوے راہ کے مسافر
ارکان رباعیِ عناصر

افتادۂ خاک بحر و ساحل
درماندۂ راہ خضر و منزل

طاؤس سپہر بال بستہ
عنقاے نجوم پر شکستہ

جھیلی ہوئی دورباش ادب کی
طوبیٰ و بہشت و عرش و کرسی

جانیکا نہ لے سکین ملک نام
روحونکا پہونچ سکے نہ پیغام

تاثیرِ دعا کی در سے محروم
کوشش شرفِ اثر سے محروم

انسانکی وہان تھی کب رسائی
آنکھون مین کشش بٹھا کے لائی

وہ مردمِ چشم دین و ایمان
کحل البصرِ وجوب امکان

ایمان کا رنگ بوے تصدیق
نخل چمن مجاز و تحقیق

وہ مرجعِ کار و کارسازی
وہ سرِّ نیاز و بے نیازی

آنکھون کو تلاش جلوۂ رب
کانون مین صداے نحن اقرب

آیا سوے بزم لی مع اللہ
آئینے مین جیسے پرتوِ ماہ

پہونچا وہ وہان جہان پہونچے
جبریل کی عقل کے فرشتے

نزدیک خدا حضور پہونچے
اللہ اللہ دور پہونچے

لرزے مین تمام دست و پا تھے
انداز جلال کبریا تھے

بے سایہ قدِ رسولِ باری
تھا سایۂ نخل خاکساری

سجدے کے لیے جھکا ہوا تھا
سر عرش پہ اور زمین پہ ماتھا

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

ہر لحظہ زبان پر مناجات
ہر لمحہ لبوں پہ التحیات

خالق سے نگاہ پاک محرم
چھوٹی ہوئی عینکِ دو عالم

تجلی میں جما جمال دلخواہ
جس طرح چھپے پہ عمل ہو اللہ

خاموشیِ عشق سر بسر پیکر
آوازۂ حُسن شورِ محشر

مٹوا دیے حجب جا گدازی
سیراب ہے باغ دلنوازی

وحدت کو بچھے تھے اور رنگ
کثرت کے مٹے ہوئے تھے نیرنگ

تھی اوج پہ شان مصطفائی
دکھلاتی تھی بندگی خدائی

وحدت کی ہوئی دوئی میں آمد
مانند احد میاں احمدؐ

دامن میں چھپائے غیر کو عین
واحد تھا نقاب روئے اثنین

عینیتِ غیر رب کو رب سے
غیریتِ عین کو عرب سے

ذات احمدؐ تھی یا خدا تھا
سایہ کیا میم تک جدا تھا

خالق کی صفت ہے ذات والا
وہ شعلۂ طور یہ اوجالا

کیا ہو گئے حد سے بڑھنے والے
سجدے میں درود پڑھنے والے

عرفان کے مقام کی کریں سیر
دیکھیں کہ صفت ہے عین یا غیر

کافی ہے اسیقدر بیان بس
بس لے مری طبع نکتہ دان بس

لازم ہے ادب سے وہ خموشی
جو مہر ہو میرے خاتمہ کی

خاتمہ و مناجات

اسوقت اٹھا ہوا ہے پردا
موقع ہے رسائی دعا کا

کر عرض ادب سے سر جھکا کر
تا پایۂ عرش ہاتھ اٹھا کر

سایہ ہے یہ تو مہر لایزالی
بے مثل مثال بے مثالی

شمعِ حرم خدا نمائی
قندیل حریم کبریائی

جس طرح ملا تو اپنے رب سے
انداز سے شوق سے ادب سے

یوں ہی ترے عاصیان مہجور
اکدن ہوں ترے لقا سے مسرور

صدقے میں ترے یہ آرزو ہے
دم میں رہِ آخرت کریں طے

ہو حشر کا دن خوشی کی تمہید
جس طرح سے صبح صادق عید

یوں سر پہ ہو مہر آتشیں خو
ٹوپی میں کسی کی جیسے جگنو

دشمن پہ کڑی ہو پہلی منزل
میں سوؤں لحد میں ہو کے غافل

گذرے مری نعت کے سخن میں
رکھی ہو یہ مثنوی کفن میں

پردہ رہے نامۂ عمل کا
کھل جائے نہ قبر میں لفافا

اوسدم کھلے چشم آرزومند
جب دفتر حشر ہو چکے بند

جلدی کرے شوق طلب مضطر
کھل جائیں مرے براق کے پر

اس تیزی سے آئے وہ سبکبال
پیچھے رہیں کاتبان اعمال

پہونچے مرا بادپا ارم تک
پہونچا دے مجھے ترے قدم تک

رہ جائیں نہ میرے دل کے ارماں
مشکل سے نہ مشکلیں ہوں آساں

شامت سے نہ پایمال ہو جاے
سبزہ جو اوگے نہال ہو جاے

پھولے پھلے گلشن تمنا
عقبیٰ مری پھل ہو پھول دنیا

یاں شوق و خلوص التجا ہو
واں میں ہوں آپ ہوں خدا ہو

تمام شد

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

قطعۂ تاریخ طبعزاد ہیچمدان محمد مرزا جان متخلص بہ محمود

ادا لا حمد خدا کے پاک ہے
حال ہوا ہیں رقم معراج کا
سننے والوں کا وظیفہ ہو درود

بعد ہ نعت شہ لولاک کے
سوز کی ہے سیر افلاک ہر
واہ کیا اچھا کلام پاک ہے
اسکی یوں تاریخ رقم ہو گئی

ابن محمد محسن عالیجناب
مثنوی ایسی کہی باغ و بہار
ہو کل تفسیر آیات و حدیث
ترجمہ کیا اس حدیث پاک ہے

جبکہ یہ محمود نظم پاک ہے
گل خجالت سے گریبان چاک ہے
دیکھے سے جو صاحب ادراک ہے

قطعات تاریخ ختم و طبع نتیجۂ فکر رسا و طبع عرش پیمائے شمع انجمن سخن مولوی محمد حسن صاحب احسن صدر الصدور لکھیم پور ضلع کھیری صوبۂ اودھ برادر خورد جناب مصنف ظلہما

محسن کہ بہار لفظ و معنی
آئینۂ فکر کش صفا خیز
بر ہر رقم خامۂ نیازش
در وصف بہار گر سخن گفت
بر دوشت پئے دعا گر دست
اولی بیر لعبہ اوز ہر قبل
تا عرش برین عروج الفاظ

در گلشن طبع اوست گلچین
نیرنگ خیال حیرت آئین
صد بار ادب نمود تحسین
از شاخ قلم فشاند نسرین
شد ہر دو لب فرشتہ آمین
اعلیٰ ز دو بینش از نخستین
تا سدرہ بلندی مضامین

بالا و بیچ دانشش از ثریا
این مثنوی عجیب بنوشت
رنگ شب اگر ز کلک او ریخت
از وحدت انبیا عیان کرد
ترکیب لطیف و طرز نازک
از لفظ فسردہ گفت برخیز
احسن بنویس بہر تاریخ

انگشت گلا شمع بالین
در شان عروج سرور دین
ہر نقطہ گرفت شکل پروین
صد معجزہ در نگاہ حق بین
معنی نمکین و لفظ شیرین
از معنی تازہ گفت بنشین
معراج خیال ہای رنگین

۱۳۰۱ھ

ولہ

آن تازہ نمائے طرز کہن استاد و برادر محسن من
تا چرخ ترقی رفعت او تا مہر تجلی فطرت او
در جستن نغمے ہائے بعید آغاز طلب انجام طلب
بنوشت رسالہ ہو خوش ما در ذکر معارج خیرورا
مضمون حدیث متواتر نمود بصدق بیان ظاہر
ہر بیت خلاصۂ بیت ارم ہر نکتہ شگوفۂ شاخ قلم
تاریخ لطیفہ ہو عیان احسن خوش گفت فرشتۂ فکرت من

اوصافش خارج حد سخن الطاف بجز و بروں ز انداز خیال
تا سدرہ بلندی فکرت او تا عرش رسد رہ گشت خیال
در بستن مضمون ہائے جدید انجام خیال آغاز خیال
ہر لفظ کرامت قسم رسا ہر معنے او اعجاز خیال
ہر خار و خس چمن خاطر بر دوشت صفا پرواز خیال
ہر حرف سعادت بخت رقم ہر مضمون مایۂ ناز خیال
معراج ہمیں پاک سخن معراج فلک پرواز خیال

۱۳۰۱ھ — ۱۳۰۱ھ

ولہ

این نظم عجیب سر بسر اعجاز است
بیرنگ طبیعت صفا پرداز است
گوئی کہ بلا جواب تاریخ لطیف
معراج خیال لامکان پرواز است

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع بلند و فکر ارجمند گنجینۂ معانی را کلید جناب مولوی رشید الدین صاحب رشید خلف حافظ رحیم الدین صاحب مسیکی کوری

حقا کہ فروغ طبع محسن
لکھے ہیں یہ ہر سطر رنگین
موزونی شاہد معانی
ہر رنگ میں ہر زبان اک

پیدا ہے اختر سخن ہے
گیسوئے معنبر سخن ہے
آرائش زیور سخن ہے
شاہنشہ کشور سخن ہے
آواز یک ساتھ کہیے تاریخ

یہ مثنوی چراغ کعبہ
جلوہ ہے اسکی روشن ہے کچھ
دیکھو اسکو رشید چشم دل سے
الفاظ کو ساتھ غور کیجیے
معراج پیمبر سخن ہے

اک شمع منور سخن ہے
یہ زمین ہے دلبر سخن ہے
یہ چشمۂ کوثر سخن ہے
مثنوی ہیں دفتر سخن ہے

تاریخ طبعزاد جناب شیخ غلام احمد صاحب سیفی رئیس اعظم بمبئی محلہ نظام پورہ

استاد مرے جناب محسن
واللہ سخن ہیں یا کرامات
ہر بیت میں اک مضمون
نکلی سیہ جو خوب تر ہے اول
سیفی کو ہوا خیال تاریخ

لکھا ایک طرز پر جلا ہے
اعجاز طبیعت رسا ہے
کعبے میں چراغ رکھ دیا ہے
پہلے سے شگفتہ دوسرا ہے
کیا اسکا بلند حوصلہ ہے

فاسے ہی حضور کے جو یہ جا
الفاظ شگفتہ کے چمن میں
ہر طرز میں اک نیا تکلف
ہر ایک ردیف منتخب ہے
ہاتف نے کہا بہت ادب ہے

کلو بی میں ایسی شاخ کیا ہے
طوطی سخن کا بولتا ہے
ہر رنگ میں اک نیا مزا ہے
جو قافیہ ہے ڈھلا ہوا ہے
یہ نعت رسول مجتبےٰ ہے

ولہ

مرے استاد محسن نے لکھی یہ مثنوی سیفی
گئے عرش بریں تک جبکہ مضمون بلند ہو سکے
کہ جسکا دلنشین انداز دلکش طرز رنگین ہے
سروش غیب بولا دیکھ کہ معراج المضامین ہے
۱۳۰۱

قطعۂ تاریخ طبعزاد منشی محمد رشید حسن صاحب طپش اسسٹنٹ سکریٹری انجمن اسلام بمبئی

بارک اللہ چڑھ گیا کس اوج پر بحر سخن
دہ ہو نجما ہے ستارہ رفعت معنی کا آج
خامۂ محسن نے صفحے پر جڑی ہیں پنکھیاں
لے طپش یہ مصرع برجستہ لکھ تاریخ میں

قطرے قطرے میں ہے شورش قلزم مواج کی
بادشاہ نظم کو حاجت ہے تخت و تاج کی
لعل کی یاقوت کی الماس کی پکھراج کی
مثنوی با ادب حال شب معراج کی

۱۳۰۱ سنہ ہجری

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

سراپای رسول اکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حلیۂ اشرف نسل آدم
صلی اللہ علیہ وسلم

فقد احمد شب غم سے اوٹھایا بستر
مژدۂ وصل کہ ہوا نو غد پیش نظر

مرحبا طالع بیدار مبارک ہو سحر
بارک اللہ طبیعت کا ہی رنگ دیگر

گر نہو پاس ادب مجھے کچھ بھی وہ اماہو

سجدہ کرتی ہین ملائک مرے وہ قرطاس کو

لامکان تک لیے جاتی ہی مجھے طبع رسا
ہو رہا ہی صف ارواح مین ہر جا چرچا

اڑ گیا عرش کو پائے سخن کا پایا
خیر مقدم کی چلی آتی ہی ہر سو سے صدا

بزم قدس کا بلایا ہوا مہمان ہون مین

ملک کہتے ہین بتاتی ہی مجھے انسان ہو تمہین

آج کس دھوم سے خدام سخن آتے ہین
تنگی بزم جہان دیکھ کے گھبراتے ہین

مسندین فکر کی محفل مین بچھا جاتے ہین
گاؤ تکیہ کرۂ ارض کا اوٹھولاتے ہین

جشن کا رونق ہی معنی کو شوق قدس کا

اور ساو نجا کرو خیمۂ فلک اطلس کا

ہم دکھاتی ہین طبیعت سے تماشے کتنے
حل کیے غنچۂ خورشید سے نکلتے کتنے

عالم نو مین چہرے آتے ہین شو شو کتنے
عقد پروین سے لکھے ہین مسے کتنے

سادہ کاغذ ورق مہر درخشان ہی آج

دست پر نور عطارد مین قلمدان ہی آج

یون خرامندہ بشوخی قلم رعنا ہے
بال پروانہ پری جیکیونین اڑتا ہی

مرح ہی جس سے عمل ہر طرف حرف و معانی ہی
اسپ شوخی ہی کیا کبک خرامان کیا ہی

کوئی شاخ آہو وہ لکی جلوہ گری ہی تو نہین

کوئی سر خانۂ کبک دری ہی تو نہین

رنگ گلزار معانی کا عجب عالم ہے
برگ گل چاند کے ٹکڑے سے بھلا کیا کم ہی

غنچے کو دیکھیے تو صبح کا ہمدم ہی
سرو رعنا نہین آئینہ قد آدم ہی

ہر شجر شمع تجلی ہی لگن تھالے ہین

نام ظلمت نہین لالے کے بیاں آلے ہین

سطر سنبل گل تر حرف ہی غنچہ نقطا
طوطی بولا مرے خامے کا بیان شعرا

کاغذ مشق ہی اک سیر چمن کا تختا
کیون نہو آج مین لکھتا ہون ہی یار کسکا

جسکو گلدستۂ باغ ابدیت کہیے

خندۂ صبح بہار احدیت کہیے

گیسوے حور قلم ہو کے بنے خامۂ مو
کہو رضوان سے کہ لا دے مجھے شاخ شبو

کہ ہون آراستہ تصویر سخن کے گیسو
کہ شب فکر مین ہو نکہت مشکین ہر سو

غشی دفتر اعلیٰ کا کرم کافی ہے

مشق کرنے کو مری لوح و قلم کافی ہی

روشنائی کی یہ ترکیب ہی شمع بے دود
گوندہو شجرۂ طوبیٰ کا بقدر مقصود

جسکی ترکیب جبریل امین ہین موجود
پانی لین چشمۂ کوثر سے مگر تہ کو درود

صورت دیدۂ موسیٰ ہو پر انوار الٰہ

شمع سے طور معلی کی اوڑا لین کاجل

رنگ شنجرف کا بھی اب کوئی سامان کیجے
خضر کو سالک آب زنپے مرجان کیجے

لالہ زار اپنے سخن کا چمنستان کیجے
لعل کے واسطے تسخیر بدخشان کیجے

وقت ہی برہمی انجمن گردون کا

کہ شفق پر بھی ارادہ ہی شبخون کا

اور کاغذ کا تو ہم نے عجب انداز کیا
کھینچی تصویر اوسے جلوہ گہ ناز کیا

پردۂ چشم کو قرطاس خدا ساز کیا
چوم لون ہاتھ مین اذن عجب اعجاز کیا

شعلۂ طور کا کاغذ پہ کھچا نقشا ہی

خاک انگارہ کف دست ید بیضا ہی

کیون نہ سبحان سے ہو گلزار بہار معنی

محو رنگینی تصویر سراپاے نبی

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

یہ وہ صورت ہے کہ دیکھی نہ سنی ایسی کبھی
تھی یہی شکل مقدس کہ ازل میں جو کبھی

ناز سے خامۂ قدرت نے کہا وہ کوثر میں
بول اٹھا عارض پرنور کہ قدرت ہے میں

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان
کیسی تصویر کہ ہے آئنہ پرواز جہان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور افشان
کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان

کیسی تصویر کہ سب جل علی کہتے ہیں
کیسی تصویر کہ سب جل و علا کہتے ہیں

کیسی تصویر جسے کھینچ کے نقاش ازل
خود لگا کہنے کہ ہر صنف میں ہے تو افضل
تیری صورت سے کھلے معنی ما قل و دل
انبیا شرح مفصل ہیں تو متن مجمل

تو ہے خورشید ترے سامنے انجم ہیں سبھی
تو ہے شمسیہ تصور میں تو سب ہیں قطبی

تو ہے داؤد نغم تو ہے سلیمان خاتم
فکر یحییٰ ہے تو ذکر زکریا ہر دم
خلعت خاص خلیل و برکات آدم
شکر یعقوبی و صبر دل ایوب بہم

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بولے جبریل کہ تجھ پر ہوئی ختم تکمیل
آدم و نوح کے بخشے تجھے اوصاف جمیل
خضر و الیاس کا رتبہ شرف اسمٰعیل
اور سوا اسکے بھی ہے سرو قد باغ خلیل

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

وہیں پکارا کہ مرے گھر کا اجالا کر دے
طالع خفتہ کو چشم زلیخا کر دے
شل ہوں میں کب سے پڑا ہوں مجھے زندہ کر دے
دستگیری مری فرما مجھے برپا کر دے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کون جا کا کروں کنعان کے تو سودا ہے مجھے
طور پر جاؤں تو ناحق کا بھٹکنا ہے مجھے
خبط ہے گر سر اعجاز مسیحا ہے مجھے
سچ تو یہ ہے کہ ترے گھر میں ہی کیا ہے مجھے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

واہ تصویر ہے بس حق کی قسم یہ تصویر
ہے دل و جان رسل فخر امم یہ تصویر
بس کہ آئینۂ وحدت میں ہے ضم یہ تصویر
عالم نور ہے سرتا بقدم یہ تصویر

سایہ یا ہی نہ تھا آپکے قامت کے لیے
روشنائی تھی یہی مہر نبوت کے لیے

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہے
سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہے
اسکے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہے
سچ ہے محبوب جسے لاثانی ہے وہ یکتا ہے

لاکھ عاشق ہوں مگر لطف تو محبوب نہیں
ظل حق ہے وہ تو محبوب ظل ہی خوب نہیں

قد کے اوصاف رکھو یاد نہ بھولو یکجا
سجدۂ سہو نہیں ایسی عبادت میں روا
آب آئینۂ باطن سے وضو کر کے ذرا
اپنی وجہت کو نیت صادق ہو ادا

اوٹھ کھڑے ہو پئے تعظیم قیامت
ہے تکبیر میں عشاق کی قد قامت

عرش پر کرسی بچھائی ہے مرا ذہن رسا
اب یہاں آمد مضمون ہے کہ رو گی یکجا
ای فلک فکر باندازہ ہمت ہی بجا
تو و طوبیٰ و من و قامت محبوب خدا

تو ہے سایہ مری حسرت تمنا میں ہے
سایہ طوبیٰ کا ترے عالم بالا میں ہے

راستی جوہر آئینۂ ایمان سے ہے ولا
لکھے ایمان ہے کہ وہ قد ہے الف ایمان کا
دیکھے دونوں الف اوسکے تو کھلا یہ نکتا
ایک احمد کا الف ایک احد کا ٹھہرا

سر وہ تماں کہ ہے خندہ شد و قدم [illegible] کا عجوہ
دوسرا وادی ایمن میں ہے شمع طور

سر اقدس ہے حباب لب یاسے قدم
درۃ التاج ہے اس بحر کا یہ قطرہ نم
میم احمد کا ہے وہ امان حد سے منضم
بوجہ وحدت وہ قدم آگے سے ہیں باہم

قطرہ بگریست کہ از بحر جدائیم ہمہ
بحر بر قطرہ بخندید کہ مائیم ہمہ

[illegible]

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

لیے امت کے گناہ آپ نے اپنے سر پر
بخشش حق ہو نہ ہمیں متوجہ کیونکر
دن گنے جاتے ہیں کب روز شمار آئے نظر
زلف مشکیں کو دکھا کر جو ہیں پیغمبر
ہاں چلو حشر کے بازار کا سودا دیکھو
نقد سرمایۂ امت کا سیاہا دیکھو

سایہ ہے فرق ہمایوں پہ جناب حق کا
پر و بال افسر شہپر نہیں کھولے ہے ہما
عالم غیب کا سردار ہوا جلوہ نما
نہیں سرکار پہ سلطان حبش کی حاشا
گیسو و کاکل کے پیچ و خم سر پر ہے
نہ ختن ہے نہ خطا ہے یہ عنبر ہے

خوشنویس ازلی کا ہے وہ پرزور قلم
کہ ہر اک حرف ہے اوسکا سند مستحکم
اہل ایمان کے لیے ہوئی سر شاہ امم
خط گلزار میں ہے سر خط گلزار ارم
گوشہ خلد نظر آنے لگا دنیا میں
خوب فردوسیہ لکھا ہے خط طغرا میں

رخ پر نور کا ہے کاکل شبگوں سے ظہور
دیکھ لو دامن موسیٰ کے تلے شعلۂ طور
شعلے میں ہے عیاں جلوۂ ماہ پرنور
ابر رحمت میں ہے خورشید قیامت مستور
شب معراج میں ہے شمع تجلی روشن
لیلۃ القدر میں ہے نور الٰہی روشن

وصف پیشانی میں ہوتا ہے قلم سر بزمیں
لوح بسم اللہ ابرو جسے کہیے بیقیں
مصحف گل ہے رخ خاتم رسل دیں
سورۂ فاتحہ مصحف گل ہے وہ جبیں
گلشن عالم تنزیہ رخ زیبا ہے
اوس گلستان مقدس کا دیباچہ ہے

ہیں جو ابروئے سیہ زیب جبین انور
طاق یا خانۂ خورشید کو آتے ہیں نظر
نقشہ ابرو کا دکھائے جو عطارد لکھکر
مہ نو تیغ سے مریخ کی ہو دو پیکر
خواب میں بھی جو زحل دیکھ لے [illegible]
مشتری طالع کنعان کی زحل ہو جائے

دیکھو ہم پہلوئے پیشانی انور ابرو
ہیں اسی آئنہ صاف کے جوہر ابرو

آبروئے دم خنجر ہیں مقرر ابرو
موج دریائے شجاعت ہیں سراسر ابرو
مہ کامل میں مہ نو کی یہ تصویریں ہیں
یا کبھی معرکۂ بدر میں شمشیریں ہیں

ایک رگ مخفی ہے مابین دو ابروئے سیاہ
کہ نظر آتی ہے وقت غضب شاہنشاہ
طرفہ تشبیہ پہ پہونچی ہے سخندانکی نگاہ
الف اسم چھپائے ہوئے ہے بسم اللہ
لفظ و معنی میں عجب ہے دو نکو طاق ہوئے
الف طاق چھپایا تو عدد طاق ہوئے

رگ جو کانٹا ہے تو شاہین ترازو ابرو
مردمک سنگ ہے اور پلہ ہے چشم دلجو
آنکھ پڑ جائے اگر جانب امت سر مو
صاف رکھی ہے میزان قیامت یکسو
آپ تلتے یہ ہمارے ہوں تو کیا کھٹکا ہے
مردم چشم کہیں منہ سے تولا ہے

طرفہ مضموں ہے مجھے پیش نظر ہو آگاہ
منظر چشم نبی پر بھی ذرا کیجے نگاہ
ایسی نرگس کہیں دیکھی ہے نہ بادام سیاہ
چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاءاللہ
لاکھ اگر اچھی سی اچھی کوئی تشبیہ کہے
چشمکیں یار سخنگو نظر نیب کے

اک نیا نسخہ نکالوں دل پر جوہر سے
صفحے پر سیم کے لکھیں جسے آب زر سے
پلکیں اکسیر کی بوٹی ہیں تمنا اثر سے
بوتہ چشم پہ ہے آنچ رخ انور سے
صدقے ای طالع بیدار ترے سونے کے
ڈلے آنکھوں کے نہیں ڈلے ہیں یہ سونے کے

گوش پر طرۂ زلف شب آسا مستور
کہیں جو کوئی بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
رنگ کا اوسکے صبا سے کہے چمن میں کوئی
کے گل سے کہ ہوا ہو نہ تجھے میرے حضور
گوہر وصف سے گردامن دریا پر ہو
یوں صدف سے کو موتی کہ رباب لعل پہ ہو

گوش و سر قطب و فلک گرچہ یہ تشبیہ ہے تیز
چشم کا ہے یہ اشارہ کہ کرو اس سے گریز
ہے زمیں کعبۂ ابرو کی بڑی مردم خیز
رخ کے میدان میں ہر اک ہے دو شمس تبریز

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

گوش دینی کو یہی کچھ کب ہین — قطب اور صاحب انفاس جہان ہتی ہین

بینیِ قدسِ شاہنشہِ عالی نظر — آب آئینۂ رخسار کے موجِ انور

خوبروئی کا بلندی پہ ہوا یون اختر — یوسفِ حسن کی معراج ہی یا پیش نظر

صفحۂ قدِ مبارک پہ الف بینی ہے — دیکھنا عارضِ انور کا خدا بینی ہے

صورتِ چشمۂ کوثر ہے لبِ جان پرور — نخل بادام وہ بینی ہے لبِ کوثر پر

شاخ اوس نخل کی ابروی جنابِ اطہر — اور اوس شاخ مین عینین مبارک ہین ثمر

دل عارف اوسی کے سائے مین دم لیتا ہی — نورِ ایمان اسی سائے کے قدم لیتا ہی

چشمۂ مہر ہے اس بحر مین بے رونق ہی — صفحۂ ماہ تنک انگشت قلم سے شق ہی

وصفِ رخسار ادا کرنیکا مجھ پر حق ہے — رنگ رخسار سحر سامنے جسکے فق ہی

مطلعِ صبح بیاضی ہے کہ نورانی ہی — حسن مطلع پہ مگر فرد ہے لاثانی ہی

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو — شمع کی بھی صورتین بڑھ جائین جو کچھ دعا ہو

شامت آجائے جو خورشید کو یہ سودا ہو — صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین — چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین

روبرو جلوۂ خورشید کے سایا کیا ہی — سامنے شمع منور کے اندھیرا کیا ہی

عاقلو غور سے دیکھو کہ یہ نکتا کیا ہے — اُمّی تھے نہ مین بھلا آپ کے شبہا کیا ہی

کوئی تدبیر تو پڑھنے کی بجا ہی نہ ہی — نور رخسار سے حرفون مین سیاہی نہ ہی

لبِ جانبخش کی تشبیہ دمِ عیسیٰ سے — دی نہ دم دیتے ہیں گرچہ مسیحا بھی مجھے

آبِ حیوان کہا خضر نے گو چھینٹے دیے — اب فقط رہگئے خورشید کے جھوٹے شوشے

کہون قوت تو دم جان کا جہان یا ہین نہین — لعل مجھ لینا وہی آنکھین بھی نظر مین نہین۔

فکرِ وصفِ دُرِ دندان مین کٹا سارا دن — رات بھر تارے ہی گنتے رہے بیٹھے محسن

جسکی تشبیہ ہو اوسکی صفت کیا ممکن — یون تو ثابت ہی کہ تارے ہین روشن لیکن

غور سے دیکھیے شیشے کے چھالی ہین — بالب ساغر افلاک کی تنہالی ہین

قطرہ جب سائل تشبیہ ہوا رو رو کر — آیا دامن مین لیے گرد یتیمی گوہر

پانی پانی مین ہوا جوش عرق سے گر — معنی تازہ طبیعت کے کھلے یون دلبر

کہ دُرِ دین قطرۂ سائل مرا لاتنہر نیست — ور پئے دُرِّ یتیم آیۂ لاتقہر نیست

اک تبسم ہے کلید درِ جنت ہی یہان — ہوے غفار کے دندانہ تشدید عیان

نامۂ بخشش اُمت ہی جو حضرت کی زبان — لفظ اللہ مہر نامہ ہے سلک دندان

نامہ ملفوف لبون مین ہی بطرز دلخواہ — ہی لفافے پہ خط پشت لب انشاءاللہ

اے سخندان کیے اسرار دہن کیسے بیان — ملگیا خاک مین جو چشمۂ آب حیوان

پھونچو بین حقہ گوہر کی جگہ تنگ دندان — درج یاقوت مین ہی آتش حسرت کا دھوان

رنگ غنچے کا اوڑا گل کی ہوائی چھوٹی — منھ پہ پستے کو ہوائی یہ ہوائی چھوٹی

کوئی کہتا ہے کہ اوسکو شکرستان کہیے — کوئی کہتا ہی ملاحت کا نمکدان کہیے

خضر کہتے ہیں کہ اوسے چشمۂ حیوان کہیے — اور سلیمان نے کہا خاتم یزدان کہیے

ہر جگہ مشہر اوسکا لقب تازہ کیا — حق تعالی نے اوسے صاحب اعجاز کیا

غنچے لب پیش کیے گرچہ ہزارون مضمون — گفتگو امین ہی بولی مری طبع موزون

مین نگاوف قلم صنع اوسے کیونکر کہون — جس سے ظاہر ہوا سر خفی کن فیکون

شعر لکھ اوسے کیا جانئے کیا کیا سمجھا — اسم اعظم کا مگر ہمنے معما سمجھا

ریش مرسل کو نبوت کا رسالا کہیے — گردش خط شکستِ دل اعدا کہیے

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

سر قرآن خدا کا خط طغرا کہیے
کلک تقدیر کا یا خط شفیعا کہیے
اسکی رسد ارسچی اللہ نے بخشا ہمکو
ہی شفاعت کی سند خط شفیعا ہمکو

رخ پر نور ہے قرآن کا پہلا نسخا
ہاتھ سے اپنے جسے خاص مصنف نے لکھا
خال زبسکہ تھا مضمون دہن کا نکتا
اسلیے حاشیہ لکھا ہے خط رنگین کا
رخ جو ایمان ہی تو گیسو جزو ہی ایمان کا
ہی بنا حاشیہ یہ منہیہ ہی قرآن کا

نگہ پاک الف صاد ہے چشم زیبا
لام گیسو ہیں سر مو نہیں کچھ فرق جھلا
چہرے پر ہی خط گلزار سے یعنی لکھا
کہ وہ ہی اصل ہے خلقت میں دین و دنیا
جمع خاطر ہو تو کچھ ایسا ہی سمجھے
دیکھیں تفسیر ہیں بہت ایک ہی تفہیمیں کچھ

پردہ کعبہ ہے گیسوے حبیب یزدان
اور محراب حرم کا ہی اوس ابرو پہ گمان
اوسمیں پاکیزہ مصلا ہے نگہ کا دامان
مردم چشم ہی بیٹھا ہوا اک ناظرہ خوان
زیر سپارہ مبارک وہ خط نستعلیق
رحل ہی جبہہ کھلا رکھا ہی قرآن شریف

لو لگائے ہی یہی روشنی طبع دلا
شمع کافوری گردن کا دکھائے جلوا
نہیں پروانگی باقی ہے مگر فکر رسا
پر یہاں جلتے ہیں جبریل کی اندیشہ کجا
سرفرازی اسی گردن کو بہت زیبا ہے
آتش حسن گلو سوز کا یہ شعلا ہے

بارک اللہ وہ گردن ہے کہ فوارۂ نور
جس سے ڈوبی عرق شرم میں ہی شمع طور
کس محفل کی صراحی کا بیان کیا مذکور
بزم تنزیہ کی کیسے اوسے سرجوش سرور
جسکی کیفیت اگر دیدۂ باطن میں آئی
خلد میں شربت دیدار حق اچھے ہو جاگے

بال گردن پہ جھک آئے تو ہوا یہ روشن
کہ شب فکر میں افروختہ ہے شمع سخن
ہی مجھے کہیے لیے خانۂ ایجاد دلہن
انتخابی ہیں سب اشعار بیاض گردن

ہر شب و روز چہ آشفتہ بسر می بری
تاکہ مشہود شود گیسو بیاض آوری

صفت مہر نبوت کا بیان ہو کیونکر
خامشی مہر دہن اور سخن ہی ششدر
مہر کی پشت کی تقریر ہے یہ حق نے لکھ کر
کہ ہوا نامۂ پیغامبری ختم اسپر
ہوے پھر بھی جو سیہ دل اشقی گمراہ
ختم اللہ علی قلوبہم انا للہ

مہر انور کے جو معلوم ہوے حرف تمام
کلمہ اوس سے نمایاں تھا نہیں اسمیں کلام
ثبت ہی دعوی قبولی دین اسلام
ایک ہی مہر شہادت میں لکھے ہیں دو نام
نئے انداز کی یہ مہر ہوئی عالم گیر
ایک سکے میں محمد نام شہنشاہ و وزیر

دست رنگین کی صفت بار خدایا کیا ہو
شاخیں نکلیں جو کہوں شاخ گل رعنا ہو
طوطی ناطقہ اس باغ میں چپ رہتا ہو
بلبل طبع کو غنچے کی طرح سکتا ہو
ہاتھ باندھے ہوے جو جبریل کھڑے رہتے ہیں
دست گلچیں جو یہاں دستہ گل کہتے ہیں

ہاتھ کھینچے ہوے ہی سنگ ہی پانی کا فق
قلم انگشت شتم ہی کف افسوس ورق
کلک مداح نے جب صفحہ کو بخشی رونق
سینۂ کلک عطارد ہوا حسرت سے شق
رنگ بو ظاہر و باطن کی سب یکجا ہو کر
میری ہاتھوں پہ تصدق ہوا گجرا ہو کر

بند دست آپکا ہی یا کوئی گچھے کا بند
طبع استاد ازل بھی ہی عجب نازک بند
اونگلی ہر ایک ہی وہ مصرع موزون و بلند
اونگلی رکھ سکتے نہیں جسپہ کہیں دانشمند
مجکو فخر صفت پنجۂ اقدس بس ہے
اس مسدس کی شرف کو یہ مخمس بس ہے

گو کف دست منور کو میں کہتا ہوں ماہ
غور کیجیے تو یہ تشبیہ نہیں خاطر خواہ
مہر انور ہی ہتھیلی مہ نو ناخن شاہ
دونوں جس وقت مقابل ہوے اللہ اللہ
ہم نے یہ سرجرۂ عقدہ انامل دیکھا
اک گھڑی میں مہ نو کو مہ کامل دیکھا

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

کون لکھے صفتِ سینۂ صاف سرور
دست بر سینہ ہیں حسرت سے یہاں جن و بشر
اور کہتے ہیں فرشتے بھی حیران ہو کر
لوحِ محفوظ ہی یا عرشِ خدا پیشِ نظر
صدرِ ایوانِ رسالت کا عجب سینہ ہے
صورتِ علمِ لدنی کا یہ آئینہ ہی

صاف بلوری ہی کا بر ہیں شفاف
جیسے لفظوں سے حروفِ الگ صدر کے ہیں صاف
ہاں مگر سینے سے ہی اک خطِ مشکیں تا ناف
جسکو کہتا ہی سخنور کشش مرکز کاف
صدرِ پرنور کی شق ہونیکی تمثال ہے
عقل کہتی ہی وہ آئینہ ہی دو بال ہے

مخزنِ گوہرِ اسرارِ شبِ سری ہے
شرحِ صدرِ شہِ عالی کا یہ اک نکتا ہے
جو کہ لبریزِ لطافت ہی یہ وہ چشمہ ہے
جسمیں سو موجِ لطائف میں یہ وہ دریا ہی
خط نہیں سینے میں شاہنشہِ بحر و بر کے
عنبریں موج ہی یہ بحر میں گویا بجے

گرچہ پرواز میں اندیشہ ہے بالِ جبریلؑ
اور احیاے مضامین میں ہے فکر اسرافیلؑ
نہ ملی پر کوئی نازک سی کمر کی تمثیل
ہو گیا ہمدمِ لفظِ عدم لفظِ عدیل
قاف تا قاف بہت کا کمر ڈھونڈھا ہے
کمریں دیکھی ہیں پر ایسی کمر عنقا ہے

ہیچ اسجا ہی کسی تیغ و کمر کا مذکور
اوسکے اوصاف ہیں مشہور میانِ جمہور
تا کمر غرقِ عرق ہو گئے سب اہلِ غرور
سامنے اوسکے کوئی باندھے کمر کیا مقدور
سنکے اوصاف شجاعانِ عرب گھبرائیں
چیتے میدان میں جو آئیں تو ہرن [illegible]

لا خطِ نسخ میں لکھو تو کہوں اک نکتا
لام الف کا ہی تقاطع وہ کمر صلِ علیٰ
واہ کیسا کمرِ دون پہ یہ خطِ نسخ کھنچا
کمرِ یار کو معدوم ہی سمجھے شعرا
نہیں ثابت قدم اس نفی ہی مستثنا بھی
یہ وہ لا ہی کہ نہیں جسمیں بجا الا بھی

سرِ عالم ہی فدا سے قدمِ پاک نبیؐ
وصف میں جسکی سخنداں کا لگا گھٹنے جی

ہاتھ آیا ہی جو کاغذ تو یہ حسرت ہی رہی
نہیں چلتا ہے لگی پاے قلم میں مہندی
سرِ زانو ہی لو اب آگے سخنگو بیٹھیں
فکرِ عالی کے فرشتے بھی دو زانو بیٹھیں

دیجیے کیا اوسے تشبیہ صنوبر سے شال
چمن زارِ ارم اوسکے قدم سے ہی نہال
سروِ جنت سی نکل آئی ہیں پے استقبال
کہے سبزہ کہ مجھے شوق سے کیجیے پامال
مثلِ بلبل کے سرِ راہ بچھائیں گل چشم
فرشِ فردوس گلابی ہو تو ہو بلبلِ چشم

شور ہے عالمِ بالا پہ قدِ رعنا کا
سرِ افلاک ہے فدیہ قدمِ والا کا
ساق ہے نخلِ تمنا ملاء اعلےٰ کا
خاکِ پا غازہ ہے حوروں کے رخِ زیبا کا
رکھدیا آپنے جس عرش پہ دو بار قدم
بڑھ گیا پایہ یمین عرش سے بھی چار قدم

بزم میں تذکرۂ پاے نبی گر سن پاے
شمع گو رشک سی جلتی ہے مگر سر نہ اوٹھاے
ناخنِ پا جو درِ عقدہ کشائی پر آے
گرہ ابروے خوباں کی حقیقت کھل جاے
ماہِ نو گر کہیں ہمچشمی کا خمیازہ کرے
ناخنِ چشمِ فلک میں خلشِ تازہ کرے

تو مبارک ہو قدم بوسیِ حضرت محسن
کسکو ہوتی ہے نصیب ایسی سعادت محسن
اب نہیں باقی ہے کچھ خواہشِ ہمت محسن
آرزو اتنی ہے بس روزِ قیامت محسن
سر کے بل جاؤں جو نقشِ قدمِ سرور ہو
سامنے حشر کی زمیں چوموں اوٹھا کر سر کو

ہے یہ امید کہ جب گرم ہو بازارِ نشور
یوں کہے بادشہِ بارگہِ عالمِ نور
لو سراپا میں تم و دعویٰ حد و قصور
میں کہوں واہ مجھے یہ نہیں ہرگز منظور
نعت حاضر ہے مگر اسکی یہ تدبیر نہیں
کھوٹے داموں بکے یوسف کی یہ تصویر نہیں

تمت

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

مخمس نعتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخ قصیدہ از مصنف قصیدہ — ابیات نعت ۱۲۸۲ ہجری

تاریخ مخمس از مصنف مخمس — مخمس نعتیہ ۱۳۰۲ ہجری

غزل تشبیب

مین بسم اللہ آزادی ہون سر پر تاج ہے جد کا — الف آوارگی کا راست نقشہ ہے مری قد کا
تجرد تختۂ اول ہے میری مشق ابجد کا — مٹا نا لوح دل سے نقش نامدس ابجد کا

دبستان محبت مین سبق تھا مجکو ابجد کا

کسیکو چھیڑ مارا ہی اوسنے تیر مژگان سے — کر آیا جوش مین طوفان خجلت آپ پیکان سے
پریشانی عیان ہے سر بسر کیون لعبتانان سے — اٹھی کس کے غم مین نکلا آنسو چشم فتان سے

کہ عطر فتنہ مین ڈوبا ہی رومال اوس سہی قد کا

ہوے درد حسن جانان تک نہ تھی بار ی مشتاقی — گیا وہ دور اب مدتو کیون ہے آتی نا چاقی
یہ ٹھنڈی گرمیان کو چھوڑ کچھ الفت کر ساقی — کہان ہے آتش یاقوت لب مین جھلک باقی

کہ خط سبز نے چھینٹا دیا آب زمرد کا

صف اغیار مجلس مین پہلوی قاتل مین — کوئی کہدی کہ مجھ کو کیون پھنسا کھا ہی مشکل مین
یہی تغیر پڑے اتنی تو ہومیری جگہ دل مین — کناری پر بٹھالی مجکو ظالم اپنی محفل مین

گنا ہ شوق بیجد سے جو مین ہون مستحق حد کا

قلم رکھے قلم کر لیتے دونون ہاتھ خنجر سے — سراپا اوسکا تو کھنچیگا مگر توڑا اپنا تھر سے
چلا ہی کھینچنے اوس قد کو کیا قمری کی شہر سے — بنایا خامۂ مو کو ہمارے دست لاغر سے

[illegible]

لکھا لیکن نہ دامن ای مصور اوس سہی قد کا

کیا گو صفحۂ تصویر دل کا آئنہ تو نے — مگر جلوہ نہ دیکھے اوسمین عکس روئے تابان کے
نہ کھینچی خال کی رنگت سواد چشم حل کر کے — بنایا خامۂ مو گو ہمارے دست لاغر سے

لکھا لیکن نہ دامن ای مصور اوس سہی قد کا

یہ ہباب جفا سمجھا مٹینگے نقش فنا ہو کر — کمند ای ترک ہجا نگی آہ نارسا ہو کر
کمان بل کھا گئی اور تیر گیا چلہ کش ہوا ہو کر — اوڑینگے جھکیو نمین تہ تیر ترکش سے جدا ہو کر

ہمارے بعد ہے اللہ تیرے ظلم بیحد کا

زبانین خلق کی تیر سے سنبھالے کب سنبھلتی ہین — کلیجے پر برابر برچھیان خنجر دکھی چلتی ہین
نئی عادت جو ڈالی کب باتین بکو چلتی ہین — چھپے تم مجھ سے کیون منہ میری تقصین نکلتی ہین

تمہارے پردے مین عالم ہے ذو القرنین کی سد کا

خبر آئیگی تھی پیغام اجل کا جان مضطر کو — الف آسا بنایا مدز ائد جسم لاغر کو
مٹایا فیستی نے یکقلم ہستی کے دفتر کو — موا مین ناتوان شکر صد آیا نہ دلبر کو

مجھے کھٹکا تھا مثل ہمزۂ وصل ویکی آمد کا

جو فکر شعر کی موج آگئی صحرائے وحشت مین — گیا جی ڈوب ڈوبی اسقدر دریائے فکرت مین
در معنی بنایا اور کوئی جوش رقت مین — لکھے رو رو کے مضمون بیکسی کے دشت غربت مین

زمین شعر پر عالم ہوا دریا بر آمد کا

دکان حسن جکی بندۂ بیدام طلعت ہی — ترا محراب ابرو سجدہ اب عین عبادت ہی
خریداری تری سر بیچکر حکم شریعت ہی — تری بازار مین جان فروشی کی طاعت ہی

درم سودا بنا سنگ ترازو سنگ سود کا

[illegible]

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

تمہید

ترے آگے زمیں میں گڑ گیا سرو چمن واللہ — خراماں تو ہوا کبک دری بھولا چلن واللہ
غضب کی سی بلا شوخی قیامت بانکپن واللہ — تری کیا بات ہے اے شاہد پاک سخن واللہ
عجب انداز ہے ناز و ادا کا چال کا قد کا

ترا کلمہ پڑھیں کیونکر نہ خوبان جہاں یکسر — نہیں ہے کوئی تجھسا قاف تا قاف اے پری پیکر
گرا نظروں سے حسنِ خوش خطاں زیر و زبر ہو کر — مقابل تیرے سو حرف آئی خوبانِ نگارین پر
ادا کیا ناز میں موجد ہے تو طرزِ مجدد کا

مری باریک بینی یا فکر کا تیرے مضمون ہے — مری رنگین بیانی یا ترا رخسار گلگوں ہے
مری سحر آفرینی یا تری آنکھوں کا افسوں ہے — مری طبع رواں ہے یا تری رفتار موزوں ہے
مرا مصرع ہے یا سیدھا سا مضموں ہے ترے قد کا

مخمس تیری پانچوں انگلیوں کا ایک خاکا ہے — رباعی چار ابرو کا مقرر سادہ نقشا ہے
جو رنگیں قطعہ ہے یاقوت لب کا ایک ٹکڑا ہے — تری زلف رسا کا شعر اک دفتر سا لٹکا ہے
کرشمہ ہے غزل تیرے غزالِ چشمِ اسود کا

ترانے بلبل شیراز کی دلکش نہوں کیونکر — کہ تیری بوستانِ حسن جاری ہے ادھر سے ادھر
ملا رنگِ قبول ایسا کہ مثل لالۂ احمر — لکھا سو جانشیں دیباچہ گلستاں کا سودا پر
تصور جسکے دل میں خال کا یا ترے خد کا

جو ایماں ہو سراپا مصحفِ ناطق تجھے سمجھے — ہوئے ہیں معنی والشمس روشن پر تو رخ سے
سواد زلف کی جا حل ہو والیل کے عقدے — بعینہ افتتاح سورۂ صاد آنکھوں کو کہیے
جو ابرو سے کشیدہ میں ہے نقشہ صاد کی مد کا

مضامیں شوخ چشم فتنہ گر کے فیض سے نکلے — ہوئے ہیں پا قدر رنگیں بیانی لعل لب تیرے

مژہ تیرے مرے سینہ نکتے یکقلم نکلے — نکالی چیستاں چوٹی کی گیسوئے مسلسل کر
معما نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

شب معراج کا مضمون ملا آنکھوں کو کاجل کر — ہوئی حل معنی مازاغ چشمانِ مکحل سے
مری فکرِ رسا جوہر کر جب الجھی خط اول کر — نکالی چیستاں چوٹی کی گیسوئے مسلسل کر
معما نام رکھا ہے ترے موئے معقد کا

سوادِ خط ریحاں ہے سنبل زار مشک — گلِ مضمون نے پائی ہے گلِ عارض کی بو بیشک
ہوئی سحر البیانی تیری تحریر گلو بیشک — یہ سب باتیں ہیں رنگیں ہی دہن میں گفتگو بیشک
کریں کیا ہمکو حق نے منہ نہیں بخشا خوشامد کا

سخنداں غیب داں ہیں جو نکتے یار خفی سمجھیں — مثالیں جب قلم ہستی کی چالِ پستی سمجھیں
سمجھ حق نے جنھیں دی ہے معما یہ ہی سمجھیں — محل ہے گفتگو میں کیا حسابِ خامشی سمجھیں
مگر صفر دہانِ تنگ شارہ ہے ندارد کا

دہن کو مدعی ہیں بیخودِ صہبا کی نادانی — جب اس کو یہ نشہ اتر کھینچیں گے پشیمانی
نہیں مانا نہ سمجھے میکشانِ بزم حیرانی — ذہن گر ہوتا تو پھر کرتا نہ کیوں پیمانہ گردانی
یہ نقطہ ہو کے مرکز دور سیم ملح احمد کا

وہ احمد جسکے پر تو سے ہے دل آئینہ معنی — ثنا ہے جسکی صندوقِ جواہر سینۂ معنی
مرصع دوست کا نہ بیں پڑھ کے دو سفینہ معنی — ملا ہے لب کو جسکے وصف سے گنجینۂ معنی
زباں نے رتبہ پایا ہے کلید قفل ابجد کا

بچھا کر سعف بصف جلوہ و نظارہ قدسی کو — چراغاں کو عوض چمکا کے انوار تجلی کو
بنا کر آئینہ فردوس کی ہر ایک کیاری کو — بچھا کر فرش اطلس کو بجا کر عرش کرسی کو

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

ازل سے انتظار اللہ کو تھا جسکی آمد کا

خضر تعلیم پائی رہبری جسکے دبستان مین
سلامت نوح جسکے جوشش الفت سی طوفان مین
گدا ادریس جسکو کوچہ چاک گریبان مین
قدم آنے سے جسکے مصر شہرستان امکان مین

ہوا ہی یوسف کنعان لقب محسن سے مقید کا

سمجھاؤ انکھین جسکو خواب مین آنیکو ہر شیدا
کیا ہی جسنے دامان شفاعت پردہ عصیان کا
حمایت پر ہی جسکی استوار جرم کو تکیا
ہمارا خواب غفلت تکیہ گاہ مغفرت ٹھہرا

بروز حشر بنکر خواب مخمل جسکی مسند کا

فروغ اوس سے شریعت کا ہے زیبا حقیقت کی
وہ ہی رنگ رخ ناسوت و شمع بزم لاہوتی
ہوئی ہی رونق ظاہر وہی زینت معنی
بیاض عارض صورت سواد گیسوی معنی

جواہر سرمہ چشم گردش چرخ زبرجد کا

عجب حیرت سے چمکا اختر آئینہ عالم
صفا پاتا ہی اوس سے جوہر آئینہ عالم
ہوئی خاک قدم خاکستر آئینہ عالم
جلا کن نکان روشنگر آئینہ عالم

سعادت ہی شرف سے تیر نور مجرد کا

گرادی قیمت جام شراب تکال العوشو
جدا کی ساغر افلاس سو گرد ملال دنیٰ
نکالا اپنی ستو نکو لیے گدڑی ہی لال و شو
ہوا انگوشتی الفقر فخری کی ہلال و شو

روا ہی جام جم سے سنگ مقصود اوسکے مقصد کا

سوا اللہ کے دامن کشش اور دنکو توسل سے
نہ اوسکو کام حشمت سے نہ کچھ مطلب تجمل سے
شہنشہ دو جہان عالم کا مگر ندرت تجمل سے
سریر جاہ پہ فخر اوسکو دیہیم توکل سے

حریم ناز مین تکیہ خدا پر اوسکی مسند کا

چمک مین ہی رخ روشن کہین خورشید سی افضل
یہ نقشہ نقش ثانی اور نقش یوسفی و دل
شبیہ مصطفیٰ ہو کیون ہر مخلوق سے اکمل
کھچی ہی رحمت یزدا انکی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

قیامت گرچہ رحمت کے لیے ہی مظہر کامل
مگر فی الحال سکین طلعت بیاسی ہی حاصل
خفیفہ سے ثقیلہ تک نہین ہی وزر بار دل
کھچی ہی رحمت یزدا انکی گویا شکل مستقبل

تعالی اللہ رنگ عارض اوس نور مجرد کا

نہین گو کام حین عام رحمت کو تغافل سے
خصوصیت کی صاد آنکھین ہین گئی دیکھو تامل سے
نہ کیون گنہگار دنکو وہ چشم تفضل سے
سر تاکید منظور خدا ہے لام کا کل سے

ہوا اظہار دو ابرو سے اک نون مشدد کا

وہ تصور دھیان مین رکھتی ہین ہم ہر چند عاصی ہین
ہمین ہاں ہی جنت گھر کیا ان نتون کی ہوتی ہین
بھلا کر آپکے بھولی ہین طاعت پر جو ناری ہین
تصور کرنے والے آپکے بے شبہہ ناجی ہین

بھروسا ہی ہمین اللہ کے قول مؤکد کا

بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہ طور تک پہونچے
بڑا اپلہ کیا عیسیٰ نے کھینچے چرخ پر چلے
نشانی دونون تھی اونکے نشانے سی کہین نیچے
ہدف ہو ہو گیا زور کماندار نبوت سے

مقام قاب قوسین اکثر ادنیٰ تیر مقصد کا

ہدف ایسا مقابل شست ناوک کی گرایئے
کمان کھدی کماندار آپ جھکا تا ہدف جانے
تعجب کیا کہ احمد بڑھتے بڑھتے تا احد آئے
کشش ہیبت تھا ور انا نازل کی نئی رو دکھلائے

کمان جاتے چلہ کیون نہ او تر سے میم احمد کا

مدینے کی طرف جائین کہ ہم کچھ کا این رستا
نظر آتا ہے ان دونون گھرون مین ایک ہی جلوا

www.fb.com/Naat.Research.Centre

کہاں اب جبہہ سائی کیجیے کچھ بن نہیں پڑتا
احد کو کیجیے یا احمدِ بے میم کو سجدا
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردود کا

احد احمد میں ایک رخ دونوں کا مضمون مطابق ہے
نہیں مطلق دوئی کو دخل دعوی صادق ہے
ہر اک ان میں سے ہی معشوق ہر اک ان میں عاشق ہے
دوئی بھی عین وحدت ہے محمد نصِ ناطق ہے
مفسر ہے یہ جملہ آیۂ میم مشدد کا

نبوت کی رتبہ سب میں آپ کا لیکن سب سے ہیں برتر
صفی اللہ سے روح اللہ تک جتنے ہیں پیغمبر
یہ برہان اپنے دعوی پر یہی کافی ہے خود پرور
ملا نون نبوت سے کو میم عمر لکھو نے پر
یہاں گھٹ جائے میں دو سے احد ہوتا ہے احمد کا

گھٹے اعدا او میم احمدی جب عمر حضرت کے
ہوئے ہمنام باری بخت چمکا تو وحدت کے
نبی تو آپ تھے ہی بڑھ گیا پایہ نبوت کے
ہوا تبع میں افزوں تا فلک کا تیر کثرت کے
معما پا گئی چشم تامل صاد سے صد کا

جو پہونچا موجزن ہو کر تجلی گاہ میدان میں
سراپا دونوں عالم غرق ہیں اس بحرِ عرفان میں
بھرے سب تب سیون ڈگوہر مقصود دامان میں
چڑھا قاف قدم تک موج دریا کا امکان میں
ہے شور اوس قلزم گوہر نما کے جزر کا مد کا

دمِ جنگ آپ نے تلوار کا جب کاٹ دکھلایا
سروں پر ابر شمشیر ہلالی اسقدر چھایا
سیہ کاروں نے خوب اپنی سیہ کاری کا پھل پایا
ہوئی شام آفتاب بت پرستی پر زوال آیا
مہ نو خوب چمکا بدر میں تیغ محمد کا

ہوا اوسکی عداوت کی سمائی جب کسی سر میں
پھرا جو اوس سے آیا گردشِ قسمت کے چکر میں
تامل کار بربادی ہی تھی اوسکی مقدر میں
او تارا کا سر بالا ہو کو دو ہی دم بھر میں

ہوا چاک اوس سے جگر برگشتہ ہو کر قلبِ مرتد کا

عدو پر بھی عجب انداز سے کرتا تھا وہ شفقت
یہاں تک پھیلی اوسکی گلشنِ اخلاق کی نکہت
عداوت بھول جاتا تھا نظر آتی تھی جب صورت
عداوت ہو گئی تاثیر خلقِ عام سے الفت
سبب ہے شعلہ سیل آب شمشیر مہند کا

شرار برق خاطف سے ہوں دو دانۂ خرمن
کرے باد سحر شمع سحر کو پھونک کر روشن
بجھے پانی تو حق آتش نہ ہوا نہیں ہو روغن
عجب کیا ہے کہ خواب زمین سوتی رہی ناگن
نہ کھولے آنکھ اگر چھینٹا نہ دیں آب زمرد کا

عداوت کے قلم نے اہل محبت نقش ہر دل سے
کہاں اب پردہ احول دوئی نظر سے زائل ہے
جو قاتل تھا وہ عیسی ہے جو ظالم تھا وہ عادل ہے
نہیں حیرت کے قابل گر کہوں عاشق ہی واصل ہے
بیاں ہے یہ لب تشدید سے حرفِ مشدد کا

نبی سے مرتبہ بڑھ کر ہے کیا کہیے نبی اوسکو
خدا کا فضل روز افزوں ہے جو پیر کیا کمی اوسکو
فضیلت فرد فرد انبیا پر حق نے دی اوسکو
وصالِ حق سے حاصل ہے بقائے دائمی اوسکو
یہاں ہے واصل و باقی نتیجہ ایک ہی مد کا

بندھا سامان سید سے روحِ قالب کی جدائی کا
زبس تھا آسمانِ عز و تمکین پیکر والا
جگر شق ہو گئے ہنگامۂ محشر ہوا برپا
پڑا لرزہ زمین میں جسم اطہر جب سے سونپا
سکوں کے واسطے نافع ہوا تعویذ مرقد کا

اندھیرا چھا گیا ہر سو غروب مہر انور سے
عزیز مصر مکہ تھے مہ کنعان بطحا تھے
اوڑھائی آسمان کو نیلگوں چادر اسی غم نے
عجب کیا ہے اگر کعبہ لباس ماتمی پہنے
کرے گر چشم یعقوبی بیدہ سنگ اسود کا

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

غم جانسوز حضرت سے فرشتوں کو ہین دل پانی
قلم کی سینہ چاکی کچھ نہیں ہو جای حیرانی
نہ ہے فیض ثواب تم محبوب یزدانی
صریر خامہ سے اس غم مین ہو گر مرثیہ خوانی
قلم کو ہیگمان بازو سلے اللہ کے ید کا

بکھچا سطح زمین پر جب خط روضۂ انور
شعاع مہر کو پرکار کے مانند ہو چکر
ثواب طوف حج پاتی ہین جسکے گرد پھر پھر کر
شب و روز آسمان گھومتے ہین قربان اسکی روضہ پر
کہ ہو نو دائرون مین ایک مرکز کاف گنبد کا

نہیں برج قمر بقعہ ہے انوار سوید کا
برابر رات دن فیضان ہو نور مجرد کا
عجب عالم کلس سے ہے عجب جلوہ ہی گنبد کا
بیان ہو کس سے شان روضۂ پرنور احمد کا
کہ جسپر اک غلاف سبز ہے چرخ زبرجد کا

کرون صف بنایا وصف نعت اوسکے شہ کا
فلک کہنا سبب ہے تا ہو کسر شان گنبد کا
نہیں کرسی نشین قبہ جو سمجھو عرش امجد کا
لکھوں اک مختصر جملہ کہ روضہ ہی محمد کا
یہی مسند الیہ اچھا سبب ہے رفع مسند کا

سپہر مہر کا دعوی صداقت کو کہاں پہونچا
تعلی ہی تعلی تھی جو وقت امتحان پہونچا
نہ تا قندیل روضہ چراغ آسمان پہونچا
نہ گردون کا غبارہ تا غبار آستان پہونچا
اثر پیدا ہوا آخر زحل کے طالع بد کا

تنزل ہی محال وسکا ترقی جسکی فطرت ہے
یہ دعوی ہی بدیہی فلسفی کیون گرم حجت ہو
توجہ جانب مرکز اگر شان طبیعت ہو
کرہ آتش کا کو سون ہوگیا یہ حیرت ہو
کہ سر سے فلک کیون غلط ہے قندیل گنبد کا

کہو نکلا نہ نسر طائر اپنے آشیانے سے
تھکے بازو مرغ سدرہ اس نخچیر آنے سے

[illegible]

فلک کا خنجر تقدیر چمکا سر جھکانے سے
منا جاتی کا آنسو ڈھلکا اسکے آستانے سے
ہوا ہے دُرۃ التاج سعادت فرق فرقد کا

یہاں کی گرد ہی کحل الجواہر اسکو پہنچے سے
بنا ہینگے اگر قدسی تو در در خاک چھانینگے
صفائی ہو چکی کیا حاصل اتنی خاک اڑانے سے
فلک پر کوکب مدار کی جھاڑو اٹھا رکھو
ملائک ڈھونڈتے پھرتے ہین سرمہ خاک مرقد کا

زمین روضۂ انور فلک سے ہی کہیں افضل
مجواہر روزن دیوار چشم جوہر اول
غبار ورے ہی آئینہ خورشید کو صیقل
جبین عرش ایزدی ہو خاک آستان صندل
ہراک ذرہ ستارہ ہی کلاہ فرق فرقد کا

بلندی میں یہاں یہ روضۂ رفعت نشان پہونچا
جہان لے وہ کر شہباز خیال قدسیان پہونچا
جبین عرش سے آگے وہ سنگ آستان پہونچا
زمین تا آسمان پہونچی مکان تا لامکان پہونچا
کہاں تک اوج لکھیے اوسکی خاک پاک مرقد کا

ہلا گردان ملک ہین عالم ارواح کو غش ہے
زمین پر چاندنی یا سایۂ قصر مہ پوش ہے
فلک پر شمس ہے یا شمسۂ ایوان دلکش ہے
عیان ہی کہکشان یا نقش محرابی منقش ہے
فلک ہے یا کلس کھا ہے چھوٹا ساز مرد کا

ترے روضے کو مسجود زمین و آسمان کہیے
عبادتخانۂ عالم مطاع دو جہان کہیے
پناہ و پست و بالا مامن کون و مکان کہیے
ملاذ جن و انسان مرجع قدسیان کہیے
کہیں ہی قبلۂ حاجت کہیں ہے کعبہ مقصد کا

طبق انوار کے دربار ایزد میں جو پاتی ہین
پری کسب سعادت سر پر اپنے رکھ کے لاتے ہین
پیام ربکے کس تکلف سے سناتے ہین
سلام حق کو لیکر وہ بصد دم جبرئیل آتے ہین

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

عجب مضمون لکھا اس بیت میں آورد و آمد کا

صفات اوس سروِ بالا کی بہت بڑھ کر بیان کیجے — بلند ایسی بندش میں مضمون زمین کو آسمان کیجے
قلم کو فاختہ کے شکل سرگرمِ فغان کیجے — ہوئی جو بین اس زمین کو تختۂ سروِ روان کیجے
قیامت ایک سیدھا سا ملا ہے قافیہ قد کا

قیامت میں ہی کیا دھڑکا سوادِ دفترِ بد کا (مطلع) — نظر میں نور ہو تیری بیاضِ صفحۂ خد کا
دماغ اب عرش پر کیونکر نہ پہونچے خاکِ مشہد کا — تصور میں تری جنت ہی گوشہ اپنے مرقد کا
کر تھالا میری چشمِ تر کا ہے طوبیٰ تری قد کا

کہیں شمس و قمر سے بڑھ کے جلوہ ہی تری خد کا (مطلع) — ترے پرتو سے چمکا اخترِ تقدیر فرقد کا
دو عالم میں ہی پھیلا نور تیرے اطرِ رشد کا — محمد مصطفےٰ اجالا ہے تو نورِ مجرد کا
ہوا خورشیدِ اقلیمِ عدم سایہ ترے قد کا

مبارک نافۂ مشکینِ ختن میں ناف آہو کو — گلستان میں سہی کو دو کھڑا چھوڑی اپنے سروِ دلجو کو
نہ یہ موزون ہو پہونچے اوسکی رنگت عنبرِ بو کو — سوادِ تہمتِ تشبیہ کیسے تیرے گیسو کو
بہارِ گلشنِ تنزیہ ہے بوٹا ترے قد کا

رو چار آنکھیں میں تجھ سے دو عالم سے کنارا ہو — رو بینی میں روزہ زیست میں جی بھر تماشا ہو
مزا دونا ہو سروِ خلد کے پہلو میں طوبیٰ ہو — میسر ایک جلوی میں مجھے لطف دوبالا ہو
کروں میں دیدۂ احول سے نظارہ تری قد کا

لکھوں کیا مدحتِ خطِ رخِ جانبخش حضرت میں — کہ ہو وہ حسنِ مطلع صفحۂ مہرِ قیامت میں
بلند اک بیت ہو ذو کلیاتِ فطرت میں — بیاضِ مطلعِ عارض ترا دیوانِ قدرت میں
نکیلا مطلعِ ایجاد میں مصرع ترے قد کا

رسالت سی تری منظور تھا سبکو ہدایت ہو — مگر مشکل یہی تھی ذات ایک تیری و دو عالم دو
زہی حکمت کہ آئے راہ پر گم گشتہ تھی جو جو — بنا یار رہنما جب عالمِ ایجاد کا جگنو
ہوا خضرِ سرِ راہِ عدم سایہ ترے قد کا

دوئی سے کیوں نہ نفرت ہو نہ حضرت کی طبیعت کو — بنایا نورِ یکتائی سے سرتاپا ی حضرت کو
پسند آئی نہ تکرار اپنی جلوی کی بھی قامت کو — نہ رکھا سایہ تک باقی مٹایا نامِ کثرت کو
چھوڑہ شمسِ بزمِ وحدت میں ہوا اک تری قد کا

بیانِ شانِ بسم اللہ ہو ابرو کی آیت میں — خلاصہ سورۂ والشمس کا ہی تیری صورت میں
تری باتیں شریعت میں ترا جلوہ طریقت میں — کلامِ ناطقِ آیاتِ قرآن حقیقت میں
سراپا معنیِ تحقیق ہے جملہ ترے قد کا

نہیں ہی تجھ سے باہر کچھ بھی قدرت کی نیرنگی — تجلی دو جہان کی تو ذاتی صفات میں تھی
ازل سے ہو تری تقدیر اے محبوبِ حق چمکی — خدا نے زیب زینت کی جو بزمِ آفرینش کی
لگایا اوسمیں قدِ آدم آئینہ ترے قد کا

بہت سے نادر تھا ہر خیر خامہ دستِ قدرت کا — تھا آسان لیکن کھینچنا محبوب کا نقشا
پسِ صد محو و اثبات ایک زمین کھنچا خاکا — مثالِ حور العین بنا کر صورت آئی دم سے تا عیسیٰ
تب آیا راست نقشہ کلکِ قدرت سے تری قد کا

ادا الیٰ لبابت تھا ہی میرا طبع محسن — ٹھہر سکتے نہیں آگے مرے ہر باب فن محسن
بھلا دیتا ہو ہر دم بھر چلیلا بانکپن محسن — مقابل مجھ سے ہو کیا مردِ میدانِ سخن محسن
کہ جو ہر ہی مری تیغِ زبان میں وصفِ احمد کا

امیر اوسکا نشانہ ہو کہ جو اس راہ پر آئے — جھکائے وہ سرِ تسلیم چلے یا نہ پھر مرے

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

عجائب نقطوں سے تعلیم پائی اشک نے پیچ
فضائے تنگ میدانِ قلم میں نقطہ و خط سے
بڑے استاد نے مجھکو سکھایا ہے پھری گدکا

نہ مدح غیر سے مطلب نہ ذم کا اس قلمرو میں
قلم جاری ہوا احمد کے کرم سے اس قلمرو میں
حسد کر کے کہاں جا بیگا ہمسر اس قلمرو میں
سزا حاسد کو ہی دار قلم سے اس قلمرو میں
کہ یہ دار الحکومت ہے مظفر کا مؤید کا

زبانِ تیز کے جوہر زباندان ہو تو پہچانے
ولایت میں صفین کی صاف اس تیغ معانی نے
گرہ جو کٹ کٹ گرے دستِ فکر سے تیر کو دستانے
کیا شیراز کو پامال اُردوے معلّا نے
گیا مان اصفہان ٹوٹا مری تیغِ مہند کا

قصیدہ لکھ رہا ہوں نعت میں اعجاز ہی روشن
قطعہ
سوادِ ہر رقم ہے دود شمع طور کا مخزن
قلمدان بیت کو طور بستہ طور کا دامن
عصائے موسوی خامہ ورق ہو وادیِ ایمن
ید بیضا کو داغ رشک رہتا ہے مرے ید کا

دبیر آسمان سے ہی کہیں میرا بلند اختر
ہر اک صفحہ مرے دیوان میں ہے رشکِ مہر انور
چمک ہر سطر روشن کی طرہ ہے تجلی پر
پڑا ہے طور کی چوٹی میں ہو باف زری ہکر
لکھا جو شعر وصف روئے تابانِ محمد کا

منصے میں منتظم ہر چار ارکانِ سخن مجھ سے
منور ہی چراغِ طاق ایوانِ سخن مجھ سے
جہان میں ہی فروغ نور ایمانِ سخن مجھ سے
زمین شعر پر نازل ہو قرآنِ سخن مجھ سے
کتاب آسمان اک نسخہ ہے توضیح زبرجد کا

فلک کب عنانِ توسنِ طبع رواں پہونچا
فرشتوں کو جہاں پر جلتے ہیں آخر وہاں پہونچا
بھری ایسی جست تا فضائے لامکان پہونچا
سخن میری قلم کی نے سواری ہو کہاں پہونچا

کہ کاسے کو سوا سبزہ رنگیا چرخ زبرجد کا

مضامین مختلف ہوں فکر عالی کا اشارا ہی
کہ تخصیص قوافی سے مناسب بے کنارا ہی
طبیعت بار طہر آئی ہی دل ذی جوش طرا ہی
مری طبعِ رواں کا پھر وہی گھاٹ اپ اتارا ہی
تماشا دیکھیے بحر سخن کے جزر کا مد کا

وجوب امکان دونوں میں ہی جلوہ نور توحید کا
مطلع
وہ اک غنچہ یہ اک گل ہی مری گلزار مقصد کا
کہیں مصداق مطلق کا کہیں مظہر مقید کا
احد کا غیب میں ہی مورد شہادت میں تو احمد کا
ہی مشہود ایک ہی بیشک دو چشمی یا سے اشہد کا

ہوا جب قصد میرا نعت میں مع نون قصیدہ ہو
لکھے مطلع برابر کے جو نپڑے قافیے دو دو
نہ یوں آتا ہی مجھ پر حرف گر انصاف سے دیکھو
بمجبوری لکھا الیہ کی صورت لفظ اللہ کو
نہ آیا یا تھا اچھا قافیہ جب کوئی احمد کا

ہوا تیرا ظہور آخر میں عالم کو نہ حیرت ہو
یہ مضمون صاف روشن ہی اگر چشم بصیرت ہو
موخر انبیا سے کیوں نہ خلق جسم حضرت ہو
یہ تھا منظور رفتہ رفتہ تکمیل نبوت ہو
خدا نے منتظر رکھا جو تیری آمد آمد کا

بڑا نکتہ ہی اس تاخیر میں گر غور سے دیکھے
کہ اس منصب سے پھر اور انبیا محروم رہجاتے
نہ اتنے واسطے پیدا کیا حق نے تجھے پہلے
کہ دستِ صنع گر فارغ ہو مقصود اصلی سے
مقید پھر نہ ہوگا مطلق ایجاد و تقید کا

خلیل اللہ نے کی واہ کیا ہی گرم پروازی
لگائی تجھ سے لو آئی گرمی بازار طنازی
ہوئے انگارے غنچہ بھی شعلوں کو سرافرازی
تجھے زرتشت سے گل شمع کی آتش پہ گلبازی
ہوا ہے تجھ سے روشن نام تیرے جد امجد کا

طالبِ دعا: ابوالمیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

غلط ہوں دفتر آئین کاتب اعمال چکر میں
مدین نیکی ہی کی ہو جائیں باقی سارے دفتر میں
بدی کی ہو رقم ہو جائے سہنائی کے گھر میں
محاسب ہو شفاعت تیری گر دیوان محشر میں
صحیح آئے نہ میزان میں سیاہہ دفتر بد کا

سوا اللہ کے لاعلم ہیں سب ہی فطرت سے
ملک جن و بشر کوئی نہیں واقف حقیقت سے
مقدم ایک کی خلقت نہیں ہے تیری خلقت سے
کبھی پہلے تری تصویر ازل میں دست قدرت سے
ہو لفظ خدا سے اشتقاق اول ترے خد کا

مناسب ہے تری شرگانی چلیں بیت یزداں کو
فزوں ہو ترے خط کا کتابہ عرش سبحاں کو
ترے عارض کا شمسہ چاہیے ایوان ایماں کو
ترے ابرو کی ہو محراب لازم طاق عرفاں کو
در اسلام کو درکار ہے بازو ترے ید کا

دکھائے خسرو انجم نہ مجھکو آسماں جاہی
تری نظروں میں ہے اک گرد خیر شہنشاہی
ہوئی تیرے مراتب سے کما ہی کس کو آگاہی
تجمل کا ترے ماہی مراتب سے تا ماہی
تری ہے ثور تک اک گاو تکیہ تیری مسند کا

نگوڑے کیوں تری اعدا کی ذلت و خواری میں
محب کیونکر نہ پائیں حظ تری خدمتگذاری میں
غم و شادی ہیں دونوں جو تری پاسداری میں
الم مصروف تیرے دشمنوں کی غمگساری میں
خوشی کو کام ہے تیرے محبوں کی خوشامد کا

طبیعت کو سخنداں کی منظور آزمایش ہے
وگرنہ اونکی مداحی سے کب تیری نمایش ہے
بہت دشوار بابت تو بہت ہی کی ستایش ہے
ستایش کے لیے تو واسطے تیرے ستایش ہے
کہ ہے مذکور قرآن میں ترے اوصاف بیحد کا

خدا وند دو عالم آپ تیری مدح کرتا ہے
صحف جتنے ہوئے نازل ہر اک میں ذکر تیرا ہے

جو ہو تیری ثنا پر بند وہ میں ہے وہ سچا ہو
سوا تیرے کسی کی مدح کرنا بکنا بیجا ہو
یہ حق ہے وہ لیے پھرتے ہیں جھوٹا قفل ابجد کا

تری خدمت میں اوجات واجب عرض کرنا تھی
ارادہ ہوں ثنا میں تیری جی بھر کے دین دنیا کی
ثنا سے دوسرے کی ہو نہ آلودہ زبان میری
یہ خواہش ہے کروں میں عمر بھر تیری مداحی
نہ او سکے بوجھ مجھ سے اہل دنیا کی خوشامد کا

بڑھے سوز درد دل داغ عشق فتنہ ساماں کو
تماشا ہو کہ چمکے بخت نور مہر عرفاں سے
شرر نکلیں تن میں شعلہ جلے برق لمعاں سے
چمک ہے درد کی دل میں خیال روئے تاباں سے
شرارہ روح ہو ہر جسم کے برج مشید کا

پھنسائی دام گیسو کے مسلسل میں مجھے ایسا
یہاں جب تک ہو آوے اذ تجھ پہ مجھ کو دم میرا
رہوں میں خستہ برباد جب تک چھوٹ نہ جائے سر کا
کمند دل ہے چھوٹے نہ تیری ڈور کا پھندا
جو ٹوٹے دم کا دھاگا طائر روح مقید کا

بنا دے مجھکو ایسا مست اپنی چشم شہلا سے
کہ ہو مستغفر روح بھاگے جام دنیا سے
دل وحشی کرے رم دونوں عالم کی تمنا سے
ہرن ہو نشہ میرا نشاتین دین دنیا سے
رہوں خائف تصور کر کے میں مے و دال سے دو کا

کرے خاصیت اکسیر پیدا میری خاکستر
مذہب ہو مطلا ہو مرے اعمال کا دفتر
محک میں امتحان کی پیشگاہ حضرت داور
نہ ہو رنگ بدتر سے سونا میزان محشر ہو
اوٹھوں میں قبر سے مخمور تیری چشم اسود کا

کرو میرے لیے جتنا بیاں ہر مدح گو تم میں
جگہ مجھکو ملے رشتے کی صورت قصر گوہر میں
رقم ہو نام میرا دفتر احسان داور میں
فرشتے دیکھ کر مجھکو کہیں دیوان محشر میں

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

جگہ خالی کرو مداح آتا ہے محمد کا

لکھا ہے اس قصیدے کو جو ہے وصف حضرت میں / عوض ہر بیت کے پاؤں سکونت قصر جنت میں
کہی ہیں بسکہ اکثر شعر نحو وصف قامت میں / تُلی اس نظم کا ہر حرف میزان قیامت میں
بطرز تازہ ہو وزن اپنے اشعار مجدد کا

قصیدہ ختم ہوتا ہے صلہ اسکا عنایت ہو / اور اٹھاتا ہوں ہاتھ کو تو وا باب اجابت ہو
بغل میں یہ قصیدہ سر پہ کلیل سعادت ہو / ترے دربار میں وقت ہی کی اجازت ہو
مجھے سرکار سے خلعت ملے عیش مخلد کا

نہ تجھ کو تیرے خالق کی کسی صورت جدا سمجھوں / ظہور شان وحدت کا میں تجھ کو واسطا سمجھوں
حق آئینہ ہو دلبر صاف اہل مدعا سمجھوں / ترے عارض کو میں آئینۂ نور خدا سمجھوں
کہ فہم سر وحدت ہے الف ایمان کی ابجد کا

قمر سمجھوں رخ تاباں کو یا مہر سما سمجھوں / کلف و میں خال ابر سے میں سمجھوں تو کیا سمجھوں
یہ تشبیہیں ہیں بیگانہ کہ مظہر حق نما سمجھوں / ترے عارض کو میں آئینۂ نور خدا سمجھوں
کہ فہم سر وحدت ہو الف ایمان کے ابجد کا

دم تحریر میرے ذوق سے بڑھ جائے تردستی / قلم کے کھلیں آنسو ہو بہ جوش خندۂ شادی
شمول اشک شیریں سے دوات اسد ہو چھلکی / الٹی پھیل جائے روشنائی میرے خامے کی
بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

کبھی تو کام لے روشنائی میرے خامے کی / کوئی تو رنگ لائے روشنائی میرے خامے کی
نئی صنعت دکھائے روشنائی میرے خامے کی / الٹی پھیل جائے روشنائی میرے خامے کی
بڑھا معلوم ہو لفظ احد پر میم احمد کا

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس

تاریخ خمسہ

اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و صحابہ بعدد انہ واحد انگاو ابدا

[illegible] ہجرے

ایضاً

اللہم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی و آلہ و ازواجہ اجمعین

فصلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ خمسہ از مولوی محمد محسن صاحب ابن مولوی حسن بخش صاحب علوی کاکوروی مصنف قصیدہ

رباعی

جز احمد بے میم [illegible] نبوی / جز محمد باسم تو دگر نبوئے
از قطرہ [illegible] خوش زدانہ مرینہ / [illegible] باد و رود

امابعد صدف گوش از گہر لعل ریز، و دامان نگہ از گلچین مالامال، کہ سواد گیسوے عبارت را در پردہ ابر سیہ پوشیدن ست۔ و صفاے عارض معنی را آئینۂ صبح بہار گردیدن لاکی الفاظ آبدار را طلسم محیط در گرہ بستن ست۔ و از بار مضامین پر بہار را رونق بازار ارم شکستن۔ شاہد بندش نازک را بالاے سرو اید صف در گلو۔ و حسن ترکیب شگفتہ را زیور گل رنگ و بو۔ نقاش صورت آئینہ زار تجلیات اعجاز نماے بیضای منشی امیر احمد ابن مولوی کرم محمد مینائی ست کہ چرخ مینا کار در خمکدۂ فکر بلندش شیشۂ نخبہ بر طاق نسیان میگذارد۔ و فلک نیلگون در چمنستان طبیعت عالیش حکم سبزۂ بیگانہ دارد۔ خیالش را در شیشہ خانۂ نازک آدائی نیرنگ بال پر بیست۔ و خامہ اش را در بزم افسون طرازی خرام جادوگری سر پنجہ زور دستش در شکار کبک دری شاہباز و تیغ ہندی زبانش در معرکۂ اردو جنگ سطراز۔ مشکل پسندی دقت تلاش دلبر سخن را تہمت دہن۔ و معاشگافی بہار تصور غنچۂ معنی را منشور شگفتن ترجیح بند الماسش از تواحد ود مضامین مسلسل۔ و مصرع بیتش از جوش نشۂ معانی پیمانۂ مستزاد در بغل۔ غزال غزل بر جستہ را سواد تحریرش ختن۔ و عقیق آبدار قطعہ رنگینی تقریرش یمن۔ بفیض خلعت تعریفش عروس نا سنجیدہ تقریر محسن قامت موزونی آراست و سبزۂ خوابیدۂ نشست الفاظ نازک ادا [illegible] بر خاست۔ اکنون گرمی آن شرار افسردہ کانون خیال از بنیاد ام نشکدہ مجازک آئینقی ست در ادای آن قطرۂ عرق انفعال را نابرد سے بحر در غبار ساحل ریختن اعراض نشہ صہباے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

کاتش را در میکده ناخص پسندی جوش بدره بال ست و عرش رسید صفا گرو نوازی تاثیر آفتاب بے جمال باغی

اشعار مرا مخمسی گردانید	جوش اثر آتکه تخت آتش در دید
گویا بهر رشته زمین بغم	بر خود بالید و سنبلستان گروید

سنجیده نظمی که خامه‌ای تشبیه اگر از نگین آب گوهر اشکل مستقبلش کشد نیم رخ آید. و کلک بهزاد تخیل اگر از رنگینی گل نقشی بر دارد و بهارش خزان گردد. بلندی مسرعهایش جبین سخن را ابرو جست. و صفای ترکیبش عارض نظم را آب رو. صبح رخسار لفظ از خندیدنش تمکین در شکر خند. و طره کاکل مضمون از گره بندی تضمین مرغوله بند. و دستی سلسله شوخی از شکست گیسوے عبارت جست. و شکستن کله گوشه عبارت به بهانه شوخی درست. نظر باز معنی را از صورت الفاظ محبوبی در بر. و صورت الفاظ را از صفای معنی آئینه در نظر. پنجه خورشید بزوال حسن انگشت نماست صبح شاش ملاق نایه و مه بنجمو بسکه حیرت منسوب در پایه وزنش سنجیدن نشاید طبیعت مشکل پسند نکته نظم پروین سر به آسمان میکشیده گره بر جبین بست. و فکر نازک منهد که بخیال پنجه گل رعنا مشقی بدل سبزه پشت دست بر زمین. ساز مقدس نغمات هند با آهنگ حجاز در طرب است. و رنگینی اردوی معلی جلوه فروز شهنشاه عرب. و داغ گلهاے قبول از خزینه رحمت نثار بر جانه در داغ گلهای در دو از چمنستان مکرمت در اهتزاز

رباعی

این نظم اعجاز مصطفای سخن ست	پیغمبر اوج کبریائے سخن ست
حقا که در مدینه علم است	مداح پیمبر و خدائے سخن ست

بسم الله طبع موزونش چون دیباچه نسخه امجد تاریخ گردید مخمس نقیه را فاتحه طرازنده درود ماثور را خاتمه پرداز گردانید. بهانا تاریخ اولین از مفتاح الف خامه جادو طرازش قفل حیرت کشود و ماده دوم از مصادر اصل علی که چشم قبول استاد ازل طغرائے عنوانش کرد جلوه نمود یا رب دامان قاف قیامت که جزا و اخر و اعمل کند نیخ انفعال را معنی ماهر نقطه این نامه مرکز کاف کرامت و دندانه شین شفاعت مدرج تش. یا نون تاکید مستقبل مغفرت باد

تضمین بطور مناجات از مصنف قصیده

من و پر غفلتے و بیخودی
دشمن نفس در کمین بدی
تو مرا زور و حجت و سندی
تو مرا تاب و قوت و مددی
یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

خانه بگذاشتم بر سوائے
نه عصا دارم و نه بینائی
شور فیقم بدشت پیمائے
انت یا سیدی و مولائی
یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

نه ز دنیا تمتعم نه ز دین
دشمن جانم آسمان و زمین
دوستان خشمناک و چین بجبین
دشمنان بهر کشتنم بکمین
یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

خون جگر آرزو بگردن من
خویش بیگانه دوست دشمن من
خانه زندان و راه رهزن من
ماندنم مشکل است رفتن من
یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

منم و رهزن و ره مخطور
دل بیمار و خاطر رنجور
عالم بیکسی و منزل دور
شب دیجور و چشم من بے نور
یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

بسکه بودم حریص فسق و فجور
گشته ناخوش ز من خدائے غفور
هست اکنون شفاعت تو ضرور
آمدم بر در تو از ره دور
یا حبیب الاله خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

کار من ابتر ست ہر نفسے
دل پر از درد و سر پر از ہوسی
بیکسم در جہان و نیست کسی
ہمدمے یا انیس و دردرسے
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

صبح من شام شد ز شامت من
ہست ہر روز من قیامت من
شو شفیع و مکن ملامت من
نیست جز بر درت سلامت من
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

سوے ملک حجازم آہنگ ست
نام ہندوستان مرا ننگ ست
آشنا نست ہزار فرسنگ ست
دیدہ ام کور و پای من لنگ ست
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کفر ظلمت سرشت در طغیان
چار سوے سواد ہندستان
زور ظلم ست و قوت شیطان
خوف جان ست و خطرۂ ایمان
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

تشنۂ خون من جفا کارے
دشمنم ظالم ستمگارے
من و در حال خود گرفتارے
نہ مرا مونسے نہ غمخوارے
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کشتیم تہ نشین چو دیدۂ تر
گشتہ ملاح و ناخدا مضطر
بحر پر موج کشتی پر خطر
سر ز سامان گذشت و آب ز سر
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

رفت تاب از تن و دل از بر من
آب چشم گذشت از سر من

راہ گم کرد خضر رہبر من
نہ کسے یار من نہ یاور من
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

زخم از دل گذشت و دل ز قرار
خار از پاے و پایم از رفتار
رفت ہوش از سر و سر از دستار
کار از دست و دست من از کار
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کشتیِ من شکست و لنگر او
غرق شد ناخدای رہبر او
بحر و ہر لحظہ جوش دیگر او
من بہ دست و پا شناور او
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

کاروان رفت و من پریشانم
دیدہ بر نقش پاے یارانم
ذرۂ دشت و گرد بیدانم
راہ گم کردہ در بیابانم
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

ظلمت دہر چون صف مژگان
نور چون چشم سرگین بمیان
لشکر الملک کفر را بزبان
این مناجات بر لب ایمان
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

روح ہم از تن جدا و تن ناتوان
سینہ پر یاس و یاس بے پایان
جان من بر لب ست و لب بفغان
دل پر از درد و درد بے درمان
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزے سواک مستندی

ناکسان بے سبب مراد شمن
ہمہ خود آشنا خدا دشمن
دوستان سنگدل و فاد شمن
جملہ محسن کش آشنا دشمن
یا حبیب الالٰہ خذ بیدی
مالعجزی سواک مستندی

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

رباعیات نعتیہ از مصنف قصیدہ و تضمین

مولا مرے عقدہ ہاے مشکل وا کر
بد ہون یا نیک تیری امت مین ہون
ہر غنچے کو باغ قطرے کو دریا کر
محشر برپا ہے تو نے مجھے برپا کر

ایضاً
یارب آہ رسا مدینے پہونچے
چہرے کا جو رنگ ناتوانی سے اوڑے
ہر نالۂ دل مرا مدینے پہونچے
گرتا پڑتا ہوا مدینے پہونچے

ایضاً
نگذار خیال مشکلی در سر من
دارم گرہی و مشکل انیست کہ نیست
بکشا بہ بند گرہ زبال و پر من
جز نقد گرہ در گرہ و گوہر من

ایضاً
اک شان خدا ہے سید عالیجاہ
جس دل پہ کھلی حقیقت اسکی محسن
مالک قدم و حدوث کا شاہنشاہ
بیساختہ بول اوٹھا کہ اللہ اللہ

ایضاً
سرسبز کن اے سید ابرار مرا
چون دانہ ہزار بار بر روے زمین
وہ رونق نخل گل بگلزار مرا
گر چرخ بیفگند تو بردار مرا

ایضاً
یارب بطفیل حسن آن شاہ زمن
گر میسوزی چو شمع رخسار بسوز
میگردان ہر زبان من سود من
در پیشانی چو زلف مشکین بشکن

ایضاً
عقدے مشکل کے میرے مولا وا کر
درماندہ ہون خستہ حال ہون بیکس ہون
ثابت قدم منزل استغنا کر
سر پہ مرے ہاتھ رکھ کے مجھے برپا کر

ایضاً
زان پیش بیا کہ من بخاک آمیزم
در صفحۂ دیدہ و دل اے محبوب
جان چون گہر سخن بپایت ریزم
بنشین چون نام و چون نگین برخیزم

ایضاً
رنگین تری بزم اے شہ خوش خو ہو
تشبیہ کا پاتا ہون مرقع سنسان
باقی تو اداسی ہی عیان ہر سو ہے
تنزیہ کو دیکھا تو مقام ہو ہے

قاعدۂ سروان پیدا شدن لفظ احمد از احد و احد از احمد ونیز از ہر لفظیکہ فرض کردہ شود بلا تبدیل وتغییر قاعدہ ایجاد بندہ **محمد محسن** عفی عنہ برادر خرد مصنف قصیدہ

ای خلوتیان پردہ راز
رنگین چمن جہان ومافیہ
در عالم وحدت آشنائی
خاصان خدا خدا نباشند
پیدا شدہ از نوای ہین نی
پس ہر لفظی کہ خواہی ہمچنان
بنیاد عمل بود از اینجا
وز بہر حصول احمد آنرا

گوشی کہ صدا چہ سید ہمراز
رنگے بود از بہار تنزیہ
تاج سر بندگی خدائی
لیکن ز خدا جدا نباشند
احمد مثل احد ز ہر شی
اعداد شکن چہار چندان
یعنی بہمین طریق باقی را
تک دہ با احد و احد بفزا

اعراض جواہر آنچہ بودست
ہر قطرہ و بساط بحر بردست
آری ز دل حقیقت آگاہ
اینک سر باقی از سر فشم
پیش نظرت ظہور گیرد
یکسر کن ہمہ شیء بحارش
درسہ بزن و در زیادہ کن ہشت
بر فکر تو حسن آفرین باد

آئینہ وحدت وجود ست
ہر ذرہ بہار مہر در جوش
خوش گفت ہر آنکہ گفت واللہ
درگوش رسید و بر دو شم
احمد ز احد احد ز احمد
کن طرح ہشت
حاصل شود ت احد بلا شک
احسنت زہی آفرین باد

مثالہ

احمد ←	عددہ ۵۳	ضرب در ۴	حاصل ۲۱۲
بعد کمی یک باقی ۲۱۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۸۴۴	تقسیم بر ہشت
باقی ۴	ضرب در ۳	حاصل ۱۲	یک زیادہ
حاصل ۱۳	کہ اعداد احد اند		

مثال ثانی

احد	عددہ ۱۳	ضرب در ۴	حاصل ۵۲
بعد کمی یک باقی ۵۱	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۲۰۴	تقسیم بر ہشت
باقی ۴	ضرب در ۱۳	حاصل ۵۲	یک زیادہ
حاصل ۵۳	کہ اعداد احمد ہستند		

مثال ثالث

ہادی	عددہ ۲۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعد کمی یک باقی ۷۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۳۱۶	تقسیم بر ہشت

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

باقی ۴ حاصل ۵۲	ضرب در ۱۳ کہ اعداد احمد ہستند	حاصل ۵۲	بزیادت یک

برائے استحصال احد

ہادی	عددہ ۲۰	ضرب در ۴	حاصل ۸۰
بعدی یک باقی ۷۹	ضرب ثانی در ۴	حاصل ۳۱۶	تقسیم بر ہشت
باقی ۴	ضرب در ۳	حاصل ۱۲	بزیادت یک
حاصل ۱۳	کہ اعداد احد اند		

رباعیات

معراج کو جسوقت سے چلے خیر بشر
جلد آئے نور دیدۂ عالم قدس
آیا وہ پیام ذو الجلال اکبر
اک چشم زدن مین ساتون پردے طے کر

ایضاً

سے حُبّ نبی کی میرے سینے مین رہے
جب بند ہو آواز مرا دم ٹوٹے
اونکا ہی خیال مرنے جینے مین رہے
آہنگ حجاز ہو مدینے مین رہے

ایضاً

ایمان کا غروب ہونے پر ماہ آیا
جلدی ہوئی ایسی کچھ اس عالم تک
تب دہر مین وہ سید ذیجاہ آیا
سایہ بھی حضور کے نہ ہمراہ آیا

ایضاً

رہجاؤ گے ہاتھ زندگی سے دھوکر
محسن کیا پوچھتے ہو چھوڑو گھر بار
پچھتاؤ گے پھر اقربا ہمارے روکر
جنت کو چلے چلو مدینے ہوکر

ایضاً

گر نکتہ نوازی کا تری دھیان آئے
مدا ح کے یارب عدد احمد ہون
بخشش کا معا نظر آسان آئے
جب روز حساب تحت میزان آئے

لغز باسم احمد

ابروی محسن معانی لفظیست چون عکسش را گویند در حق ستائش لازم آید اگر گویند کن درود خواندن مناسب در لغت مجمہ رباعیست گو بعض بعکس آن سہ حرفی دانند و در کلام معجزست گو بخی فعلش خوانند چارش را باسیوش تبیے کہ اولش را با دوم وے وشفت دوم را با ثالث بیان کردم وے را با چارم آن اولش سوم آزمادست و دوم ہشتم آن چنانچہ سوم از خرات چارم و چارم دوم آن اولش نصف تعم سے مصنف وی یو ش کہ چارم ست و چارم ربع وی محاسب حساب عبارت باز گنند اول تا نفش بر قطاہر شود سیاہی کہ تماش رعایای سرزمند دستہ باشد ثالث و ربعش ہمچنان برنگشت گردد اگر گیا از چار حرفش انگشی یک ماند و اگر دو انگشی رود وا رشتہ انگشی ہمچنان سہ صورت نماید و اگر چہار انگشی ہم با چار سلوی ماند گشتی اول صحت گرفت چنانچہ بعض لسان از آخر قرآن ستایش در دہن جا دارد چنانچہ ہم آن در آسمان احمدی سر خیلش اخت عربی در وجد لبر کند دیگری خیال صورتش کرد نغمی از عجاز آمد حکایت مختصر آن یوسف لقا چون در لری سفینۂ دم ناخدا کمال صورتش آنکہ نہ بند دنقصانش آنکہ صاد بی نقط

معمّا باسم محمد

صبح آمد و شب تمام گردید	الحمد و داع خویش خواندم

معمّا باسم نبی

دے کثرت یاران ترا ما دیدیم گو رہے ورق نشد ز مردم خالی	افزود اسمائے عاشقان را دیدیم از پشت ورق شمار اسما دیدیم

[illegible]

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

[illegible]

مدیح خیر المرسلین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
برق کے کاندھے پہ لاتی ہی صبا گنگا جل

گھر مین اشنان کرین سرو قدان گوکل
جا کے جمنا پہ نہانا بھی ہی اک طول امل

خبر اوڑتی ہوئی آئی ہی مہابن مین ابھی
کہ چلے آتے ہین تیرتھ کو ہوا پر بادل

کالے کوسون نظر آتی ہین گھٹائین کالی
ہند کیا ساری خدائی مین بتون کا ہی عمل

جانب قبلہ ہوئی ہے یورش ابر سیاہ
کہین پھر کعبے مین قبضہ نکرین لات و ہبل

دھرم کا ترسا بچہ ہی برق لیے جل مین آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہی لیے آگ مین جل

ابر پنجاب تلاطم مین ہی اعلی ناظم
برق بنگالۂ ظلمت مین گورنر جنرل

نہ کھلا آٹھ پہر مین کبھی دو چار گھڑی
پندرہ روز ہوے پانی کو منگل منگل

دیکھیے ہوگا سری کرشن کا کیونکر درشن
سینۂ تنگ مین دل گوپیون کا ہی بیکل

[illegible]

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

راکھیاں لیکے سلونوں کی برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل

اب کی میلا تھا ہنڈولے کا بھی گرداب بلا
نہ بچا کوئی محافہ نہ کوئی رتھ نہ بہل

ڈوبنے جاتے ہیں گنگا میں بنارس والے
نوجوانوں کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل

تہ و بالا کیے دیتے ہیں ہوا کے جھونکے
بیڑے بھادوں کے نکلتے ہیں بھری گنگا جل

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہِ نو کی کشتی
بحر اخضر میں تلاطم سے پڑی ہے ہلچل

قمریاں کہتی ہیں طوبیٰ سے مزاج عالی
لالہ باغ سے ہندوئے فلک خیمہ گسل

شب دیجور اندھیرے میں ہے بادل کے نہاں
لیلیٰ محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

شاہد کفر ہے مکھڑے سے اٹھائے گھونگھٹ
چشم کافر میں لگائے ہوئے کافر کاجل

جوگیا بھیس کیے چرخ لگائے ہے بھبوت
یا کہ بیراگی ہے پربت پہ بچھائے کمل

شب کو مہتاب نظر آئے نہ دن کو خورشید
ہے یہ اندھیر مچائے ہوئے تاثیر زحل

وہ دھواں دھار گھٹا ہے کہ نظر آئے نہ شمع
گرچہ پروانہ بھی ڈھونڈھے اسے لیکر مشعل

نور کے چیلے ہوئے پردۂ ظلمت میں نہاں
چشم خورشید جہاں بیں میں ہے آثار سبل

آتش گل کا دھواں بام فلک تک پہونچا
جم گیا منزل خورشید کی چھت میں کاجل

ابر بھی چل نہیں سکتا وہ اندھیرا گھپ ہے
برق سے رعد یہ کہتا ہے کہ لانا مشعل

جس طرف سے گئی بجلی پھر ادھر آ نکلی
قلعۂ چرخ میں ہے بھول بھلیاں بادل

فیض ترطیب ہوا نے یہ دکھائی تاثیر
زہر کاکل سے ہے اخگر تو کھرل ہے منقل

آب آئینہ تموج سے بہا جاتا ہے
کھینچے تصویر کوئی گر نہ کہیں کھینچ سنبھل

آج یہ نشو و نما کا ہے ستارہ چمکا
شاخ میں کاہکشاں کی نکل آئی کونپل

دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار
دیدۂ نرگس شہلا کو نہ سمجھو احول

خضر فرماتے ہیں سنبل سے تری عمر دراز
پھول سے کہتے ہیں پھلتا رہے گلزار امل

عطر افشاں ہے جو شبنم گل نسرین و سمن
نخل داؤدی موی سے ٹپکا ہی عسل

لہر میں لیتا ہے جو بجلی کے مقابل سبزہ
چرخ پہ بادلا پھیلا ہے زمیں پر مخمل

جگنو پھرتے ہیں جو گلبن میں تو آتی ہے نظر
مصحف گل کے حواشی پہ طلائی جدول

ہمزباں وصف چمن میں ہیں جو سب اہل چمن
طوطیوں کی ہے جو تضمین تو بلبل کی غزل

تخت طاؤسی گلشن پہ ہے سایہ کیے ابر
چتر کھولے ہوئے فرق شہ گل پر سنبل

جس طرف دیکھیے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں
لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل

آہ قمری میں مزہ اور مزے میں تاثیر
ثمر میں دیکھیے پھول آنے لگے پھولوں میں پھل

شاخ پر پھول میں جنبش ہے نئے ہیں پر سنبل
سجے اکھاڑے ہیں گلشن میں سوار اور پیدل

پھول ٹوٹے ہوئے بچھتے روشوں پر ہیں نسیم
یا سڑک پر ہیں ٹہلتے ہوئے گلگوں کوتل

شجری ہیں پر مغاں کے نکل آئیں شاخیں
حرمت دختر رز میں نظر آتا ہے خلل

ساتھ ساتھ آتے ہیں نالوں کے جگر کے ٹکڑے
شجر آہ رسا میں نکل آئی کونپل

سبزۂ خط سے ہوا ہو گئی سرخی لب
چمن حسن سے لال اڑ گئے بنکر ہریل

صاف آمادۂ پرواز ہے شاماں کی طرح
پر لگائے ہوئے مژگان صنم سے کاجل

خندہائے گل قالیں سے ہوا شور نشور
کیا عجب ہے جو پریشان ہو خواب مخمل

طرفہ گردش میں گرفتار عجب چکر میں ہے
شہرہ ہے نیند مری دیدۂ بیدار کھرل

شاخ شمشاد پہ قمری سے کہو چھیڑ کے ملار
نونہالان گلستاں کو سنائے یہ غزل

غزل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
تیرتا ہے کبھی گنگا کبھی جمنا بادل

سمت کاشی سے گیا جانب متھرا بادل
برج میں آج سر گلشن ہے کالا بادل

خوب چھایا ہے سر گوکل و متھرا بادل
رنگ میں آج کنہیا کے ہے ڈوبا بادل

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

شاہد گل کا لیے ساتھ ہے ڈولا بادل
برق کہتی ہے مبارک تجھے سہرا بادل

سطح افلاک نظر آتی ہے گنگا جمنی
روپ بجلی کا سنہرا ہے روپہلا بادل

چرخ پر بجلی کی چل پھیری نظر آتا ہے
سبزہ چمکائے ہلاتا ہوا ابر چھایا بادل

جبتلک برج مین جمنا ہے یہ کھلتا نہین
ہے قسم کھائے اوٹھائے ہوے گنگا بادل

بجلی دو چار قدم چلکے پلٹ جاے نہ کیون
وہ اندھیرا ہے کہ پھرتا ہے بھٹکتا بادل

چشمۂ مہر ہے عکس رخ گل سے دریا
پرتو برق سے ہے سونیکا بجرا بادل

میری آنکھون مین سماتا نہین یہ جوش و خروش
کسی بیدرد کو دکھلائے کرشما بادل

دل بیتاب کی ادنیٰ سی چمک ہے بجلی
چشم پرآب کا ہے ایک کرشما بادل

تپش دل کا اوڑایا ہوا نقشہ بجلی
چشم پرآب کا دھویا ہوا خاکا بادل

اپنی کم ظرفیون سے لاکھ فلک پر چڑھ جاے
میری آنکھونکا ہے اوترا ہوا صدقا بادل

کچھ ہنسی کھیل نہین جوشش گریہ کا ضبط
یہ مرا دل ہے یہ میرا ہے کلیجا بادل

جام عمر فلک پیر ہوا ہے لبریز
لیے آتا ہے جنازہ دیے کاندھا بادل

راجہ اندر ہے پریخانۂ مے کا بانی
نغمۂ مے کا سری کشن کنھیا بادل

جوش پر رحمت باری ہے چڑھاؤ خم ہے
چشمک برق سے کرتا ہے اشارا بادل

دیکھتا گر کہین محسن کی فغان و زاری
نہ گرجتا کبھی ایسا نہ برستا بادل

مطلع

پھر چلا خامہ قصیدے کی طرف بعد غزل
کہ ہے چکر مین سخنگو کا دماغ مختل

باغ مین ابر سیہ مست چڑھا کر آیا
جام خورشید مع میکدۂ برج حمل

چشم میکش مین گلابی ہے کہ پھولا ہے گلاب
پھول گیوڑے کا کھلا ہے کہ کھلی ہے بوتل

جام بے بادہ ہو کہتے ہین کہ رندونکو نہ چھیڑ
دستۂ جام سے کہتے ہین کلیجونکو نہ مل

گو ہر دل کو بڑی سنگدلی سے پیسا
کشتی مے کو بنایا مرے ساقی زحل

کیسی افسردگی کیا بات ہے مرجھانے کی
غنچہ کہتا ہے لجالو سے کہ گلشن سے نکل

سیر ہین دشت کی مشغوف ہین جو پاؤن ہین لنگ
شغل مین چاک گریبان کے ہے جو ہاتھ ہین شل

مصر والون کو یہ ڈر ہے کہ زلیخا کے لیے
سر بازار نہ بکنے لگے سودے کا خلل

ہو گل رنگ ہی کیا شمع شب تار کا پھول
چلتے چلتے جو قلم ہاتھ سے جاتا ہے نکل

کیا جنون خیز ہے لکھنے مین سر بید قلم
کہ سیاہی سے ہے ہر حرف کو سودے کا خلل

ہے سخنگو کو نہ انشا کی نہ املا کی خبر
ہو گئی نظم کی انشا و خبر سب مہمل

دل مین کچھ اور ہے پر منہ سے نکلتا ہے کچھ اور
لفظ بے معنی ہین اور معنی ہین بے ڈھنگے اٹکل

کتنا بے قید ہوا کسقدر آوارہ پھرا
کوئی مسند نہ بچا اوس سے نہ کوئی استل

کبھی گنگا پہ بھٹکتا ہے کبھی جمنا پہ
گھاگرا پر کبھی گذرا کبھی سوے چنبل

چھینٹے دینے سے نہ محفوظ رہے قلزم و نیل
نہ بچا خاک اوڑانے سے کوئی دشت و جبل

ہان یہ سچ ہے کہ طبیعت نے اوڑایا جو غبار
ہوئی آئینۂ مضمون کی دوچندان صیقل

سوے معنی ہے بہکنے مین بھی اعلیٰ کی طرف
تاکتا ہے تو ثریا کی سنہری بوتل

اک ذرا دیکھیے کیفیت معراج سخن
ہاتھ مین جام زحل شیشۂ مہ زیر بغل

گرتے پڑتے ہوے مستانہ کہان کہان پاؤن
کہ تصور بھی وہان جا نکلے سر کے بل

یعنی اوس عرش کے میدان مین پہونچا کہ جہان
خرمن برق تجلی کا لقب ہے بادل

تار باران مسلسل ہے ملائک کا ورود
ہے تسبیح خداوند جہان عز و جل

کہین طوبیٰ کہین کوثر کہین فردوس برین
کہین بہتی ہوئی نہر لبن و نہر عسل

کہین جبریل حکومت پہ کہین اسرافیل
کہین رضوانکا کہین ساقی کوثر کا عمل

کنز مخفی کے کسی سمت نہان در خانے
اک طرف منظر قدرت کے عیان شیش محل

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

عاشق جلوہ طلبگار کہیں چشمِ قبول
نازِ معشوق کی چرچے ہیں کہیں حسنِ عمل

گلِ بیرنگیِ مطلق سے لٹکتے گلگز ادھر
بے نیازی کے ریاحین سے جھکتے جنگل

باغِ تنزیہ میں سرسبز نہالِ تشبیہ
انبیا جسکی ہیں شاخیں عرفا ہیں کوپل

گلِ خوشرنگ رسولِ مدنی عربی
زیبِ دامانِ ابد طرۂ دستارِ ازل

نہ کوئی اوسکا مشابہ ہے نہ ہمسر نہ نظیر
نہ کوئی اسکا مماثل نہ مقابل نہ بدل

اوجِ رفعت کا قمر نخلِ دو عالم کا ثمر
بحرِ وحدت کا گہر چشمۂ کثرت کا کنول

مہرِ توحید کی ضو اوجِ شرف کا مہِ نو
شمعِ ایجاد کی لو بزمِ رسالت کا کنول

مرجعِ روحِ امین زیبِ دہِ عرشِ برین
حامیِ دینِ متین ناسخِ ادیان و ملل

ہفت اقلیمِ ولایت میں شہِ عالیجاہ
چار اطرافِ ہدایت میں نبیِ مرسل

جی میں آتا ہے لکھوں مطلعِ برجستہ اگر
وجد میں آکے قلم ہاتھ سے جائے نہ اچھل

مطلع

منتخب نسخۂ وحدت کا یہ تھا روزِ ازل
کہ ہوا احمدؐ کا ہے ثانی نہ احد کا اول

دورِ خورشید کی بھی حشر میں ہوجائیگی صبح
تا ابد دورِ محمدؐ کا ہے روزِ اول

شبِ اسریٰ میں تجلی سے رخِ انور کی
پڑ گئی گردنِ رفرف میں سنہری ہیکل

سجدۂ شکر میں ہی ناصیۂ عرشِ برین
خاک سے پائے مقدس کے لگا کر صندل

افضلیت پہ تری مشتمل آثار و کتب
اولیت پہ تری متفق ادیان و ملل

لطف سے تیرے ہوئی شوکتِ ایمان محکم
قہر سے سلطنتِ کفر ہوئی مستاصل

بعثتِ جاہ میں اعلیٰ ہے میں معنیِ اولیٰ
مصرفِ جود میں اکثر کا مرادف ہے اقل

شانہ حضرت کا ہی تشدید و دو لام و الجمل
صاد مازاغ ہے بصر بے سرمۂ چشم کحل

جس طرف ہاتھ بڑھیں کفر کے ہٹ جائیں قدم
جس جگہ پاؤں رکھو سجدہ کریں لات و ہبل

تیری تشبیہ کا ہی آئینہ خانۂ تنزیہ
شانِ بیرنگیِ مطلق ہے تجھے رنگِ محل

ہے حقیقت کو مجاز آپکا حیرت کا مقام
بے نیازی کو نیاز آپکا نازش کا محل

ہو سکا ہے کہیں محبوبِ خدا غیرِ خدا
اک ذرا دیکھ سمجھکر مری چشمِ احول

رفع ہونیکا تھا وحدت و کثرت کا خلاف
میمِ احمدؐ نے کیا آکے یہ قضیہ فیصل

نظر آئے مجھے احمدؐ میں اگر وال دوئی
روزِ محشر ہوں اٹھی مری آنکھیں احول

پھر اوسی طرز کی مشتاق ہے مواجی طبع
کہو اس بحر میں اک قافیہ چھا بادل

غزل

کیا جھکا کعبے کی جانب کو ہے قبلہ بادل
سجدہ کرتا ہے سوئے یثرب و بطحا بادل

چھوڑ کر مسکدۂ ہند و صنم خانۂ برج
آج کعبے میں بچھائے ہے مصلّا بادل

سبزۂ چرخ کو اندھیاری لگا کر لایا
شہسوارِ عربی کے لیے کالا بادل

بحرِ امکان میں رسولِ عربی دُرِّ یتیم
رحمتِ خاص خداوند تعالیٰ بادل

قبلۂ اہلِ نظر کعبۂ ابروے حضور
مجھے سرِ قبلے کو گھیرے ہوے کالا بادل

رشک سے شعلۂ رخسار کے روتی ہے برق
برق کے منھ پہ ہی رکھے ہے سہرا بادل

دور پہونچی لبِ جانبخش نبیؐ کی شہرت
سُن ذرا کہتے ہیں کیا حضرتِ عیسیٰؑ بادل

چشمِ انصاف سے دیکھا آپکے دندانِ شریف
دُرِ یکتا ہے ترا گرچہ یگانا بادل

تھا بندھا تار فرشتوں کا درِ اقدس پر
شبِ معراج میں تھا عرشِ معلی بادل

آمد و رفت میں تھا ہمقدمِ برق براق
مرغزارِ چمنِ عالمِ بالا بادل

ہفت اقلیم میں اس دین کا بجایا ڈنکا
تھا تری عام رسالت کا گرجتا بادل

دینِ اسلام تری تیغ دو دم سے چمکا
یا وہ تھا قبلے سے دریا ہوا کاندھا بادل

آستانے کا ترے دہر میں وہ مرتبہ ہے
کہ جو نکلا تو جھکائے ہوئے کاندھا بادل

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

تو وہ فیاض ہے در پر ترے سائل کی طرح | فلک پیر کو لا یاد دے کاندھا بادل
تیغ میدان شجاعت میں چمکتی بجلی | ہاتھ گلزار سخاوت میں برستا بادل
محسن اب بھیجے گلزار مناجات کی سیر | کہ اجابت کا چلا آتا ہے گھرتا بادل

مطلع

سب سے اعلیٰ تری سرکار ہے سب سے افضل | میرے ایمان مفصل کا یہی ہے مجمل
ہے تمنا کہ رہے نعت سے تیری خالی | نہ مرا شعر نہ قطعہ نہ قصیدہ نہ غزل
دین و دنیا میں کسی کا نہ سہارا ہو مجھے | صرف تیرا ہو بھروسا تری قوت ترا بل
ہو امرار شہ امید وہ نخل سرسبز | جسکی ہر شاخ میں ہو پھول ہر اک پھول میں پھل
آرزو ہے کہ ترا دھیان رہے تا دم مرگ | شکل تیری نظر آئے مجھے جب آئے اجل
نام احمد بزبان ستہ بالمیم بصدر | لب پہ ہو صلّ علیٰ دل میں مرے عزّ و جل
سرخ رو میری کہیں پیار سے یوں عزرائیل | کہ مری جان مدینہ کو چلی ہے تو چل
دم مردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری | فکر فردا کی نہ کر دیکھ نپٹ جائیگا کل
یاد آئینہ رخسار سے حیرت ہو مجھے | گوشۂ قبر نظر آئے مجھے شیش محل
میزبان بنکے نکیرین کہیں گھر ہے ترا | نہ اٹھانا کوئی تکلیف نہ ہونا بیکل
رخ انور کا ترے دھیان رہے بعد فنا | میرے ہمراہ چلے راہ عدم میں مشعل
حذف ہوں میرے گناہان ثقیل و خفیف | آئیں میزان میں جب افعال صحیح و معتل
میری شامت سے ہو آراستہ گیسوئے سیاہ | عارض شاہد محشر ہو اگر حسن عمل
صف محشر میں ترے ساتھ ہو تیرا مداح | ہاتھ میں ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل

تمام
کہیں جبریل اشارے سے کہ ہاں بسم اللہ | سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل
شد

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع جناب منشی امیر احمد صاحب متخلص امیر سلمہ اللہ القدیر

نعت میں حضرت محسن نے قصیدہ لکھا | جسکا ہر شعر ہے گلزار جنان کا اک گل
ہاتھ آیا مجھے تاریخ کا مصرع یہ امیر | مدح محبوب رسل شمع سبل ناصر گل

تقریظ دلپذیر از فصیح و بلیغ بے مثل و بے نظیر باب مدینۃ العلم جناب منشی امیر احمد لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب نواب رئیس رامپور زاد اقبالہم مادام الازمنۃ والدہور

مرے محسن نے کیسے مضمون نعت میں لکھوا | کہ ہر مصرع سے جلوہ ہے عیاں حسن طبیعت کا
عجب ہے آب و تاب اشعار تر میں لوگ کہتے ہیں | عروس فکر کے سر پر بندھا سہرا فصاحت کا
عرق ریزی ہے طبع پاک کی یا درفشانی ہے | بھرا ہے گوہر شہوار سے دامن بلاغت کا
ہوئی صبح تجلی سے تجلی طور کی روشن | سراپا ڈھل گیا ہے نور کے سانچے میں حضرت کا
چراغ کعبہ کو قندیل کیجیے عرش اعظم کی | کہ روشن اسمیں ہے مضمون معراج رسالت کا
تعلی کہہ رہی ہے یہ مضامین کے قصیدے میں | کہ زور اللہ نے بخشا قلم کو دست قدرت کا
خبر لی اونچے اونچے شاعروں کی طبع عالی نے | بنایا رنگ بیدل کی طرح سے نام شوکت کا
ہر اک مضمون یہ کہتا ہے شاید حور جنت سے | نہیں ہوں پھول میں ہوں عطر گلہائے نکہت کا
جہاں سے دیکھیے اشعار کو معلوم ہوتا ہے | کہ موجیں مارتا ہے سامنے دریا سلاست کا
اثر یہ نعت محبوب الٰہی نے دکھایا ہے | برستا ہے ہر اک مصرعے پہ گویا ابر رحمت کا
نظر آتا ہے یاں تشبیہ میں تنزیہ کا عالم | تعالی اللہ کثرت میں ہے پیدا رنگ وحدت کا
جو ہو فردوس کا مشتاق کہدو وہ یہاں آئے | کہ جو قطعہ ہے اسمیں قطعہ ہے گلزار جنت کا
دکھا جو شعر ہاتھ آیا مطلعے میں روضۂ رضوان | شگوفہ خامۂ سید سے حاصل ہے باغ جنت کا
مہک نرم سخن میں پھیل جائے کیوں نہ پھولوں کی | کہ ہے عطر بلاغت سے بھرا کنتر فصاحت کا
ٹپک کر فکر کی شاخون سے جو مضمون آتا ہے | وہ پھل ہے نخل محبوب الٰہی کی محبت کا
لکھی تاریخ امیر اس نعت کی جی جی کی ہیں نے | جو شعر ہے وہ مالک تجاوے وسیلہ ہے شفاعت کا
۱۳۰۱ھ

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

حدیقۂ خاتم النبیین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہی منزلِ اک سو کنا کی قلبِ مضطر مین
یہ مہمانِ عزیز اترا ہی کس اوجڑی ہوئی گھر مین

نہ کوئی پوچھتا ہی اور نہ ذکر اسکا ہی دفتر مین
بڑا دیوانہ ہی محسن کہان آیا ہی محشر مین

نئی الفت کا میٹھا درد ہو تقسیم اعضا مین
کہ بسم اللہ طفلِ اشک کی ہی دیدۂ تر مین

وصال و ہجر مین ہی بیقراری ایک حالت پر
نہین کیا اک گھڑی کا چین بھی بیچ مقدر مین

خدا کے واسطے ای قیس کیون مجھکو ستاتا ہی
نہ کہنا تھا کہ ہی کچھ بھی مروت تیرے دلبر مین

شبِ ہجران آئی آج بھی کیا طی نہین ہوگی
اندھیرا چھا گیا وقتِ نمازِ صبحِ محشر مین

جگر نے چھا دیے دلربا کے غنچۂ دل مین
بہارا بکی برس کھے مجھے زندانِ دیگر مین

پئے شمشیرِ ابرو بسملون نے سر جھکائے ہین
ہماری بندگی کا سجدہ ہے محرابِ دیگر مین

کبھی ہی شکل مضمون تیری ہر آئینۂ دل مین
ہر اک مصرع ترے قد کا ہزارون بحر کی بر مین

اوچٹنا خوابِ غفلت کا ہی آسان پر مشکل ہی
کہ رحمت کا بھروسہ مجھکو چھینٹے دی محشر مین

عوض مین غمزے کے دنیا کرشمے کے عوض عقبیٰ
لگا ہی ٹھیک ہے نرخنامہ یار کے در مین

ہوئی ہین اس غزل کی بحر مین بھرتی کے گوہر
کہ تابِ جلوۂ حسن بیان ہو آبِ دیگر مین

زمینِ شعر ہوا اعلیٰ معانی مین عرشِ اعظم سے
چلے آتے ہین شوقِ مصرعِ نعتِ پیمبر مین

حسد کیون لامکان پیرو ازئی افکارِ محسن کا
کسی دن معرکہ ہوگا عطارد ہین سخنور مین

مطلع
ہوا عالم معنبر صبحِ میلادِ پیمبر مین
بسا ہی نالۂ جانسوزِ بلبل نکہتِ گل تر مین

مطلع
بہار آئی ہے غنچے کھل رہے خلد و کوثر مین
ابر کملی سبز خزان آج آئی ہی بچھونے کی چادر مین

بھری ہی شوکتِ شاہنشہی اللہ اکبر مین
مطلع اذان کی پنج نوبت بج رہی ہی ہفت کشور مین

نبوت کا تجمل مصطفا کی مسند آرائی
فلک کی ہفت اقلیم اور زمین کے ہفت کشور مین

شجاعت کا سلح خانہ نہان ہر چینِ ابرو مین
سخاوت کا خزانہ ہر نگاہِ بندہ پرور مین

بیانِ بدر شمشیرِ ہلالی اسقدر چمکی
کہ اب تک چاندنی پھیلی ہوئی ہی ہفت کشور مین

ہوا ہے اللہ اللہ مطلعِ انوارِ محبوبی
شرف کی پہلی منزل تھی نبی ہاشم کے اختر مین

بھرا علمِ لدنی حق نے سینے کے سفینے مین
کہ لہرین لے رہے ہین بحرِ مواج آپ کے بر مین

عیان فرماکے نورِ علم مالم تکن تعلم
کلامِ پاک کے تارے اتارے قلبِ اطہر مین

عبادت پھولتی پھلتی رہی ذاتِ مقدس سے
ریاضت باغ باغ آکر ہوئی پاکیزہ پیکر مین

طواف اپنا کرے کعبہ یقین ہی اس عبادت سے
کہ خطبہ تھا شہِ کونین کا تقدیرِ منبر مین

نگاہین ہر طلعت کی مقابل خیرہ ہو جاتین
شبِ معراج اگر کاجل نہ ہوتی چشمِ اختر مین

پڑھا ہاتف نے بسم اللہ سبحان الذی اسرا
جب آیا خانۂ زین مجازِ برق پیکر مین

فلک نے آبرو پائی جو چترِ فرقِ عالی کی
درِ شہوار انجم ہو گئے داخل نچھاور مین

باستقبال آیا مرحبا کہے آدم و عیسیٰ
جو پہونچا خدمتِ والا پدرِ عالی پدر مین

یدِ بیضا چراغِ طور سے روشن کیے دستی
کہ سجدے مین جھکا ہوگا اندھیرا ستہ بر مین

دعا یوسف کی او ہر دل عزیز انجم تقرب بانت
رہے پیراہنِ محبوبِ خالق تیرے بر مین

کلمہ ادریس کا مدحت نگارِ خلعتِ قدسی
کہ ساتون پارچے ٹھیک آئی اوسکے جسمِ اطہر مین

لے شکرانے مین اس محبت شکن کے خوانِ نعمت
یہ مہمانی ہوئی باغِ خلیل ابنِ آذر مین

جوانِ ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا
کہ آئی ہفت پشت آسمان پر چکر مین

فلک کو عرش پر تھا نازِ تقدیمِ قدمبوسی
مگر دیکھا تو کعبہ چھپ چکا تھا پہلے منبر مین

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس

www.fb.com/Naat.Research.Centre

کلید باب جنت نذر کی سلطان عالم کی
سنہری پھول کی مہکار رضوان کے گھر میں

نہ کیوں حد ادب پر ختم ہو جبریل کی عرشی
کہ شمع قرب نے تاثیر کی پروانہ کے پر میں

بقدر یک تجلی تھیں آپ پہنچے تو نہ تھا باقی
ہر ایک تیر کا پایہ کمانکش اور کمانگر میں

تعجب کیا معما کھل گیا گر میم احمد کا
کہ ہے نیرنگ بیرنگی ہمیشہ رنگ دیگر میں

خدا کا نام حق ہے مصطفیٰ کا نام بھی حق ہے
نہاں سر حقیقت ہے مجاز ذات اطہر میں

گھر اوسکا کعبہ اور اللہ اوسکے کعبۂ دل میں
خدا ہے اوسکے گھر اور وہ خدا کے پاک گھر میں

پڑھوں اک قطعہ پر نور جسکا مطلع روشن
لکھیں لوح بیاض آفتاب صبح محشر میں

مطلع
اوٹھیں گی اونگلیاں کلموں کی تیری سمت محشر میں
جو پوچھیں گے کہ کسکا دخل آج اللہ کے گھر میں

ترا اسم گرامی زیر بسم اللہ عنوان میں
ازل کے ہر صحیفے میں ابد کے ہر رجسٹر میں

ترے انوار کا پرتو مہ کنعان کے نقشہ میں
تن بے سایہ کی تصویر عکسی مہر خاور میں

حسب میں ہے نسب میں ہے شرافت اور کرامت میں
نہ تیرا مثل مظہر میں نہ تیرا مثل منظر میں

دل بیدار کا مانند ظاہر میں ہے باطن میں
ضمیر پاک کا ثانی نہ منظر میں نہ مضمر میں

ترے ہی نور سے نکلے زمین و آسمان بیشک
نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں

دم شمشیر دینی تیرے اصحاب کرم میں
کمال آل ابراہیم تیری آل اطہر میں

ترے اقبال سے شان سلیمانی و داودی
ہوئی یکجا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ میں

وقار ہیبت ہارون ہے عباسؓ و حمزہؓ میں
جلال تیغ ہے شمشیر سلمانؓ ابوذرؓ میں

رہی نسبت تری حسن یوسفی و صبر ایوبی
گل اندامان جنت سبط اصغر سبط اکبر میں

رہ جنت ملی ہو آ کے تیرے آستانے میں
شمیم خلد کوچہ کی نسیم روح پرور میں

تو وہ کوکب ہے جسکا لامکاں تک نور پھیلا ہے
نہیں ہے اس شرف کا کوئی تارا آسمان اختر میں

نہیں ہے اور نہ ہوگی اوسکو طالع میں قسمت میں
جو تیری منزلت جو قدر ہے سرکار داور میں

وہ دن جلد آئے یارب جب ہوں پیش اعمال امت کے
قریب عرش کرسی ہو تری دربار برتر میں

گنہگاران امت کی صفائی کی شہادت کو
تری چشم عنایت مہر ہو ہر ایک محضر میں

کبائر پہلے پوچھے جائیں جب سرکار عالی میں
ندامت سے صغائر منھ چھپالیں اپنا محشر میں

معافی کی ملے جاگیر تجھکو ایسی حالت میں
کہ دیگر عرضیاں بحکم کے داخل ہوں دفتر میں

عجب کیا گر کہیں حضرت نبی امت کی حفاظت کا
مچلکہ لے لیا دوزخ کی کارندوں سے دم بھر میں

کراما کاتبین امید تشریف شفاعت میں
کہیں لکھدیں نہ نام اپنا گنہگاروں کے دفتر میں

غرض ہر جا شفیع رحمۃ للعالمین تو ہے
زمین میں آسمان میں ہے جنت الماویٰ میں ہے محشر میں

نہیں ممکن کبھی ہو سکے مداح سو میں دس لکھنا
جو کلک دو زبان ہووے زبان دست سخنور میں

وہ تیری مدح بس ہے جو لکھی خامۂ قدرت نے
نبوت کے صحائف میں خداوندی کے دفتر میں

سخن یارب بسحر دل کی تڑپ کے ساتھ حاضر ہو
سند لینے کو سرکار قبول خاص داور میں

رہے پہنے ہوئے قرآن کا جامہ سخن میرا
کوئی حرف غلط آئے نہ سہوا میرے دفتر میں

لکھے کلک قضا سے کاتب اعمال نقل اسکی
مرے انفاس کا ڈورا لگا کر اپنے مسطر میں

یہ نعت تازہ سنکر عندلیب شاخ طوبیٰ تک
کہے کیا خوب طوطی بولتا ہے باغ فرخ میں

اسی در کی گدائی سے دارا سکندر ہو بہت کو
نہ جاؤں میں کبھی دربار کسریٰ میں نہ قیصر میں

سمایا ہو خیال در بار ہر لحظہ و ہر دم
کہ میری جان آنکھوں سے چلی اللہ کے گھر میں

نکیر و منکر آئیں قبر میں میری یہی کہتے
کہ سو آرام سے یاد خدا حبیب کے بستر میں

لگا دیں خاک پا ممدوح کی مداح کے منھ پہ
تیمم کرکے داخل ہوں نماز صبح محشر میں

سفارش نامہ ہو ہوئی کا ان دست شکستہ میں
پکاریں جب مجھے سرکار عالیجاہ داور میں

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

درودِ غیر محدود آپ کی روحِ معظم پر
تسلسل رشتہ ہو جب تک بدر کی سلک گوہر میں

سلامِ غیر محدود آل و اصحابِ مکرم پر
دوام عیش ہو جب تک بہشت روح پرور میں

غزل

کھلے تھے لب ابھی نالہ و فغان کے لیے
کہ مانگی خیر فرشتوں نے آسمان کے لیے

فلک سے گذری گئی سیر لامکان کے لیے
اب آگے دور کہیں ہو آہِ رسا کہاں کے لیے

کہاں سے لاؤں تجھو مٹی مری یہاں کے لیے
یہاں سے پھر لیے جاتے ہیں اب کہاں کے لیے

کھلے نہ تھے لبِ بلبل ابھی فغان کے لیے
کہ سر جھکانے لگی شاخِ گل خزان کے لیے

صنم کدہ سے اٹھوں نہ اپنی جان کے لیے
کہاں ہے مجھکو اٹھاتے ہو تم کہاں کے لیے

تڑپ تڑپ کے تو پہونچا ہوں کوے دلبر تک
یہاں سے اے تپشِ دل اٹھوں کہاں کے لیے

سوادِ نجد نہ صحرا نے بیستون چھوڑا
ہمارے شوق نے بھٹکے کہاں کہاں کے لیے

شبِ فراق نہ ہو روز انتظار نہ ہو
تو ہم بھی فکر کریں عمرِ جاودان کے لیے

قفس میں بیٹھے یہ سوجھی کہ آتشِ دل سے
لیے چلو کوئی چنگاری آشیان کے لیے

قضا نے کس لیے فرہاد و قیس کو چھیڑا
مجھی کو پہلے بلانا تھا امتحان کے لیے

بگولے نجد کے میدان سے دوڑ کر پہونچے
ترے شہید کے مرقد کو سائبان کے لیے

ہوا میں لکھو وہ نشانِ یار کی تعریف
نہ چھوڑیے کوئی مضموں کہکشان کے لیے

بہار آئی یہ نشو و نما کا عالم ہے
کہ بلبلوں نے سبق گل سے گلستان کے لیے

غزل سرائی رندانہ ہو چکی یارو
کھلینگے لب مرے اب دلربا بیان کے لیے

سخن کی جان جہاں ہو وہ کیوں نہ لیجائے
زبان کو لیے اور پھر مری زبان کے لیے

ازل میں جب ہوئیں تقسیم نعمتیں محسن
کلام نعتیہ رکھا مری زبان کے لیے

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس

مطلع غزل نعت

سخن کو رتبہ ملا ہے مری زبان کے لیے
زبان ملی ہے مجھے نعت کے بیان کے لیے

زمیں بنائی گئی کسکے آستان کے لیے
کہ لامکان بھی اٹھا سرو قد مکان کے لیے

بنایا تجھکو خدا نے ہر اک جہان کے لیے
جہان جہان تھی ہر قدم وہاں وہاں کے لیے

جو رتبہ دہر میں ہے تیرے آستان کے لیے
نہ آسمان نہ اوسکے فرشتگان کے لیے

ترے نظارے کے باعث زمیں کی رونق
ملا زمیں کو رتبہ ترے زمان کے لیے

ازل میں چن لیے خالق نے رنگ رنگ درود
بجائے لعل و گہر تیرے ارمغان کے لیے

کمال پنا دیا تیرے بدرِ عارض کو
کلام اپنا اتارا تری زبان کے لیے

اٹھائے آپ کی شاہنشہی کا بارِ شکوہ
یہ ظرف آئی زمان کو لیے مکان کے لیے

تو مصرِ منزلِ مقصد کا سعدِ اکبر ہے
جو مشتری مہِ کنعان تھا کاروان کے لیے

نکالی ڈوبی ہوئی بیڑی دین کی اور نوح
تھے ناخدا مگر اک کشتیِ روان کے لیے

لکھا قلم نے یہ پڑھکر درود کرسی پر
بچھی ہے یہ کسی خواندہ میہمان کے لیے

بنی ہے نار ترے دشمنوں کے جلنے کو
بہشت آپ ہی کے عیشِ جاودان کے لیے

چمک گئی تری یادوں سے منزلِ توحید
یہ چار ارکے بنائے ہیں لامکان کے لیے

احد کے پہلو میں کیا کہہ رہا ہے نقطۂ میم
بلاؤ قدسیوں کو حلِ چیستان کے لیے

دکھائی خامۂ تنزیہ حق نے تیری شبیہ
جو بے نشانی کو خواہش ہوئی نشان کے لیے

قطعہ

تھی خوش نصیبی عرشِ بریں شبِ معراج
کہ اپنے سر پہ قدم شاہِ مرسلان کے لیے

ہزار رشک کرے لیکن ایسی وقعت کی
تھی سرنوشت کہاں فرقِ فرقدان کے لیے

نہ دی کبھی ترے عارض کی مہر تشبیہ
رہا یہ داغ قیامت تک آسمان کے لیے

www.fb.com/Naat.Research.Centre

کمال حسن دکھاتا ہے ماہ تو کہدو
سوائے آئینۂ جلوۂ شہ لولاک
نہ تھا بجز قدِ بالائے سرورِ عالم
نزول نسخۂ پاکیزۂ کلام مجید
ترا عروج بایں منزلت بایں توقیر
عجب نہیں جو کہے تیرے فرش کو کوئی عرش
ترا ظہور ہوا جب قریب بولا کفر
بہار بڑھ گئی حضرت کے جان نثاروں کی
کریگا کیا تری توصیف کلکِ منشیِ چرخ
خدا کے سامنے محسن پڑھونگا نعت نبی

کہ صبح دم مری گھر آئے امتحان کے لیے
نہ تھا محل کوئی تصویرِ کن فکان کے لیے
جو کوئی تیر تھا قوسین کی کمان کے لیے
ترے عروج ترے وعدہ کے بیان کے لیے
نزول رحمتِ خلاق انس و جان کے لیے
کہ لامکان کا شرف ہے ترے مکان کے لیے
حمل میں آیا ہو سورج مری خزان کے لیے
اسی چمن سے قلم لی گئی جنان کے لیے
زبان چاہیے منھ چاہیے بیان کے لیے
بجے ہیں جھاڑ یہ باتیں کہیں لامکان کے لیے

مصرع طرح

جہات کی خدا کی قسم لاجواب کی

حالت نہ پوچھیے مرے شیب و شباب کی
تارِ نفس ہے ڈور جنونِ اضطراب کی
شرم گناہ شکل مٹا دے عذاب کی
بربادی کی امنگ ہمارے شباب کی
ہونے نہ پائی خشک کبھی تردامنی مری
دفتر کھلا جو میرے گناہوں کا صبحدم
ان کو کبھی خیال ہو میرا یہ وہم ہے

دو کروٹیں تھیں عالمِ غفلت کے خواب کی
اللہ خیر ہو دلِ خانہ خراب کی
اے طفلِ اشک دھوئی مری فردِ حساب کی
مٹی خراب ہو دلِ خانہ خراب کی
محشر میں دھوپ ٹلی ظلِ آفتاب کی
دیکھا تو شام ہو گئی روزِ حساب کی
جاگیں مرے نصیب یہ باتیں ہیں خواب کی

ساقی نے یہ کہا مری بالیں پہ وقت نزع
دم توڑنے لگا جو ترا مست چشم ناز
میدان حشر میں ہیں یہ رندان تشنہ کام
دیکھے گئے جو میرے گناہان بے حساب
نازل ہوئی فلک سے بلا میرے واسطے
تیرِ نظر کو تو نے رہینِ مژانِ چشم
حالت تباہ کسکی ہے دورِ حضور میں
دین سے مٹا دیا مجھے دنیا سے کھو دیا
کیوں تم نے ابتدا میں غضب کی لگاوٹیں
ہو بھول کسکے عشق میں از خود فراشی
دھبا لگا کفن کو مرے جسم زار سے
کیا قہر ہے چھوڑ کے گلستان میکدہ
رسوا کیا مرا غمِ دل فاش کر دیا
اے یار تو نے بزم میں غیروں کو سامنے
پھرتا رہا جو ناقۂ لیلیٰ ادھر ادھر
سرخی کٹا کے خونِ شہیدانِ عشق کی
مضمون نعت میں پڑھو محسن کوئی غزل

بحرِ فنا میں ڈوبی ہو کشتی شراب کی
ضو ان کی روح کھینچ کے بھیجی غراب کی
پیرِ مغان سبیل لگا دے شراب کی
بخشش ہے خدا نے مری بے حساب کی
ہر موج کو تلاش تھی میرے حباب کی
کہہ دو گمان ہے دلِ خانہ خراب کی
ایمان کی عقل کی دلِ خانہ خراب کی
ہیں سب خرابیاں دلِ خانہ خراب کی
عادت خراب کی دلِ خانہ خراب کی
یادش بخیر اس دلِ خانہ خراب کی
گاڑا مجھے زمین کی مٹی خراب کی
لائے بہشت میں مری مٹی خراب کی
طوفانِ اشک نے مری مٹی خراب کی
چھینٹے نہیں دیئے مری مٹی خراب کی
وحشتِ جنون میں قیس کی مٹی خراب کی
اے آسمان زمین کی مٹی خراب کی
کیوں فکر میں شعر کی مٹی خراب کی

مطلع غزل نعت

اونچی ہو لامکان سے جو منزل حجاب کی
آمد ہے کس کے منبرِ عالی جناب کی

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

مصحف کا ایک صفحہ جبیں ہے جناب کی
تقریظ حق نے لکھی ہے اپنی کتاب کی

یا ایہا النبی علی وجہک السلام
سرخی کتاب دین مین ہر ایک باب کی

پنکھے پرون کے قدسیون کے زیب دوش تھے
جس شب کو گرم رو تھی سواری جناب کی

جلنے لگی ہوائے شفاعت جو تیز تیز
آتش نہ کیون بجھے مری مٹی خراب کی

تھا تو ہی تو اشاعت توحید کے لیے
تھی فرد ازل سے فرد ترے انتخاب کی

جب انبیا مین حق نے تجھے منتخب کیا
سطرین لوح جہل پڑھین ورق انتخاب کی

ارواح انبیا کو وہ نسبت ہے تیری ساتھ
جو نسبت آفتاب سے ہو ماہتاب کی

وہ آنکھ پھوٹے جسکو دکھائی نہ دے خدا
جب یاد آئی سرور عالیجناب کی

جسمین نہ ہو محبت محبوب حق کا گھر
مٹی خراب اوس دل خانہ خراب کی

پہونچے فلک پہ تیرے قدم کی مٹی ہوے
ذرون کو لے اوڑی ہے ہوا آفتاب کی

بالائے ہفت چرخ ہے محبوب حق کا نور
ہے لامکان مین دھوپ سی آفتاب کی

تاحشر تیری مدح سے ہو میری آبرو
اشراق اسی وضو سے ہو روز حساب کی

مقصود آفرینش و محبوب کبریا
کیا بات ہو جناب رسالتمآب کی

پہلے پڑھا سوال نکیرین سے درود
کیا بات ہے مرے دل حاضر جواب کی

یارب ہو خاتمہ مرا حضرت کے نام پر
بس یہ اخیر فصل ہے میری کتاب کی

محسن کی التجا ہے فنافی الرسول ہو
لے بحر فیض سے خبر اپنے حباب کی

خمسہ از جناب مولوی محمد محسن صاحب رحمۃ اللہ بر غزل حضرت برادر معظم خود مدظلہ العالی

کسی منکر کی نہ انکار روا چلتی ہے
کسی طالب کی نہ تسلیم و رضا چلتی ہے
نئی چالین مرے قاتل کی ادا چلتی ہے
دشمن و دوست پہ شمشیر جفا چلتی ہے

آج کچھ اور ہی مقتل مین ہوا چلتی ہے

چال سیدھی جو زمانہ کی ادا چلتی ہے
کج روی پھر فلک پیر کی کیا چلتی ہے
دیکھیے اب رہ الفت مین وفا چلتی ہے
گل و بلبل کو لیے ساتھ صبا چلتی ہے
کچھ عجب رنگ کی گلشن مین ہوا چلتی ہے

تھے جو خلاق تری عقل و خرد کو کھوئے
باہی رشک سے جیتے ہے تب تک روئے
چین سے بعد فنا بھی نہ لحد مین سوئے
نوک مژگان کے تصور نے یہ کانٹے بوئے
کہ چھری آج میان شہدا چلتی ہے

کیا بری گزری مری عمر گرامی اوقات
کٹ گئی باتون ہی باتون مین جوانی کی رات
یہی دو چار نفس اور ہین باقی ہیہات
جھلملاتی نظر آتی ہے مجھے شمع حیات
صبح پیری ہے عیان باد فنا چلتی ہے

کون کہتا ہے کہ تھوڑی بہت طاقت ہے
غش پہ غش آتے ہین واللہ یہ کیفیت ہے
کیسی امید فقط یاس ہے اور حسرت ہے
لے مسیحا ترے بیمار کی یہ حالت ہے
نہ دوا چلتی ہے اور نہ دعا چلتی ہے

کوئی لایا تو نہین کھینچ کے اے حسن بالجبر
دو گھڑی اور بھی تنہائی پہ کرنا تھا صبر
آئے غسال نہین جسکے لیے آتا ہے ابر
حشر مین آئے عبث چھوڑ کے تہخانۂ قبر
کیا خبر تھی کہ ادھی گرم ہوا چلتی ہے

گرچہ تنہائی سے ہے وحشت خاطر لیکن
ایسی آفت مین نکلنا بھی تو ہے ناممکن
دھوپ ہے تیز [illegible]
کیون نکلتے ہو ابھی کنج لحد سے محسن
حشر کا دن ہے بہت گرم ہوا چلتی ہے

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

انیس آخرت

۱۳۲۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازل ہی عشق حسن بے نشان کی رو زبان کا
سنادی ہو گئی ناگہ کھلا ہی شہر جانان کا
یہ وہ مقتل ہی جسمین اہل دل نخچیر ہیں مُنہ زیر
نمک پروردہ ہیں زخم دل وقت شہادت کا
خداوند ابر ہی اس سرزمین کی ہر قدم وقت

لئے صد فتنہ محشر ہوا مہمان دل و جان کا
مگر جو آئے اک چھاپہ لئے خون رگ جان کا
نکلنا جان ہی کا ہی نکلنا پسواران کا
کہو چھڑکے نہ شور حشر کو کیا نمکدان کا
خزانہ ہر ایک ویرانہ مین گنج شہیدان کا

قطعہ

مشیر خاص شاہ عشق کا ہو مرد بزد دلان
نظامت مین نظام الملک والملت ہو ہیں کی
ہزارون مثل قیس کو کفن مین سر بکف حاضر
دل پر سوز بسل شمع ہی دیوان والا کی
کرامت آپکی لطف و نوازش کی ہی زہر ہی ملی
ہی ہو حق عاشقون کے ہو نہ کیوں آہ و زاری کا
نہین آسان اُٹھانا عشق کی چوٹین دل و جان کی
ہوا دنی کام دل کا ٹکڑے کرنا کاوش غم سے

روان ہو سکے قلب بیقرار و چشم گریان کا
دبیر الدولہ اسکے خالصہ مین فراغ حرمان کا
اجارہ کیا انھین دو کو ملا کو ہو بیابان کا
کنول خوش رنگ ہی بزم ہی خون غمیدان کا
زمرد ہی نگینہ خاتم دست سلیمان کا
نہین نالون سے خالی کوئی گوشہ نیستان کا
کلیجہ ہاتھ بھر کا لائے جو ہو مرد میدان کا
لٹانا چشم پرخون کو خزانہ لعل و مرجان کا

وصال یار جانی مین تصور رنج فرقت کا
ستم محبوب سے پہونچے تو سمجھے مہربانی ہی
خلیل خاص وہ ہی جو بھڑکتی آگ مین گر کر
ذبیح اللہ سے یہ قول تھا مردانہ ہمت کا
اسی دار الشفا مین ہی یہ نسخہ حفظ صحت کا
بحکم کنت کنزاً مدعا تھا آفرینش سے
ملا پہلے شرف سب انبیا کو عشق کامل کا
انھین مین ایک عند اللہ اولیٰ ہم و اعلام
کیا ہر اک نبی کو اہل عرفان اس ہدایت سے
ہے تکمیل مقصد دور آخر کیلئے ٹھہرا
ہوا بالجملہ گو دور ہدایت ایک مدت تک
ضلالت روز افزون دیکھکر رضوان ہو حیران
تلاش شمع سنبہ ہو سچے دیدہ آخر نظر ہو تک
تقاضائے طلب مین یون ہوا رطب اللسان دل سے
کہ یارب بھیج اسکو جو کہ اپنے علم و حکمت سے
بفرمان قبول دعوت الواح زبرجد نے
پکارے چرخ کے جو خزانے سو یون مسیح آخر
غرض ان مژدہ ہای جانفزا کے بعد وقت آیا
رُخ پُر نور جسکا مظہر انوار صبح قدرت کا

ہو اک پہلو مین دلبر دوسرے مین درد ہجران کا
چلے سر پر جو آرہ بار ہو گردن پہ احسان کا
ہر اک انگارہ کو سمجھے کہ خاکہ ہی گلستان کا
جو آئے دوڑ کر زیر چھری ہو شیر اس نیستان کا
کہ صد بار رو ہون لیکن خیال آئی نہ دندان کا
بشان دلربائی بندہ کرنا نوع انسان کا
کہ آنکھ دیدہ دل مین بہرا تھا جو عرفان کا
عزیز حسن و الفت عاشق و محبوب سبحان کا
کہ وہ شرک سے ہو پاک کعبہ دل و جان کا
کہ جسکے نام نامی ہو سکو دین و ایمان کا
قدم مرکز سے ہٹتا ہی ہا کف نادان کا
کہ یہ حالت ہی تو اللہ ہو میرے گلستان کا
کھلا اک تختہ گویا لامکان مین گلستان کا
گل گلزار قدسی سرو خلقت کے خیابان کا
کرے نور یقین سے دیدہ بینا دل و جان کا
بتایا قرب مقدم درۃ التاج رسولان کا
وہ دیکھو قبلہ کے رُخ پر ہلال ابروی ایمان کا
ظہور مصطفیٰ فخر رسل محبوب یزدان کا
تن بے سایہ اک مصداق کامل ظل سبحان کا

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

کہا روح القدس نے الٹو ٹے عالم ہستی
زمانہ آگیا توحید کی مدت کے ارمان کا

اندھیرا چھا رہا تھا ہر طرف کفر و ضلالت کا
یہ ہے خورشید ایمان شرقستان غربستان کا

تزلزل آگیا نوشیروان کے قصر عالی میں
مٹیگا نام تک اک روز گبر نامسلمان کا

صنم مٹی میں مل جائینگے گل آتشکدے ہونگے
ضلالت رو رہیگی رکھ رکھ کے منہ پہ شیطان کا

بہت خوشرنگ و بو گل کھلے باغ نبوت میں
مگر یہ عطر مجموعہ بنا بوے گلستان کا

کلید رحمت حق کا اشارہ ہو کہ کھل جائے
ادھر باب شفاعت اور ادھر دروازہ غفران کا

پڑھوں اب وہ غزل محسنؔ کہ جسکا مطلع عالی
وظیفہ ہو ہر اک قدسی طبیعت اہل عرفان کا

غزل

ہوا یکرنگی آئینہ میں نقشہ شکل انسان کا
تعالیٰ شانہ یہ روپ ہے کس حسن پنہان کا

توارد شکل موزوں میں ہے مضمون قرآن کا
مگر اللہ رے مطلع ناظم قدرت کے دیوان کا

مورخ اگلے وقتوں کا ہے عشق حسن کوئی پوچھے
کہ حق کے بعد ازل میں نور تھا کس ترجمان کا

کہوں ایمان کی تو بیاض دکھلاؤں سر قرآن کو
کوئی ثانی نہ یزدان کا نہ اس محبوب یزدان کا

وہ زیب عرش عالی ہے وہ شان لایزالی ہے
مثال بے مثالی ہے شرف ہے دین و ایمان کا

صفی اللہ کا پیارا خلیل اللہ کا جانی
لب عیسیٰ کا ہمدم ہمزبان موسیٰ عمران کا

وہ قاتل کفر و ظلمت کا وہ ماحی شرک و بدعت کا
وہ حامی اپنی ملت کا وہ ناسخ دیگر ادیان کا

وہ ہم منشور ہو معنی ہر دو عالم کی رحمت کا
وہ ہم معنی ہو سورۂ آفرین کے لطف احسان کا

خمیدہ نخل اعجاز اوسکے اشارہ خوارق سے
رسیدہ میوہ اوسکی تربیت سے بدر عرفان کا

ستون کو مثل مردہ سنگ پیا دست قدرت نے
بنایا اپنے ہاتھوں سے جو مرہم زخم ایمان کا

قدم ہے زیب عرش پاک کا وہ تخت زرین کا
کہاں پایہ محمدؐ کا کہاں پایہ سلیمان کا

وہ عزت انبیا میں جو مہ تابان کی انجم میں
وہ رتبہ اولیا میں جو رعیت میں ہے سلطان کا

لقب اُمی و مثل لوح محفوظ اوسکے سینے میں
بھرا علم اولین و آخرین پیدا و پنہان کا

فصاحت کلمہ پڑھتی تھی لب جان بخش حضرت کا
زبان شستہ گویا نسخہ تھا اعجاز قرآن کا

حمایت اہل عالم کی اشارہ میں ہے رحمت کا
شفاعت عاصیوں کی اک کرشمہ چشم احسان کا

ہر اک موج اوسکے دریاے عطا کی چشمۂ کوثر
گل خودرو گلستان کرم میں باغ رضوان کا

ق

شب معراج میں حق نے بلایا اوسکو پاس اپنے
کیا سو طرح کا پاس اپنے محبوب اپنے مہمان کا

بٹھایا خلوت تنزیہ میں اوسکو تن تنہا
فرشتہ بھی جہاں پہونچے ملائک کا نہ انسان کا

خودی سے بُعد جو پہلے الف کو نون ایمان سے
خدا سے قرب جو پچھلے الف سے نون ایمان کا

خدا جانے حبیب کبریا جانے کہ کیا گذری
ہوا جب سامنا عشق آفرین کے روے تابان کا

مناجات

الٰہی مجھکو کر دے وہ شہید اپنی محبت کا
کہ ہر نوک مژہ فوارہ ہو خون رگ جان کا

وہ لو حُب محمد مصطفیٰ کی گھر کرے دل میں
دو عالم ہو چراغ کشتہ جسکو طاق نسیان کا

اوسیکے صدقہ میں کٹ جائے آفت دین و دنیا کی
رہے چلتا بشکل دائرہ میں آسمان کا

مجھے لیجائے یارب آپ دانہ اوسکے قصبہ میں
جہاں ہر کھیت کا ہم سوانہ باغ رضوان کا

اوسیکا شوق اوسکی آرزو ہو وقت مرگ
رہے تا روز محشر سر پہ سایہ اوسکے داماں کا

شاعر ہند سے نام و نشان طاعون ملعون کا
کہ ذیہ کافر ہے دشمن ہر مسلمان نامسلمان کا

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

تقریظ قصیدہ مصنفہ جناب مولوی محمد محسن صاحب دام فیوضہ از رفیع الدین احمد تلمیذ جناب سید مبارک حسین صاحب صدق رئیس اعظم جونپور کہ از ہر فقرہ تاریخ برمے آید

سبحان اللہ سخن اعجاز مسیح یا قصیدہ ہے
محسن مصنف فصیح گفتار ہے
یمین کلام محسن خلق قبلہ نما ہے
حق الیقین تفسیر بلیغ ہے
شعرائے نامی محسن آپکے خوشہ چین ہیں -
سخنوران کامل فصیح زبان مانتے ہیں -
الحاصل آپکے صفات چھوٹا منہ بڑی بات ہے -
دعائے بقائے دولت و سلامتی پر اکتفا ہے -
خدایا جبتک سلسلہ کلام رکن ایمان ہے -
قطعات تاریخ اندک ہدیہ ہے -
۱۹۰۴ء

مقبول محققان نعت نبی برگزیدہ ہے
سخنور ہنر آور کامل عیار ہے
الحق سخن بے ہمتا ہے
زہے سبحان توحسان زیب فزائے انجمن کلام فصیح ہے
واقعی آپ زیب جہان افضل ترین ہیں
عقلا و استاد یکتائے دوران جانتے ہیں
مجھے ہیچکارہ افسردہ کو از قبیل متمنعات ہے
بندہ کو باعث افتخار سمجھتا ہے
مداح صاف ضمیر رونق جہان رہے
حصول طرہ سعادت کا ذریعہ ہے
۱۹۰۴ء

تقریظ و تاریخ

جزاک اللہ قصیدہ گفت محسن
صفات شیع موج بحر گویم
عروج نظم او شد غیرت چرخ
زمین نظم دارد رفعت شان
مگیر فیضیابے شاعران را

چہ موج بحر توحید بار روانے
کلامش اگر گوید جوانے
چہ دارد رفعت و شان عیانے
بیانش شکر یادر روانے
شد احسان محسن نکتہ دانے
سروش غیب باہن گفت سالش

لقد نظم و یکتا موجہ بہر ست
سبانی و بیانش پر لطافت
فصاحت زیب الفاظ قصیدہ
کلام آورد حال تمام صوفی
کجا وصف کلام محسن زمین
تعالی شند کتابی کامرانی
۱۳۲۲ھ

کسی بیگفتار او اندہ ثنائے
بہتین معجزہ صحیح مثانے
بلاغت ابد ام آرد معانے
بیا کہ تحشش تاریخش درخشانے
قمر خاموش تاریخش بخوانے

دیگر

چہ احسان کرد محسن ز قصیدہ
ازو قلوب مومنین فرحت و سرور
رقم کردم قمر تاریخ مطبع
کتابے انتخاب مطلع نور
۱۳۲۲ھ

دیگر

پے محسن صلہ دارد قصیدہ
مہیا قصر جنت کرد خوان
تو ہنگام فکر سال فصلی
دلم گفتا طلوع ماہ رخشان
۱۳۲۲ف

دیگر

نظم پاکیزہ و کلام نفیس
دل پسندیدہ انبساط روح
سال تاریخ اے قمر کہدو
سخن پاک مرغوب نشاط روح
۱۳۲۲ھ

دیگر

محسن نے لکھی جو نعت احمد
اعجاز ہے دیکھیے کرامت
لکھتے ہیں یا قمر سبحی تاریخ
پا لینگے صلہ خدا جو چاہے
احمد ہے ذریعہ شفاعت
ہر بیت کو بدلا قصر جنت

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب از ہیچکارہ نظام الدین احمد خلف اکبر منشی قمر الدین احمد صاحب قمر سب انسپکٹر پنشنر تلمیذ جناب سید مبارک حسین صاحب صدق رئیس اعظم و آنریری مجسٹریٹ وکیل فتح گڑھ

قصیدہ نوشتہ بر از آب زر
مرتب حروفش مطلا ورق
دل محسنان شاد و خرسند شد
ز تحسین گران رشتہ رنگ فقی
قمر گفت حاسم سحی بو جلد
اگر ہست منظوم مقبول حق

دیگر

چہ فرمود محسن قصیدہ نعت
پسندیدہ خاطر مومنان
الف مصرع سال تصنیف گفت
زہے نظم مطبوع معجز بیان
۱۳۲۲ھ

دیگر

نعت لکھی جناب محسن نے
اہل اسلام کو ہوئی فرحت
سال تصنیف اے قمر کہہ دو
کیا قصیدہ ہے آیت رحمت

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی از فکر سید نظر علی خلف اوسط سید محمد طاہر علی طاہر سلسلہ القادری تخلص تائب فرخ آبادی

جب نظم برتر محسن
ہر گروہ پیش بیان گل شگفت
سال تاریخ با من اے تائب
دل ثنائے خدا ہیں عالم گفت
۱۳۲۲ھ

دیگر

نظم کردند چون کلام بلیغ
حضرت محسن مدیح رسول
سال تصنیف گفتم اے تائب
نظم مدح محمدی مقبول

قطعات تاریخ قصیدہ جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل عدالت مینپوری از بندہ محمد یوسف خلف اکبر محمد اسمعیل جونپوری حنفی قادری

چنان کہ حضرت محسن قصیدہ کرد رقم
جواب نظم نہ ہر گز کسے شنیدہ و دید
چو طبع گشت کلام فصیح و نظم بلیغ
شعاع تابش مضمون باوج ماہ رسید
دلم بگفت کہ یوسف چہ سال مسطور است
کہ صورت است بقندیل عرش برخورشید
۱۳۲۲ھ

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

دیگر

جناب حضرت محسن کہاں یہ درجہ | یہ سنت گوہر نثری محسن کا سلک گہر | بہر جوہر شناس نشیں دل بصیر | اگر ہو شاعر کیا انیس گر
قدرت سے یہ پوشش عقیدہ [illegible] | کلام نغیر خورشید [illegible] قمر | چکیدہ قطرہ عنبر نکلا ہی [illegible] | نوشت ہجرت سلطان اوج خیر البشر
۱۳۲۲ھ

دیگر

قصیدہ محسن معجز بیاں کا | یہ پڑھا جو ہر سنکر اہل شرب | معانی کا محل [illegible] زمان کے | ہوئی ہے جب تو ہر روشن انکا کوکب
پڑھا جب تو محسن نے قصیدہ | فرشتے جھومتے [illegible] ادب | اب [illegible] دیکھ تاریخ نادر | کہیں جنت سخنور [illegible]
| [illegible] | تفاسیر احادیث [illegible] |

قطعہ تاریخ انیس آخرت مصنفہ جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی وکیل ہائیکورٹ سلمہ اللہ تعالی از فکر محمد اسمعیل خان صاحب نیازی چشتی قادری متوطن شہر جونپور

بارک اللہ [illegible] زبان محسن | [illegible] زبان محسن | [illegible] | [illegible] جان محسن
[illegible] | کیا جلا [illegible] بان محسن | [illegible] | [illegible] بستان محسن
[illegible] | [illegible] دان محسن | [illegible] | [illegible] ارکان محسن
[illegible] | [illegible] بیان محسن | [illegible] | [illegible] شان محسن
۱۳۲۲ھ

دیگر

[illegible] | [illegible] زبان محسن | [illegible] آواز | [illegible] بیان محسن
[illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] بیان محسن
۱۳۲۲ھ

دیگر

[illegible] تصنیف [illegible] | [illegible] | [illegible] نظم ہو گی | [illegible] عقیدہ
| ہو سال [illegible] | [illegible] قصیدہ |
۱۳۲۲ھ

دیگر

نظم پاک محسن [illegible] | لا جواب [illegible] | [illegible] وقت فکر | [illegible]

دیگر

[illegible] | [illegible] | [illegible] تاریخ [illegible] | [illegible] شہنشاہ نعت

شفاعت ونجات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اسرار معانی در عشق

ذرا عشق ادھر دیکھے بہائے ہوئے — قدم اے ستمگر سنبھالے ہوئے
نہ چلنا کہیں وہ قیامت کی چال — کہ لاشے شہیدوں کے ہوں پائمال
جفا تیری چتون میں لے بیوفا — سر وہی کے قبضے میں دست قضا
ہوئے گرچہ لاکھوں تہ تیغ جور — ادا کہتی ہے میری خاطر سے اور
جو تو رہنما ہے تو رہزن ہے کون — تجھے دوست سمجھیں تو دشمن ہے کون
تری بیوفائی کرم کا ستم — تری کج ادائی ستم کا کرم
صفیں صاف برباد لشکر ہوئے — کبھی تیرے میلے نہ تیور ہوئے
نظر بند تیرے ستائے رہیں — مگر آنکھیں چتون چرائے رہیں
ترے داغ سے دل میں گلکاریاں — ترے دم سے آنکھوں میں چنگاریاں
کہیں تو ہے آتش کہیں رود نیل — بجھیں یا الٰہی کلیم و خلیل
کیا تیرے زنداں نے یوسف کو بند — ہوئے تیرے [illegible] کو عیسی [illegible]
نہ تیرا زخموں میں زیب کے — کھٹک تیری دیدہ وا میں [illegible]
ہوا قلب یونس کو بعد دھور — گماں ہی حقیقت [illegible]

ترا نجد اچھے بتوں کا بگاڑ
ترا بیستون بگڑے دل کو پہاڑ

نہ شیخ و برہمن کے ٹھہرے قدم
کشاکش میں دین تجھ سے دیر و حرم

جہانگیر ہے نکہتِ دلربا
ہے کس نافے میں عطر ڈوبا ہوا

جلاتا ہے گلشن کو ہر دم فشار
نہ مانگے کہیں خون بہا لالہ زار

چمن کو ہوا تیری ایسی لگی
رگِ گل سے بلبل کو پھانسی لگی

ترا دیر ہے قبلۂ کائنات
ترا کعبہ ہے مرجعِ سومنات

ترا طور کیفِ انا الحق سے مست
ترا وادیِ ایمن آتش پرست

برہمن کو بت بن کے دھوکا دیا
بتوں کو خدا کہہ کے بندہ کیا

پڑا سایہ جس پر فنا ہو گیا
پری بن کے تو اک بلا ہو گیا

تپش مہرِ محشر کی بڑھتی ہوئی
ترے حسن کی دھوپ چڑھتی ہوئی

نہ گیسو کا شل اور نہ رخ کا بدل
وہ شامِ ابد ہے یہ صبحِ ازل

ترے موئے مشکین بلا در بلا
ہر اک طرہ ہنگامۂ کربلا

کہاں بل کہاں پیچ تقدیر کے
یہ لٹکے ہیں زلفِ گرہ گیر کے

وہ چمکے شہید ان ابرو کے داغ
کہ گل ہو گئے مسجدوں کے چراغ

کوئی چشم کافر ہو اس آن کی
قسم کفر کھائے تو ایمان کی

ستم تیرِ مژگان کا اٹھتا نہیں
کسی دل کا اتنا کلیجا نہیں

جو سینے [illegible]
تو ہو اک زمانہ ادھر کا ادھر

خموشی کے پردے میں عنبر نہاں
دہن گوگو کی ہے اک چیستان

کمر تیری ہوتی تو کہتے بشر
کمر ڈوبا ہے توہموں میں تا کمر

دو عالم ہے کاہ اور تو کہربا
کشش ہے ترا قامتِ دلربا

کھنچی تیرے قامت کی تصویر ہے
کشش کیا قیامت کی تصویر ہو

قطعہ

چہ خوش گفت روشن دلی اہل حال
کہ حسرت سودائے شوقِ وصال

جہان تا جہان از ابد تا ازل
کشش منظرِ شاہدِ لم یزل

قیامت اسی جذب کا ہے خطاب
فنا و بقا شبنم و آفتاب

بھرے شوق کب تک یہ لیل و نہار
بلائے فراق و غمِ انتظار

خدا کے لیے اک نئی چال چل
دکھا آج ہی جو کہ دیکھیں گے کل

نظر آئے مستقبل و ہر حال
ہوا مروز آئینہ فردا مثال

نہ ہو خیرہ حیرت سے چشمِ یقین
دکھا کوئی نزدیک میں دور بین

سخن کو ہے محشر کا جلسہ پسند
کہ ہے مصرعِ طرح قدِ بلند

شرح حال روز قیامت

اب اے ساقیِ غم دہ و دور ستم
کہ برہم ہو میخانۂ کے و جم

دل و درد و دو ہاتھ اچھلنے لگے
کے عیش پاؤں سے چلنے لگے

فنا پر ہو نو دائروں کا مدار
کشش کاف مرکز کی ہو آشکار

نہ مے ہو نہ نے اور کے نے سے نے
کہ کے طرب کردو کاؤس کے

ق

سخن اک رندِ بیباک کی گفتگو
جو کہتا تھا ساقی سے اے ماہرو

وہ فرمے جو اس وقت موجود ہو
کہیں باب توبہ نہ مسدود ہو

بدو یا اخیر ایک لبریز جام
کہ ہے مرگِ انبوہ کا جشنِ عام

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

اُجالے ہیں پیدا اندھیرا ہوا ۔ شبِ آرزو کا سویرا ہوا
سموم پر آتش نسیم سحر ۔ سحر کی یہ نوبت کہ ہے دوپہر
ہوا پرزے پرزے گریبانِ صبح ۔ کھلا بخیۂ چاک دامانِ صبح
اذانِ سحر[1] صور نے ایسی دی ۔ کہ اللہ اکبر چھری چل گئی
ہوا غسل دہلنے لگی جو زمین ۔ قضا کی سلامی کی توپیں چلیں
یہ سمجھے جو حسرت ہوئی سینہ کوب ۔ بڑی کوس[2] رحلت کے ڈنکے پہ چوب
زمانے کی قوت زمین کی سکت ۔ ہوئی پائمال از زلزلت[3]
لڑے قلعے شاہوں کے بایکدگر ۔ بجانے لگے شیشہ خانے گجر
بلاخیز جھونکے فنا کے چلے ۔ پر و بالِ عنقا کے پنکھے سے چلے
ملے خاک میں آسمان و زمین ۔ نہ باقی ہیں شاہ اب نہ مُہر و نگین
زمین ہو گئی قطعۂ لاخراج ۔ ہما کیا اڑا اڑ گئے تخت و تاج
نظر آئے سب سیم و زر نقشِ آب ۔ ہوئی جن کے سکے کی مچھلی کباب
غضب حضرتِ عشق ڈھانے لگے ۔ کہ اپنے مٹوں کو مٹانے لگے
قبا گل کی اسکی تو سنبل کی بیل ۔ بگاڑا جو اسنے بنایا تھا کھیل
چمن کے خیابان میں اڑتی ہو دھول ۔ اٹھے بلبلوں میں گلستان کے پھول
ہراک لالہ داغ دلِ ناامید ۔ ہراک نرگسِ شوخ چشمِ شہید
لگائی فنا نے کہاں داغ بیل ۔ عدم کو چلی آب و آتش کی ریل
ہراک بزم میں ماتمِ رنگ و بو ۔ ہراک سینہ اک تربتِ آرزو
ہوئی محو خلوت ہراک انجمن ۔ ہراک شے کو ہے غربت اندر وطن

تحسین مٹ گئے نکہتِ گل کی طرح ۔ اسیر اڑتے پھرتے ہیں بلبل کی طرح
منادی کی یہ شہرت عام ہے ۔ کہ مصر اور کنعان کا نیلام ہے
ہراک غم کے ماتم میں نالاں ہنسی ۔ ہراک رخ پہ چھائی ہوئی بیکسی
اڑاتے ہوئے سر پہ مرقد کی دھول ۔ مرے ایسے جنکا نہ تیجا نہ پھول
کریں یاد کیا عیش موہوم کو ۔ خدا بخشے یارانِ مرحوم کو
ق
کہو خدمتِ حضرتِ مولوی ۔ کہ اب ڈنکے ہجران کی بیڑی کٹی
وطن کو غریبان بیجان چلے ۔ ڈوناں لے سوئے نیستان چلے
سوئے بحر قطرہ روانہ ہوا ۔ جدائی کا ختم آب و دانہ ہوا
نہ باقی رہا غیرِ حق بہر نام ۔ ہوا قصر ایجاد ہو کا مقام
ق
ندا[1] عالمِ قدس کی بار بار ۔ کہ کیا ہو گئے شاہِ گردون وقار
جو تھے اپنی ثروت کی نخوت میں گم ۔ جو کہتے تھے ہم [illegible]
کہاں پہلوانانِ لشکرشکن ۔ کہاں شہسوارانِ شمشیرزن
کہاں ماہرویانِ چین و چگل ۔ کہاں جان نثارانِ آشفتہ دل
کدھر جی چھپائے ہیں اب وہ صنم ۔ نکلتا تھا جن پر خدائی کا دم
کدھر چھپ گیا چرخِ مینا نگار ۔ کہاں لٹ گیا کاروانِ غبار

حشر وحشت افزا

پلا میرے یوسف لقا ایک جام[1] ۔ نہیں اب تو قیدِ[2] حلال و حرام

لہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبض اللہ الارض یوم القیامۃ ویطوی السماء بیمینہ ثم یقول انا الملک این ملوک الارض ۔ متفق علیہ

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

وہ مے جس کی تیزی کو شیشہ سے لاگ — اُڑائے پھرے جسکی بوتل کو کاگ
وہ مے جو کہ بھرتی ہو عیسیٰ کا دم — کرے از سرِ نو روان جامِ جم
وہ مے جس سے پھر اپنے گھر آئے رُوح — وہ مے جسکا ہر رُوح بن جائے روح
ہر اک مست خوابیدہ ہشیار ہو — وہی گرم ہو حق کا بازار ہو
ہوا پھر تقاضائے شانِ شہود — کہ ملکِ عدم سے پھر آئے وجود
مگر ہو گئی نغمہ سنجِ ظہور — نیستانِ قدرت کی نے کے بنے صُور
فضائے عدم مین وہ لے چھا گئی — کہ قالب مین مُردون کے جان آگئی
اُڑا پہلے رنگ اب ہے اُڑنا محال — بچھا اب کی اِک جا رگِ گل کا جال
ہوئی رونقِ دہر خانہ خراب — رہی چرخِ مینا دہی آفتاب
یہ مرقد کا سانچہ ابلنے لگا — کہ ہر جسمِ گِل گِل کے ڈھلنے لگا
نہ سوجھا زمانے کا چال و چلن — ہوا چشمِ مرقد کا جالا کفن
نکل آئے عریان نئے روپ مین — چلے اوڑھ کے تہ خانے سے دھوپ مین
بیابانِ وحشت مین ہر اک روان — کفن کی اُڑائے ہوئے دھجیان
وہ دشتِ پُر آشوب روئے زمین — وہ ریگِ روان قلزمِ آتشین
ہر اک موج چلتی ہوئی تیغ تیز — ہر اک قطرہ بر حالِ خود اشک ریز
گہر اُس کے ڈوبے ہوئے قافلے — حباب اُس کے ٹوٹے ہوئے آبلے
چھپائے ہے بجلی کو مٹی مین ریت — پکاتی ہو دھوپ اپنے کشتوں کے کھیت
بشر مضطرب مثلِ ماہی ہوئے — زبان مین وہ کانٹے پڑے پیاس سے
ہوا کیا بھبوکا رُخِ دلربا — کہ ہر خال کا دانہ بھُننے لگا

سرون پہ ہمارے ہمارے گناہ — لگے کھیلنے مثلِ مارِ سیاہ
یہ کہیے کہ آنکھین چھپائے ہوئے — اسی دن پہ تھے زہر کھائے ہوئے
ہین اُن یارون کے چھکے چھوٹے ہوئے — جو تھے داؤن پر داؤن لوٹے ہوئے
بلا دخترِ رز کو سورج کا روپ — یہ ہے وہ پری جسکا سایہ ہے دھوپ
نئے بے نوا نے وہ لی دُون کی — کہ زہرہ سے اونچی ہر اک نے کہی
سحر پر ہوا دوپہر کا یقین — یہ ڈوبی ہے سارنگ مین بھیروین
صفت اور موصوف غم مین پھنسے — خطا اور خطاوار شکیں کسے
کھنچے اک شکنجے مین فقر و غنا — بندھے ایک رسی مین شاہ و گدا
نہ بیٹے کو مطلق خبر باپ کی — یہ پیدا ہوئی فکر آپ آپ کی
ہر اک باپ بیٹے کے مُنھ سے خجل — ہر اک آنکھ سے گر گیا لختِ دل
نہین اب کسی کو برادر عزیز — کبھی تھا جو یوسف سے بڑھکر عزیز
محبت ہوئی قیس سے ناامید — لہو ہو گیا کوہکن کا سفید
ہے سبزہ کو گلشن سے بیگانگی — پریشان ہے جنگل سے دیوانگی
یہ بے اُلفتی ہے خدا کی پناہ — کہ کعبہ بھی قبلے کی بھولا ہے راہ
ہر اک زندے پر مردنی چھا گئی — ہر اک پتی گرمی سے مرجھا گئی
یہ سوچے کہ کچھ فکر بنتی نہین — زمین پاؤن کے نیچے تھمتی نہین
نہ پہونچی نہ پہونچیگی بے حال پر — زبان تنگ دعا اور دعا تک اثر
چلین سوئے شاہانِ عالی جناب — پر و بال ذرّون کا ہے آفتاب
سفارش کے اُن سے طلبگار ہون — جو وہ کشتی کھینچین تو ہم پار ہون

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

طلب دعای خیر نفوس قدسیہ

۱۲۱۵ھ

کدھر ہے تو اے ساقیِ آوِ سرد / ترا دور اور آگ کا گھر ہے درد
لگا دے کوئی برف کی آج کل / کہ گرمی بہت پڑتی ہے آج کل
بلا دردِ شیرین و اشکِ روان / یہ شربت بنا کر جا قفلیان
گھڑے بھر کے آبِ عرق کے چھڑک / کہ یہ دشت ہو جائے ٹھنڈی سڑک
چلین پیشواؤن سے اپنے ملین / گھڑی بھر مین سب طے کرین منزلین
ہوئے دل فگارانِ روزِ قیام / قدمبوس آدم علیہ السلام
ابو الانبیاء ابو المرسلین / نئے باغ کے میوۂ اولین
چمن پرور رنگ و بوے کرم[1] / بہ الہام آ نبئہم باسمائہم
ملک کی نظر مین بڑی دور تھے / کہ کیون سجدہ کرتے کہ مجبور تھے
سر آسمان خلد و طوبیٰ ملا / زمین پر خلافت کا تمغا ملا
کہین کچھ زبان سے یہ طاقت کہان / اشارون سے ظاہر یہ طرزِ بیان
کہ تن پر نہ کپڑا نہ منہ پر نقاب / سوا نیزے پر آگیا آفتاب
چلے آتے ہین دمبدم غش پہ غش / زبان پر ہے الجوع یا العطش
نئی چالین ہم کو دکھاتا ہے دن / کہ ڈھل ڈھل کے پھر پھر کے آتا ہو دن
یہ بگڑی ہے گردون کی جیسی گھڑی / کہ ایک ایک پل مین ہین سو سو گھڑی
کھنچے ہین موجِ ہوا مین سنان / برستی ہین سیماب کی گولیان

[1] فیاتون آدم فیقولون انت ادم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ و ... ملٰئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ھذا ۱۲

سراپا عرق ہے پسینے سے دِل / نکلتا ہے گھبرا کے سینے سے دل
ہین ہیرے کے ریزے ہر اک پھانس مین / کلیجے کے ٹکڑے ہر اک سانس مین
چلین دو قدم اب یہ دم ہی نہین / کہین آئین جائین وہ دم ہی نہین
اٹھین جاتے ہین پاؤن کیا کیجیے / بلند آپ دستِ دعا کیجیے
سوا اس کے اپنی نہین کوئی غرض / کہ ہے اپنے بیٹون کی امداد فرض
یہ فرمایا[1] میری بھلا کیا مجال / خدا کا غضب ہے خدا کا جلال
مجھے یاد آتی ہے اپنی خطا / کہ بھولا تھا مین نہی لا تقربا[2]
بتحریبِ ابلیس بیہودہ کوش / دغا باز گندم نما جو فروش
مجھے سخت ہے اضطراب و ہراس / مگر تم[3] کرو نوح سے التماس
رہا تو نہ جسکو الست کا خمار / ہدایت کے گلشن مین تھا وہ ہزار
پڑا جبکہ چکر مین دین کا جہاز / ق / ہوا ناخدا ان کے وہ چارہ ساز
ہوئے جبکہ طوفان مین غرقِ آب / ہوا مین بھرے تھے جو مثلِ حباب
ہر اک موج تلوار کی باڑھ تھی / مگر گھاٹ پر اس کی کشتی لگی
وہان[4] سے ملا صاف سیدھا جواب / کہ شرمندگی سے ہون مین آب آب
جو کی مین نے وقتِ نزولِ قضا / پسر کی شفاعت خلافِ رضا
تمھین چاہیے جا کے پیش خلیل / کرو خواہش رحم ربِّ جلیل

[1] فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نھی عنہا ۱۲
[2] اشارہ بآیۂ کریمہ لا تقربا ھذہ الشجرۃ فتکونا من الظٰلمین ۱۲
[3] ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اھل الارض فیاتون نوحا ۱۲
[4] فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سوالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراہیم ۱۲

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

وہ تھا جس نے بیٹے کی گردن پہ تیغ
رکھی پا کے حکمِ خدا بے دریغ

وہ تھا جسکو کہتے تھے اہلِ زمن
کہ فرزندِ آذر ہوا بُت شکن

ہوئی جس پہ آتش سلام اور برو
کیا اُس نے نمرود کو گرد و برد

بنایا خدا کا وہ پُر نور گھر
کہ جس پر پڑے لامکان کی نظر

گئے قبلہ و کعبہ کے رُوبرو
وُہی ہر قدم پر تھی آرزو

وہ بولے کہ پیشِ جہان آفرین
نہین مجھکو کہنے کی طاقت نہین

کہی باتین مانندِ انّی سقیم
غلط کہہ کے میرا ہوا دل دو نیم

اِسی سے ہے ہردم مرا حال غیر
مِلو جا کے موسیٰ سے یادش بخیر

اُسی کو مِلا تھا یہ گوش و دہن
کہ ہر دم خدا سے رہا ہم سخن

نگینِ جہانتاب نام آوری
چراغِ سرِ طورِ پیغمبری

عصا بہرِ اعجاز کا دستگیر
اسیرِ کفِ دستِ مہرِ منیر

وہان جا کے گھبرائے خونین جگر ق
کہ بولے جنابِ کلیم الحذر

خیال ایک خون کا بڑا ہے مجھے
سیہ مشعلین ڈھونڈھتا ہے مجھے

مری طبع کو ہے بڑا انتشار
مرا قلب ہے لالہ سان داغدار

مگر تم اُٹھاؤ نہ درمان کا غم
تمھارے لیے بس ہے عیسیٰ کا دم

۱؎ قال فیاتون ابراہیم فیقول انی لست ھناکم ویذکر ثلث کذبات کذبھن ولکن ائتوا موسیٰ عبداً آتاہ اللہ التوراۃ وکلمہ وقربہ نجیا ۱۲ ۲؎ وقولہ فعلہ کبیرھم وسارۃ اختی ۱۲

۳؎ قال فیاتون موسیٰ فیقول انی لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب قتلہ النفس ۱۲

۴؎ ولکن ائتوا عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وروح اللہ وکلمتہ ۱۲

دمِ واپسین تک رہی اوسکی بات
کہ دیتا تھا مُردون کو آبِ حیات

نہ تھی جسمِ خاکی مین اور ایسی رُوح
وہ تھا عطرِ گل یا کہ مٹی کی رُوح

ہوئے آکے حاضر بشوقِ تمام
بسرکارِ ذیجاہِ گردون مقام

لٹاتے ہوئے معدنِ چشمِ تر
پئے نذر تارِ نظر مین گُہر

سمجھ کر کہ مشکل ہے یہ ماجرا
مسیحا ہوئے اس طرح رہنما

کہ لو دامنِ شاہِ اقلیمِ دین
مخاطب ہے یا شافع المذنبین

کلیدِ درِ درگہِ کبریا
حبیبِ خدا اشرفِ انبیا

محمد کہ شانِ خدا شانِ او
جحیم و جنان زیرِ فرمانِ او

نعت منبع الطاف احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنبھل کر ذرا خامۂ تیز دم
ادب سے ٹھہرتا ہوا ہر قدم

بہرِ شکر سے سیکڑون کر سجود
ہر اک سجدے مین پڑھ ہزارون درود

مقابل مین رکھ لوحِ محفوظ کو
توارد بھی مصحف سے گر ہو تو ہو

یہ ہو معنیِ تازہ کا رنگ و بو
کہ جو حرف نکلے وہ ہو باوضو

ہر اک صفحے پر نہ ورق ہون نثار
وہ لکھ نعتِ محبوبِ آمرزگار

وہ لکھ جسکو فرمائین روح الامین
کہ بڑھ چل کے پیشِ سخن آفرین

جسے سُنکے رو سے خدا شوئے او
جسے سُنکے سوئے خدا روئے او

نہ حسنِ عارض کی تغزل مین ہے
غمِ عشق کا خون رگِ دل مین ہے

وہ خود شمع روشن ہے خود ہی گداز
نیاز اُسکا پروانہ مانندِ ناز

۱؎ قال فیاتون عیسیٰ فیقول لست ھناکم ولکن ائتوا محمداً عبداً غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر ۱۲

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

وہ سرکارِ ہاشم میں سردارِ جیش ــ چراغِ رہِ دودمانِ قریش
وہ دیباچۂ گلستانِ وجود ــ کہ جس پر ہے بلبل کا طغرا درود
کے دیکھ کر صورتِ بے مثال ــ ہر آئینہ حیرت سے یا ذوالجلال
وہ عالم کہ دانائے سرِّ قدم ــ وہ اُمّی کہ ہمرازِ لوح و قلم
وہ کامل کہ جس پر فدا شانِ بدر ــ نثار اُس پہ سوجِ شہیدانِ بدر
صفی جسکی اِلّا پہ ہر دم نگاہ ــ سخی جو کہے لا نہ جز لا اِلٰہ
قدم عزت افزائے عرشِ بریں ــ غبارِ قدم سرمۂ چشمِ دیں
سلامش پیامِ خدائے حمید ــ درودش بہارِ کلامِ مجید
بحارِ قدم کا دُرِ شاہوار ــ گلستانِ قدرت کا صبحِ بہار
چہ کثرت کہ یک سقفِ عرشِ بلند ــ ز صد جلوہ اوست آئینہ بند
چہ وحدت کہ آئینہ پیکرش ــ نتابد کہ عکسے فتد از برش
لیے ہاتھ وسعت کا فیضِ عمیم ــ کیے عہد رافت کا خلقِ عظیم
رضا اوسکی عینِ رضائے خدا ــ شفاعت ہی شرط اور غفران جزا
دعا کو اثر کی ضرورت نہیں ــ طلب کو تقاضے کی حاجت نہیں
کراماتِ جنت کرم کا خطاب ــ عذابِ الیم اصطلاحِ عتاب
سخاوت کا منصب شجاعت کے ساتھ ــ عبادت کا میدان ریاضت کے ہاتھ
لبِ خشک ہمسایگی روزہ دار ــ وہ دم ہر قدم کا تہجد گزار
وہ عارف کہ تھی جسکی خلوت حرا ــ تمامِ الٰہی رنگ اسکے گھٹنے
وہ عابد کہ جس کی سر افگندگی ــ تھی معراجِ پیغمبر بندگی

ملی اُس کے ہاتھوں سے یہ آبرو ــ کہ کعبے وضو کرنے آیا وضو
کیا سجدۂ شکر با صد نیاز ــ مصلے پہ اُس کے جو پہونچی نماز
دہانِ مبارک سے روزے کی عید ــ جہاد اُس کے چینِ جبین کا شہید
دو عالم کا تھا قبلۂ محترم ــ سرِ منبرِ کعبہ اُسکا قدم
بتوں سے کیا اُسنے کعبے کو صاف ــ کہو حج کرے اُسکے گھر کا طواف
وہ توحید کی اِک دہائی پھری ــ کہ دورِ بتاں سے خدائی پھری
دیا قول اُسکے جو دو ول نے ــ تو کلمے کا طوطی لگا بولنے
حکومت ہر اک جا ہدایت کی تھی ــ ولایت خدا کی ولایت کی تھی
عرب اور عجم سب کی زینت ہیں آپ ــ ولایت کا تاجِ کرامت ہیں آپ
مہِ برجِ رفعت سپہرِ شرف ــ گلِ ہفت گلشن دُرۂ صدف
شہنشہ کہ تاجِ سرِ سروری ــ پیمبر کہ اعجازِ پیغمبری
عناصر کی یارب یہ تقدیر ہو ــ کہ اس چوکھٹے میں یہ تصویر ہو
کریم و کرم گستر و کارساز ــ خدا در حقیقت بقولِ مجاز

شفاعت شفیع

خبر ہے ذرا ساقیٔ مست ناز ــ کہ بے کیف بیخود ہیں اہلِ نیاز
نہ بھیجے کہ از مادر وشش برد ــ پیام و سلامی بزد دوشش برد
نہ رنگے کہ زیبِ بہارش کنم ــ نہ جانے کہ نذرِ نثارش کنم
تجسس میں کس گل کے ہے بیقرار ــ ذرا سُنیے تو نالہ ہائے ہزار
ہوا ہے نمک پاشِ زخمِ جگر ــ یہ بے شور کو کوے قمری کدھر

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

پپیہے نے لیں دل مین سو چسکیان / کہان ہوتا ہے سکھی پی کہان
وہ مے ہے جو ہو دلکش و دل کشا / وہ مے جسکا نشہ ہو مشکل کشا
وہ مے جو ہے سرجوش دیگِ قبول / وہ مے جو ہو رحمت کی ٹوپی کا پھول
کبھی بیخودی خانۂ نور کی / نچوڑی مدینے کے انگور کی
چلا اللہ اللہ کسے دیکھنے / کوئی مجکو دیکھے مری آنکھ سے
اسی واسطے تھا یہ شورِ نشور / ظہورِ فنا و فنا سے ظہور
کہ سب اگلے پچھلے بُرے اور بھلے / جنھون نے نہ دیکھا ہو دیکھین تجھے
ہر اک بسملِ مشہدِ اضطرار / پہونچکر حضورِ شہِ ذی وقار
ہوا ہمدمِ نالہاے بلند / زبان یون ہوئی ترجمان پسند
کہ اے خستہ جانون کے حاجت روا / ہر انسان کے دردِ دل کی دوا
بہارِ گلستانِ صبحِ وجود / چراغِ شبستانِ شامِ شہود
حبیبِ خداوندِ بالا و پست / فدا تجھ پہ ہستی و ہر آنچہ ہست
ترے گرد پھرنے کو ہین نہ سپہر / ہین تیرے قدم کے نشان ماہ و مہر
شرافت کو آدم کی تجھ سے شرف / خلافت کو تو ہی گرامی خلف
بلا کی نبرد اور غضب کے فتوح / نہان تیرے خنجر مین طوفانِ نوح
نہ رہتے کہین کفر کے بحر و بر / جو آتا زبان پر تری لاتذر[۱]
ہوا جبکہ ترکا ترے نور کا / چراغِ کفِ دستِ موسیٰ بجھا
خدا کا جب اچھا ہے طرزِ سخن / ہو حذف کیون لن ترانی کا کن

[۱] اشارہ بدعاے حضرت نوح رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ۱۲

مقیمانِ مہمان سراے خلیل / ترے خوانِ نعمت پہ ابن السبیل
مریضانِ دار الشفاے مسیح / ہوئے لوٹ کر تیرے در پر صحیح
تپش سے ہر اک شخص بسمل ہے آج / نفس گردِ آئینۂ دل ہے آج
بسا خوب خانہ خرابی کا گھر / بنا آسمان اُجڑے گھر لوٹ کر
بیان کیا کرین حالتِ آب و گل / کہ پس پس گیا گوہرِ جان و دل
خموشی مین ہر اک نفس لالہ خیز / ہر اک زخم پر زخمِ الماس ریز
نہین باقی اب دوست دشمن مین تمیز / ہے شر کی زبان پر بھی یہ ذکرِ خیر
ترے دوست بھی کہہ نہین سکتے حال / مبادا کہ ہو دشمنون کو ملال
کوئی بیقراری کوئی آہِ سرد / نہ پیدا کرے آپ کے دل مین درد
غبار اپنا حضرت کے دل پر نہ ہو / مزاجِ مبارک مکدر نہ ہو
بلا مین پھنسے ہین غریب و امیر / ہین سب ایک تکیے کے گویا فقیر
تمام اہلِ دل اک مصیبت مین ہین / تری جان سے دور آفت مین ہین
اوکھڑتا ہے میدان سے ہر اک قدم / نکلتا ہے ہر سانس کے ساتھ دم
نہین آب و دانہ جہین یا مین / پئین آنسو کھاتے رہین ٹھوکرین
ذرا جان تنگ پیرہن مین نہین / کوئی دم کا دھاگا کفن مین نہین
ہر اک دیدۂ تر ہوا تار گھر / اسی تار مین ہے ہماری خبر
جھڑی وہ لگائے ہے چشمِ پُر آب / کہ ہو اُسکے ڈھیلون کی مٹی خراب
بھڑک اُٹھی اک آتشِ تیز تر / بجھانے کو دوڑا جو دامانِ تر
یہ سب تیرے پاس آئے ہین اسلیے / کہ بندون کو رکھے خدا کے لیے

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

کہ اے خالقِ چرخ و شمس و قمر
ترے باغ کے خشک و تر بحر و بر

خداوند کرسی و عرشِ مجید
زقوت بفعل آور ما یرید

رخِ مہر انور ہے آتش فگن
جوان پھر ہوا ہی سپہرِ کہن

حرارت سے ہر شخص بیتاب ہی
بدن کا عرق مثلِ تیزاب ہی

بلا کا غضب کا مصیبت کا دن
قیامت کی گرمی قیامت کا دن

چھٹی سب سے مرقد کی بیت الحزن
ہیں بے یار و یاور غریب الوطن

تو ہی بندہ پرور تو ہی کارساز
مجھے ناز ہے تجھ پہ اے بے نیاز

نہ تیرا سہیم اور نہ تیرا شریک
تری ذات ہے وحدہٗ لا شریک

گرون کو زمین سے اٹھائیگا کون
بگاڑے کو تیری بنائیگا کون

ترے ہاتھ ہے اپنی بگڑی بنی
ہیں محتاج سب تو کریم و غنی

کہاں جز تری مجرموں کی پناہ
ترحم صفائی کا سچا گواہ

کسی کے گناہوں کی پروا نہ کر
تو ستار ہے آج رسوا نہ کر

ہر اک چشم تر با دلِ بیقرار
سحابِ کرم کی ہے امیدوار

مٹا دے یہ گرمی کا نام و نشان
کہ بلبل کے آتش گل کہاں

یہ سایہ ترا دفعتہً گھیر لے
کہ خورشید جگنو کی پر میں چھپو

ہوا دل سے ممنون خلقِ رسول
دعا کو گلے سے لگا کر قبول

الا اے غمِ عشق و تاثیر تو
دو عالم بفدا اک تسخیر تو

وفا سے بھی بہتر تھی تیری جفا
جزاک اللہ اے دوست خیر الجزا

ترے درد کا شیوہ جان پروری
ترے جذب کا نام پیغمبری

رخِ خور میں زردی نمودار ہو
زمینِ حشر کی زعفران زار ہو

وہ سردی کہ ہو موسمِ برد گرد
وہ یخ جس سے یہ آگ ہو جائے سرد

بلا سے فلک گر جلن میں رہے
یہ سوچ کوئی دم گہن میں رہے

بفرمودہ آن سیدِ انبیا
کہ کارِ شفاعت انا و انی لہا

کہ یعنی ہون مین ہر بشر کا کفیل
جمیع انبیا کی طرف کا وکیل

اسی دن مرا جشن موعود ہے
مقامِ محمد ہی محمود ہے

قلمرو مین محشر کی نامِ خدا
چلے گا تو سکہ اسی نام کا

مجھے ہر بشر کا تھا خود انتظار
مین تھا ناامیدون کا امیدوار

رکھے گا مرا رب مری آبرو
فمن رحمۃ اللہ لا تقنطوا

کرم اسکا ہے فتحیابِ فرح
کہ من دق باب الکریم انفتح

گزر پھر تو عرشِ اعظم کیا
سر بندگی اس قدر خم کیا

کہ سیپارۂ دل کا ہر اک رکوع
گرا سجدے مین بکمالِ خشوع

زمین پر گری جب جبینِ مبین
مٹی سب کی قسمت کی چینِ جبین

دعا ایسی کی بعد حمد و ثنا
کہ الحمد آمین کہنے لگا

کہا عرش نے بار بار آفرین
ہزار آفرین صد ہزار آفرین

تمنا درونِ دلِ دردمند
پری قاف قدرت کی شیشہ مین بند

یہ فرمان ہوا سر اٹھا تو سہی
جو ہے تجھ کو منظور ہوگا وہی

اوٹھایا سرِ پاک المختصر
گرایا دعا کے قدم پر اثر

تمنائے محبوب روشن ضمیر
یہ تھی ملتجی پیشِ ربِ قدیر

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

تجلی ہوئی مہرِ تنزیہ کی ۔ یہ تقدیرِ اللہ تشبیہ کی
مہِ اوجِ وحدت ہی کثرت مقام ۔ نہین اپنا بے وحدتون سے کلام
ہوا جلوہ فرما بعزّ و جلال ۔ مثال آفرینِ قادرِ بے مثال
خدائے جہان عزّ سلطانہٗ ۔ علا شانہٗ جلّ برہانہٗ
زمین پر ہجومِ ملائک کا نُور ۔ چمکتی ہوئی شمعِ شانِ غفور
اب اُلٹے روز بد آنکھ پھیری ہوئے ۔ خدا ہے خدائی کو گھیرے ہوئے
نہ لایا خدا کی تجلی کی تاب ۔ ہوا سکتہ مین مطلعِ آفتاب
زمین پر ہوئی آتشین دھوپ چھاؤن ۔ بنا اطلسِ آسمان دھوپ چھاؤن
زُہرہ کا رنگ پھیکا ہوا ۔ بہت چرخ کھا کھا کے کشتا ہوا
ہوا خلد کی لائے رُوح الامین ۔ کہ دامانِ محشر کی کلیان کھلین
چمن ہو گیا تختۂ روزگار ۔ ہوا دشت پُرخار اک سبزہ زار
چھپا اُس کے سائے مین دھوپ آج کی ۔ نہ تھا جسکی قامت مین سایہ کبھی

خزانۂ رحمت

ہوا ٹھنڈی چلتی ہے میدان مین ۔ یہ کہتے ہین سورج سے میزان مین
پلائے حساب اب تو ساقی مجھے ۔ دکھا اپنی واصل دہائی مجھے
کہون کیون نہین میرے ذمہ حساب ۔ تو سچا ہے سچی ہے تیری کتاب
مرے سامنے آئے میرا لکھا ۔ اگر مین کہون سب ہے تیرا لکھا
مرے ہاتھ ہی کا نوشتہ سہی ۔ ترا میر منشی فرشتہ سہی
غنی ہے تو محروم رہنے نہ دے ۔ مین مفلس ہون ہر دم او لٹنے نہ دے

بنا لیکھ لکھے زراہِ کرم ۔ کوئی چاہیے بندۂ بے درم
سوی جب ہوا پر چڑھ آفتاب ۔ کھلا دفترِ امتحانِ حساب
اُدھر[1] رازدارانِ ذی فہم و ہوش ۔ ہمارے رفیقانِ خانہ بدوش
جنازون مین حسرت کا کاندھا دیے ۔ ہر اک مُردے کا روزنامہ لیے
اُدھر[2] ہو نشگافان موزون رقم ۔ نہ ہو جنکی میزان مین کچھ بیش و کم
ترازو کو ہاتھون مین تولے ہوئے ۔ رعایت کے پلون کو کھوئے ہوئے
نہین ہی کچھ آسان اے دلِ حساب ۔ ہو محشر کی اک سخت مشکل حساب
مقابل کمان دار تقدیر ہے ۔ ترازو کلیجون مین اک تیر ہے
اُدھر کلکِ قدرت کا ردّ و قبول ۔ اِدھر بندگانِ ظلوم و جہول
ہر اک مد کا ہر اہلِ مدّ خود گواہ ۔ دو رویہ ہین فردین کی فردین سیاہ
محاسب نہ کیونکر کہے نادرست ۔ ہمارا نہ رُو کر نہ کھاتا درست
گھٹائین بڑھائین تو ہو فرد گرد ۔ کہ میزان کی جانچ والا ہے فرد
کچہری[3] ہوئی گرم جب جانچ کی ۔ ہر اک بال کی کھال کھنچنے لگی
صدا[4] آئے زعمالِ نار و بہشت ۔ چہ آخر درو گرد و اوّل چہ کشت
نویدِ اِنَّ اَبْرَارَھُمْ فِیْ نَعِیْم ۔ وعیدِ اِنَّ فُجَّارَھُمْ فِیْ جَحِیْم

[1] قال تعالی وان علیکم لحافظین کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون ۱۲ [2] ونضع الموازین القسط لیوم القیامۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین ۱۲ [3] واشرقت الارض بنور ربہا ووضع الکتاب وجیئ بالنبیین والشہداء وقضی بینہم بالحق وھم لا یظلمون ۱۲ [4] ووفیت کل نفس ما عملت وھو اعلم بما یفعلون ۱۲

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

بنی نوع انسان جو بعد حساب — ہوئے مستحق عذاب و ثواب
بہشت اور دوزخ کی جانب چلے — دکھائے مقدر نے جو راستے
اٹک یہ کہ دریائے رُعب جلیل — لیے ایک قطرے مین سو رود نیل
اُترنے کا پل اک بلائے عظیم — جسے کیسے سرطان پشت جحیم
سپاہ شہسوارِ قضا و قدر — ہے تیغِ کمر یا کہ خود وہ کمر
کہ گر بال سی دھار تلوار کی — مقابل ہو اُس سے تو ہو کر کری
چڑھی ہے کمان برق کے تیر کی — بھڑکتی ہوئی آنچ شمشیر کی
کھلا جادۂ راہِ تیغِ ہلاک — بجھائے ہوئے لاکھ بجلی کی ڈاک
دمِ واپسین کا اجارا لیے — گذرنے کا دروازہ تیغا کیے
نہ تھا فرق ابرار و فجار مین — چلین کشتیان ایسی منجدھار مین
اوسی کا کنارے پہ بجرا لگا — جو گمراہی و کجروی سے بچا
بہمرہ چلے جیسے حق کا پیام — ولی جیسے رُوحِ نبی پر سلام
خدا کے طلبگار اہلِ کمال — بڑھے جیسے مشتاق روزِ وصال
ہوا بعجلت اران حق کا گذر — چلے تارِ برقی مین ـ جیسے خبر

سلہ وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا الم
یاتکم رسل منکم یتلون علیکم ایات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالوا بلی ولکن حقت کلمۃ
العذاب علی الکافرین قیل ادخلوا ابواب جہنم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبرین وسیق
الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت ابوابھا وقال لھم خزنتھا
سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا
وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین۔

چلا کوئی جیسے کہ قالب سے جان — کوئی جس طرح گلستان سے خزان
جنھین راہِ حق کی ہدایت ہوئی — اور اپنے نبی کی حمایت ہوئی
وہ گزرے مثالِ نسیم بہار — کہان اُنکا دامن کہان خارزار
ذرا جنکے صدق و یقین مین تھا فرق — ہوئے الامان آب آتش مین غرق
غرض خیر و شر آن کی آن مین — ہوئے خیمہ زن اپنے میدان مین
کوئی داخلِ گلستانِ نعم — کوئی دارِ ذلت مین نامحترم
کہین عیش فی عیشۃ راضیہ — کہین آفتِ اُمّہ ہاویہ
پھنسے غم مین تھوڑے مسلمان بھی — گیا کفر کے ساتھ ایمان بھی
خدا ناشناسون کا جمّ غفیر — ہوا تازہ مہمان بئس المصیر
شکم سیر دردِ عذابٌ الیم — بلا نوش زہرابِ مار حمیم
پگھلنے لگی نفس سرکش کی رُوح — معاذ اللہ آتش کہ آتش کی رُوح
جہنم کے چہرہ پہ غیظ شدید — ہر اک داخلہ پر ہی ہل من مزید
قضا کا یہ قہر نمانی ہوا — کہ دوزخ کا پتّہ بھی پانی ہوا

شفاعتِ کبریٰ

چھپا تھا کدھر عالمِ پاک مین — مین تھا کب سے ساقی تری تاک مین
تری مست پھر لڑکھڑانے لگے — وہی جھونکے غفلت کے آنے لگے
وہ مَے دے جو ہو رُوح بخشِ انام — جو خود ہو حلال اور تو ہے حرام
وہ مَے جسکا میخانہ خُلدِ برین — وہ مَے جو کہین اور ملتی نہین
وہ مَے جس سے دُکان رضوان رچے — جسے بیچین غلمان بنے ٹھنے

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

جسے لائے گاتی ہوئی حور عین — یُطافُ علیہم بکأسٍ معین
وہ مے جو بحکم پیمبر چلے — وہ موجِ لبِ حوضِ کوثر چلے
جو زندان مین اپنے اسیرونکا حال — یہ دیکھا تو یعقوب یوسف جمال
غم اندوزِ کنعان گم گشتگان — عزیزِ دو شہ مصر کون ومکان
شفیعِ جہان احمد مجتبیٰ — شفیع الورٰی خاتم الانبیا
گرا سجدے مین باکمالِ ادب — سپاس وثنائے خدا زیر لب
کیا شوق دل سے وہ پیارا سجود — کہ تھا وِردِ سُبحانَ ربّی درود
ثنا اِس صفت کی کہ بیمثل وطاق — ثنائی کا جس سے روا اشتقاق
کیا ایسی خوبی سے الحمد ادا — کہ تعریف الف لام کرنے لگا
مناجات وہ کی کہ روحی فدا — وہ توصیف بیحد کہ صلّ علیٰ
ہوا بحرِ مواجِ رحمت کا جوش — سخنگو بہ اندازِ موجِ خموش
تامل نہ کر عرضِ مطلب مین تو — کہ ہے مصطفیٰ مجتبیٰ سب مین تو
نظر مین ہے مالک کی تیرا وقار — ہر اک قطرہ تیرا دُرِ شاہوار
ترا اِس دن کا پہلے سے مامور ہے — رضا تیری خالق کو منظور ہے
سند پیش کر سوف یعطیک کی — فترضیٰ کی ہے مہر جس پر لگی
ہوا تازہ باغِ روانِ نبی — زبان پر روان اُمّتی اُمّتی

سلہ ثم اعود الثانیۃ فاستأذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ماشاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ۱۲

یہ حاصل کہ ہون خفتی سب کے سب — بغیرِ عمل بے عوض بے سبب
نہ ساقی نہ میکش نہ قاتل کو دیکھ — تو اپنے کرم کو مرے دل کو دیکھ
کہان ناتوانون کو گرمی کی تاب — انھین بخشدے کرکے ذرّہ حساب
نہ دکھلانے مجھے میرے ربِّ غفور — مین ہون پاس تیرے وہ ہون مجھ سے دور
مرے ساتھ کر محو اُنکے گناہ — غریبون کا جنت ہو آرامگاہ
حساب انکا نیکی ہی کی مد مین ہو — جو انکی بدی ہے مری بد مین ہو
اگھی ہون تیرے گنہگار دین — شفاعت سے اپنا طلبگار مین
ہوا حکم ناطق کہ اے دردمند — ہے رحمت کو تیری شفاعت پسند
بلطفِ خداوندِ ارض وسما — کہ اک نوع کے مجرمون کو رہا
یہی عفو تقصیر کی حد رہے — رہائی ہو لیکن اسی قید سے
اُٹھے آپ بخشش کی لیکر برات — دی اک قسم کے عاصیون کو نجات
جھکے پھر کئی بار پیش خدا — کیے یون ہی پیہم سجود و دعا
یہانتک کہ پوری تمنا ہوئی — نہ باقی رہی جنس بھی نوع کی
بتاکید وتعجیل دیوان پاک — خطِ عفو لائی فرشتون کی ڈاک
یہ ہرکارے جلدی مچانے لگے — کہ بے دستخط حکم آنے لگے
نہ باقی رہا ایک بھی مبتلا — جو رائی برابر بھی ایمان تھا

سلہ ثم اعود الثالثۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ماشاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود ثم تلا ہذہ الآیۃ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا وقال ہذا المقام المحمود الذی وعدہ نبیکم متفق علیہ ۱۲

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

بچایا ہر آدم کو ایمان نے
مگر جسکو روکا ہے قرآن نے

سب چلے خوش نصیبانِ ایمان سرشت
جہنم سے اُٹھ اُٹھ کے سوے بہشت

جہنم مین پہونچے تھے جو اُس برے
وہ بجلی کی مانند اُلٹے پھرے

بہت لوگ نادیدہ شکلِ جحیم
چلے خلد کو بر خطِ مستقیم

حضور جنابِ رسالت مآب
فرشتون کی ہاتھون مین سادی کتاب

ہوئی پھر اسی مبتدا کی خبر
کرم جوشی انبیاے دگر

مسیحا تک آدم سے جو تھے رسول
ہوے مختصر مقصد براہِ وصول

ہمہ رہنمایانِ خیر السُبل
فضیلت مآبانِ ملک الرسل

گہرہاے گنجینۂ کاف و نون
ہمین شہسواران والسابقون

پھر اور انجم آسمانِ نبی
غبارِ رہِ آستانِ نبی

تقدس مقامانِ اوجِ حضور
بلند اخترانِ کرامت ظہور

ابوبکر لاثانیِ روزگار
کہ تھا ثانی اثنین یارانِ غار

عمرؓ نام و ناموس نام آوری
سماے اسرار پیغمبری

سخا جلوہ عثمانؓ عالی مقام
انیسِ پیمبر علیہ السلام

علیؓ شیر یزدانِ عالی وقار
یداللہ سیفِ خدا ذوالفقار

ملک رتبہ خاتونِ جنت بتول
ہمہ اوجِ تنزیہ بنتِ رسول

حسنؓ خاتمِ خاتمِ المرسلین
سیادت کا الماس زیرِ نگین

شہادت کا لختِ جگر نورِ عین
نیامِ شجاعت کا خنجر حسینؓ

تمام آل و اصحاب خیر الانام
اس امت کا ہر پیشوا و امام

ہر اک غازیِ مردِ میدانِ بدر
ہمہ بسملان و شہیدانِ بدر

شکن پرورِ طالعِ نارسا
اویس قرن عاشقِ مصطفےٰ

بہار آفرینانِ صبحِ اُمید
جنید و حسن ادہم و بایزید

اباً عن جدٍ جو ولی در ولی
قدم جسکا بر گردنِ ہر ولی

ہو الحق نوایانِ ثابت قدم
انا الحق سرایانِ منصور دم

سب اپنے نبی کے قدم پر چلے
جو باقی تھے وہ طے کیے مرحلے

ہزارون بنے ایک بتی سے باغ
جلے ایک بتی سے لاکھون چراغ

شفاعت کے پورے ہوے حوصلے
کہ عاصی کو خلعت پہ خلعت ملے

تعالی اللہ اُستاد کا انتخاب
کہ خاے خطا پر بھی صادِ صواب

گنہ سے تلاشِ گنہگار مین
وہ بھرتی ہوا حمد کی سرکار مین

ہوا خاک جل کر جہنم کا باغ
کیا برفِ رحمت نے ٹھنڈا چراغ

ہوا سوخت آتش کا سب سوز و ساز
سمندر مین ڈوبا دُخانی جہاز

وہ ریلا ہوا باغِ فردوس مین
کہ میلا ہوا باغِ فردوس مین

بڑھا ہر طرف جوے رحمت کا آب
کٹورا بجانے لگا ہر حباب

بھرے خوانچے ایسے بھرنے لگے
کہ خود میوے دامن مین گرنے لگے

قرابون مین کوثر نے رکھی سبیل
تہِ نخل فوارۂ سلسبیل

جوانون کی خاطر بساز و یراق
ٹہلتے ہوے راستون پر براق

محافے پری وش براے زنان
گلابی کہارون کی سب وردیان

ہوا کیا کہ لڑکے مچاتے ہین شور
لگا دو ہنڈولے کی طوبیٰ سے ڈور

طالبِ دعا: ابوالمیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

کھلے نخل ایجاد کے پھول پھل
لگے ٹوٹنے صبر و تمکین کے پل
شگفتہ ہر اک تختہ کا خشک و تر
ہر اک برگ میں ساز و برگ بہار
ہر اک جا پہ موجود ہر ایک شے
گمان جس پہ جائے وہ تحقیق ہو
سحر وہ کہ جس پر فدا ہر نفس
ہر اک بیل بوٹہ نگار آفرین
کلی بے صبا کے شگفتا ہوئی
پری سایۂ نخل کی پابوس
جو لالہ ہے لاکھا جمائے ہوئے
یہ مانا کہ دل سے نہ کیجے سنبھل
کہیں پھیل کر بیل بوٹا ہوئی
اگر شاہد گل ہے بلبل بدست
چمن اور ایسا دکھائے کوئی
کہانی تھیں دنیا کی پھلواریاں
وہ گویا نیاز اور یہ بے نیاز
وہ ہر لحظہ نعمت پہ نعمت ملی

ابد پر جا رنگ صبح ازل
بہار آئی لادے ہوئے بار گل
رسیدہ ہر اک نخل کا ہر ثمر
ہر اک لالہ صد معدن کوہسار
کوئی ہمدم نے کوئی محو مے
تصور میں جو آئے تصدیق ہے
ہوا وہ کہ ہر دل کو جس کی ہوس
ہر اک خار و گل صد بہار آفرین
خزان بے بہار آئے پتا ہوئی
گلستان عروس آب عطر عروس
تو نرگس ہے کاجل لگائے ہوئے
نظر تو سنبھالو نہ جائے پھسل
کہیں نکہت اڑ کر فرشتا ہوئی
تو پھولوں کے بنگلے میں بلبل بدست
تبسم صحف گل کی کھائے کوئی
یہ سچ مچ بہشت اور وہ گلکاریاں
یہ شان حقیقت وہ شان مجاز
کہ اک شکر کی بھی نہ فرصت ملی

سلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر الحدیث ۱۲

ہر اک کے چہرے میں ایک نور دگر
ملیں نعمتیں سب کو بے انتہا
وہ نعمت جو ہے سر عین الیقین
وہ نعمت کہ ہو اوس کے دم سے بہشت
وہ نعمت جو ہے یک بہ از صد ہزار
پڑا ہاتھ دھو کر جو پیچھے وضو
نماز آئی کہتی بتاکید تام
سو کہ ہوا صوم افطار کا
یہ کہتا ہے ایمان کہ اے اہل ذوق
عدم کو چلے ساعت نیک سے
وہ ہے سامنے درگہ محترم
ہے آغوش میں پرتو لایزال
رہ منزل کبریائی ملی
خودی سے جو از خود جدا ہو گئے
کھلا دیکھ کر ہم کو حال مآل
پہ تھے انقلابات رد و بدل

ہر اک حور ہے رشک حور دگر
اور آخر کو ان نعمتوں کے سوا
جو ہے دین و ایمان ایمان و دین
جو بازار جنت کی ہے در بہشت
خدا بخشے دیدار پروردگار
گیا لے ہی معبود کے روبرو
کہ کر چل کے سجدے سے پہلے سلام
کہ تیار شربت ہے دیدار کا
اٹھا دے تجھے پردہ چشم شوق
ق دو عالم سے چھٹکر ملے ایک سے
قدم بزم امکان سے تھا دو قدم
قد آدم آئینۂ بے مثال
ہر اک بندے کو اک خدائی ملی
خدا سے ملے کیا خدا ہو گئے
کہ تھا حشر سوائے شوق وصال
کشش مظہر شاہد لم یزل

سلہ قال صلی اللہ علیہ وسلم لکل رجل منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن الحدیث ۱۲ وقال تبارک وتعالیٰ حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۱۲

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

چشمداشت دُعاے مقبول (انشاء اللہ)

ادھر بھی ذرا ساقیِ گلعذار | ہزاروں سہی تیرے امیدوار
جو ہیں تیری چوکھٹ پہ مرزا و میر | یہ ناچیز ہے کس کے در کا فقیر
کوئی سوچ مجھ تک براد ثواب | تو دریا ہے میں اک شکستہ حباب
چلے کشتیِ مے نہ میرے بغیر | مرے ناخدا تیرے بیڑے کی خیر
وہ مے دے کہ لیتا رہوں تیرا نام | وہ دے جو لائے ترا فیضِ عام
نہ ہو جام کورے سکورے میں دے | کھنکاتے ہوئے آبخوری میں دے
زمانے کا عالم ہوا دوسرا | بفضلِ خدا و حبیبِ خدا
خوشی میں بھری مومن و مومنات | احاطے میں رضوان کی اُتری برات
جہنم کے گھر میں غمی ہو گئی | مرا غصہ آتش سستی ہو گئی
بجیں نوبتیں خلد میں بارہا | کہ اسلام کے سر پہ سہرا رہا
خوشی کیا کہ اکدم ہو اکدم نہ ہو | یہ وہ عیش ہے جو کبھی کم نہ ہو
کہاں بیدلی جب حزیں دل نہیں | ہو آسان کیا کوئی مشکل نہیں
دعائیں جو کی تھیں ہوئیں اب قبول | مراد ایک ہے اور ہزاروں حصول
تمنا سبھوں کے قدم پہ پڑی | ہر اک آرزو ہاتھ باندھے کھڑی
دل و دلربا ہمدم حال و قال | نہ ہجران کا کھٹکا نہ فکرِ وصال
گیا اب جہنم میں وہ روزگار | کہ محشر تھا اک اک دمِ انتظار
ملا اُس سے تھی جسکی جسکو طلب | بمصداقِ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ
وہ جا حل ہوا جسکے جو دل میں تھا | ابھی قیس لیلیٰ کے محمل میں تھا

بنا پھر جو بگڑا تھا بن بنکے ساتھ | مجھے خود ملا محسن[1] احسن کے ساتھ
عجب چال مستانہ چلتے ہوئے | روش پر جنان کی ٹہلتے ہوئے
بگردش زہر چشم پیمانہ | زہر سایہ پیدا پریخانہ
دلوں میں مسرت تو رخ پر بہار | کلائی میں گجرے تو گردن میں ہار
کریں کرامت کے پٹکے کا بل | ملائک ہلاتے ہوئے مورچھل
مدینے کے عمامے بالائے سر | قبا ہائے استبرقِ زیبِ بر
جلو میں غلامانِ روشن جبین | صراحی و ساغر لیے حورِ عین
خدا کی تجلی کا آنکھوں میں نور | ہر اک نوکِ مژگاں پہ اک شمعِ طور
دلوں میں محبت کے راز و نیاز | زباں پر بآہنگِ شوقِ حجاز

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌّ کریم | قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیم

[1] احسن تخلص مولوی محمد احسن مرحوم کا ہے جو چھوٹے بھائی مصنف کے تھے اور جو پیشتر اضلاع ممالک اودھ میں سب جج اور پھر بخشی لیکر نائب وزیر دیوانی ریاست بھوپال کے ہوگئے ۔ تاریخ و سال وفات اُن کے ...

می تواند شد کہ رنگِ رفتہ بعد سالہا | لعل گردد در بدخشان و عقیق اندر یمن
می تواند شد کہ گردد نالۂ افسردہ | بلبلِ شیریں نوا یا طوطیِ شکر شکن
می تواند شد کہ از تاثیرِ دامانِ نسیم | نکہتے از غنچہ خیزد یا شمیمے از ختن
لیک نتوان شد کہ مثلِ احسن آید در وجود | سرو رعنا در گلستان یا گلِ نو در چمن
رفت حیف از دہر آن جانِ جہان و ہم روش | ہمچو شمع از سوزِ دل آہستہ زبان مالی تن
شوخیِ طبع رسالم سر و از ہر سوز و ساز | ناگوار خاطرم سوختن با ساختن
کیست دارد فنا محسن چو من اندوہگین | ہر نفس سوہان خود ہر دم سنان خویشتن
من بہ ہاشم آگہی از طفیلِ مصطفیٰ | چون شود در بزمِ قدسی کامجیب ما و من
گفت دل بر گرہ آمد زوال آن آفتاب ۱۳۰۹ | مرثیہ در گور رست احسن زندہ در کفن ۱۸۹۲

طالب دعا: ابوالمیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جناب منشی امیر احمد صاحب لکھنوی متخلص بہ امیر استاد جناب معلی القاب نواب رامپور

کس قیامت کی قیامت کے بیان میں ہے یہ نظم — عاقبت میں ہے عقوبت سے برارت کی سند
ہے امیر اب میرے محسن کو نجاتِ دائمی — واہ جو صفحہ ہے اسکا ہے شفاعت کی سند

تاریخ طبع از جناب منشی عبد المجید صاحب سحر

شفاعت نامہ چون مطبوع گردید — کرا بیانش بود آیات رحمت
دلِ محسن بود گنجور این گنج — عطا کردش ازل این گنجِ دولت
خط و مضمون او گنجینۂ فیض — بیاضِ صفحہ انوارِ سعادت
دوائر در حروفش چشم نگران — بخششہائے بہائے نبوت
ندا آمد بگوشِ سحر از غیب — بگو سالش شفاعت جوی امت

تاریخ از فکر عالی مولوی اکرام اللہ عرف مفتی صاحب مرحوم متخلص بہ افسون

ہمہ داغِ فراقم از قصورِ حشر و نشر افسون — حضور یار میدانم حضورِ حشر و نشر افسون
خیالِ قامتش در قلبِ مضطر خوشنما باشد — بود موسائے من بالائے طورِ حشر و نشر افسون
بود صحنِ قیامت خانۂ نیرنگِ عشقِ ما — طلسمش آفتابِ صبح و صورِ حشر و نشر افسون
چنان لرزد بہ شیشہ رنگ از اضطرابِ من — کہ بر خود بشکند رنگِ غرورِ حشر و نشر افسون
بامیدِ وفائے وعدۂ وصلی کہ می یابی — براہِ انتظارِ دل مرورِ حشر و نشر افسون
نگر آوازِ پائے دلربائے دوست در گوشم — کہ گہ نزدیک سازد گاہ دورِ حشر و نشر افسون
ز داغِ معصیت صد آتشِ سوزان بدل دارم — شفاعت نامہ ریزش از ظہورِ حشر و نشر افسون
ہمانا زگفتۂ محسن کہ می آید بہ شعر خوش — درو پاک از نشانِ غفورِ حشر و نشر افسون

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

بود عظمِ رمیمِ جسمِ عجان سخن گویا — ضریرِ کلکِ او آوازِ صورِ حشر و نشر افسون
بود در رفتار شوخِ خامۂ سحر آفرین او — برائے خفتہ بختِ نظم شورِ حشر و نشر افسون
ببین گہ ذکرِ محشر گہ حساب و گہ شفاعت ہا — نبشتہ تاریخ مجموعش از سرِ حشر و نشر افسون

ایضاً

کرد چون طبعِ قیامت آفرین — شرح روز و روزگارِ حشر و نشر
رفت در تحریرِ تاریخش سخن — گفت افسون حال از حشر و نشر

فقرات تاریخی از منشی امیر احمد صاحب خلف مولوی محی الدین صاحب وکیل

نعت پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سراج قوی نبی کریم — نسیم جسیم نسیم وسیم

اللہم صل وسلم علی مولانا محمد شافع یوم القیامۃ والہ دائما ابدا

تاریخ طبع

اللہم صل علی محمد النبی الامی شافع یوم الحشر وآلہ وازواجہ اجمعین

اللہم صل وسلم علی محمد معدن الحلم والکرم واصحابہ دائما ابدا

قطعہ تاریخ ریختۂ قلم بلاغت رقم جناب مولوی محمد محسن صاحب وکیل ہائی کورٹ

بسکہ محسن گلِ معانی چید — دستہائے شگفتہ کرد بہم
رفت فکرم بجستنِ تاریخ — گفت ہاتف گلے ز باغِ ارم

قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی محمد نور الحسن صاحب بی اے خلف اکبر جناب مصنف مدظلہ

ماشاء اللہ نظمِ دلکش — ازفیضِ طبیعتِ خداداد
شایستہ شمرد نقشِ اوراد — تمہیدِ سخن ز عشق فرمود
صد لعل و گہر شدہ است منظوم — شد مطلعِ مثنوی بہ یزداد

گویا نتوان شمر ولب را
جائز نبود بقول استاد
لیلے گرویدہ کاکلِ قیس
در باغ سخن نشاند شمشاد
عالی گشتے زشانِ غیب
در دست تلاش او چو افتاد
حقا کہ برائے وصلِ محبوب
از دستش پائمال بیداد
چیزے دگر ست ساقیٔ غم
نقاش نبود فحور و الحاد
لیکن بہ بیان ہر سوایت
با قول انس زجمع اسناد
در مدح حبیب سرا نشین
فیضِ روح القدس باد او
اُمید درجا کہ اہلِ معنے

گر بے غم عشق کرد فریاد
معشوقِ زمانہ عشق را خواند
غیر این شدہ ہست جان فرہاد
تشبیہ دگر آن کشش کرد
کان ہست کند مصرع نو شاد
مستقبل وحال را یکے کرد
کے شوق فتد بقید میعاد
تا موقع حرمت ے تاب
رویش یارب کسے ببیناد
کلکش بادای حسن تحریر
بے بیش و کم تمام رواد
با معنی وما حصل و سرجا
نطق با کش فرشتہ ارشاد
عرض مداح آنکہ مولا
بر ہر حرفش ہمہ صد صاد
تو فیج قبول و زرش باد

گفتن سخنے بغیر تمہید
شد و این صفحہ حیرت آباد
از قامت و قیامت آراست
گزوے شدہ حسن عشق برباد
ہنگام گریز دامن حشر
این طرز عجیب کرد بنیاد
آمد مقبول طبع ہر آوردو
در حرم ادب نکرد اشلاد
رندے بیباک اگر طلب کرد
در حرف ہزار معنی آزاد
بنگر آیات پاک مصحف
تشریح لطیف قد نو ایجاد
در نعت خاتم رسالت
با خلعتِ لطف خود کند شاد
تاریخ دعا کہ یا الٰہی

[illegible]

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر مولوی محمد انوار الحسن صاحب بی اے خلف صدر جناب مصنف مد ظلہ

چون ابو الحسن حسن بنوشت حال انبیا
در شفاعت آرزو بودش بیانی ناگہان
باکمال خوبی تحریر و تحقیق سخن
رفت آن وصل بحق بخشش خدائے ذو المنن

طالب دعا: ابو المیزاب محمد اویس

در ظہور آورد اکنون مقصدِ دلِ من او
بارک اللہ معنیِ موزون کرد مصر خیال
بر سرِ ہر صفحہ حرف از فیض صدح کریم
شوخیِ ہر مصرع رنگین فداے شانِ خود
بر سرِ میدانِ محشر آتشے اندر تپش
از صفاتش وجہ گویم خوبتر فرمودہ است
دوش چون پرسید از من سال تاریخش سروش

محسنِ من را لوئے من کعبہ ملجاے سخن
جان عشاقِ سخن با یوسفیِ گلِ پیرہن
لالہ اندر چمن یا نور شمعے در لگن
خوبیِ ہر لفظ میگرود بگرد خوشبتن
در بہارستانِ رحمت سلسبیلے موجزن
حضرتِ والا ابرار مولوی نور محسن
گفتمش نوری ز انوار کرامات حسن

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع بلند و فکر آسمان پیوند جناب شیخ غلام احمد رضا سیفی رئیس کمیٹی

جناب حضرتِ اُستاد نے خوب
جو ہو منظورِ دل تاریخ سیفی
لکھا نقش و نگار یوم ساعت
کہو نقاشِ آشوبِ قیامت

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر رشید الدین صاحب رشید منصرم اٹیہ

رشید ایسا شفاعت نامہ ہو کون
قیامت کا بیان ایسا کہ گویا
مقابل آب رحمت کا وہ بحر ناز
نجاتِ عاصیان فیضِ نبی سے
وہی توحید کے لایا تھا اِکے
قیامت میں اُسی کی آبرو سے
تلاشِ ہر گنہگار ایسی ہو گی
لکھی ہاتف نے کیا تاریخ پُر نور

ہو جس میں یہ فصاحت یہ بلاغت
ہو محشر آج کی ہر ایک ساعت
ہو جس سے سرو بازارِ قیامت
بروحش صد سلام و صد تحیت
جو تھی دُنیا میں پھیلی شام ظلمت
ملیگی خاک میں عصیاں کی شامت
کر لیگی شعلین ڈھونڈھیگی جنت
بیانِ نور مصباح شفاعت

www.fb.com/Naat.Research.Centre

قطعۂ تاریخ از شیخ احمد علی صاحب شیون اکبرآبادی شاگرد جناب میرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر مرحوم

فصیح و شاعرِ نازک خیال و خوش بیان محسن
بلیغ و عالم و معنی شناس و نکتہ دان محسن

قیامت کے مضامین ہیں عجب تصنیف عالی ہے
شفاعت نامۂ شاہنشہ ہر دو جہان محسن

پڑھا جس دم بکھیرے ہار جانب مجلس محفل میں
کرو ٹی سننے والون نے بہارِ بوستانِ محسن

کے جنت سنکر روحِ مولانائے رومی کی
شرف یہ پہلوی پر رکھتی ہے ہندی زبان محسن

تری تیغِ زبان کا صاف لوہا مان جاتے ہیں
عرب تو کیا عجم اور ہند سے تا اصفہان محسن

تصدق نظم پر تیری ہو گئی وہ نظم لکھی ہے
زمین سے ہے صدا مرحبا تا آسمان محسن

عوض نیکی بدی کا ہیچ و راحت نار و جنت کے
امید و بیم کے کیا کیا دکھائے ہیں نشان محسن

پہ چلینگے خوش قدم اون کے جب میدانِ محشر میں
تو ہونگے صورتِ یوسف میانِ کاروان محسن

ہوا نعتِ نبی کے فیض سے رتبہ بلند ایسا
عجب کیا ہے مکان ہو جو تمہارا لامکان محسن

صفا ایسی لطافت آپ کو ہے میں کہاں ایسی
بجا ہے گر کہیں کوثر کی موتی ہے زبان محسن

غزالانِ حرم آ کر بچھائیں شوق سے آنکھیں
شفاعت نامہ پڑھنے کو قدم رکھیں جہاں محسن

عوض ہر بیت کے جنت میں گر بخشے خدا ہم کو
صلے میں حسنِ بندش کے ملیں حورِ جنان محسن

نہیں آواز خستہ بلکہ ہر اک لفظ کہتا ہے
ق
کہ گر نکلوں تمہارے لب سے تو پھر جاؤں کہاں محسن

مگر تعریف ختم الانبیا نے یہ شرف بخشا
کہ تم بھی لکھتے پیاری جیسے موسیٰ کی زبان محسن

رسول پاک کا جس دم تصور آپ نے باندھا
دیارِ یثرب و بطحا ہوا ہندوستان محسن

خدا کے کام میں شرکت تمہاری عین ایمان ہے
وہ ہے مداح جسکا ہو اسی کے مدح خوان محسن

شہود شکل آشیاں کے نقشِ پا جنکو سمجھتے ہیں
بعینہٖ ہیں وہ آنکھوں کی تمہاری پتلیاں محسن

خدا ایسا عاشقِ صادق نہ کوئی جان نثار ایسا
اویس اپنی زبان سے خود یہ کہتے ہیں کہ ہاں محسن

ہے شکر کہ ہوا اعتکافِ روضۂ اقدس
بلال آ کر تمہیں کہتے ہیں اگر ہے اذان محسن

مدینہ ہند سے ہے گو دور لیکن پاس ہو جاتا ہے
وہاں ہو جان مشتاق اور رہتے ہیں یہاں محسن

یہیں چھوڑا جہاں کے شغلوں نے مالِ دنیا کو
رہیگی ساتھ یہ دولت تمہارے جاودان محسن

خدا بخشے حیاتِ خضر و عیسیٰ آپ کو آمین
رہے اقبال و دولت اور عیشِ جاودان محسن

کبھی مورو آ کے یہیں احباب خوش ہو کر
ادا کر کے فریضہ حج کا لو ہو بیٹھے وہاں محسن

ہماؤں نا فلک میں کیوں کہ اپنی بدنصیبی پہ
کہاں میں بدقسمت اور کہاں یہ آستان محسن

اگر تاریخ کے لکھنے کی تمکو فکر ہے شیون
کہو شیرین زبان عیسیٰ نفس معجز بیان محسن

ذیل کی تاریخیں بعد طبع اول آئیں

قطعۂ تاریخ از نتائج فکر طبع عالی جناب چودھری محمد عنایت الٰہی صاحب عنایت رئیس قدیم ضلع گجرات

کرم فرمائے خلیق حال پیر سے مہربان محسن
شہِ لولاک کے مداح ممدوحِ جہان محسن

عدیم المثل ہے ... وحیدِ عصر لاثانی
سخن سنج و سخن فہم و سخن کے قدردان محسن

بلاغت نے تمہاری شور ڈالا ہے صفاہاں میں
فصاحت نے مسخر کر لیا ہندوستان محسن

تمہاری رشاقت سحبان نے دیکھ مرقد میں
خجل ہو ہو کے گر ڈالیں کفن کی دھجیاں محسن

رقم جب نعت کی ہو قلم سے پھول جھڑتے ہیں
جو پڑھتی ہو تو ہو جاتے ہیں رشکِ زعفران محسن

حسینانِ سخن جو ہو خوشی الفاظِ رنگین سے
مزا دیتے ہیں کیا کیا دل میں لیکر چٹکیاں محسن

صلہ میں تم کو تمہارا نور سے ہیں بند کرینگے
عجب تو یہ ہے صبحِ تجلی کا بیان محسن

لیگا انشاء اللہ گلشن فردوس میں رضوان
یہ غلماں ہیں غلامی میں یہ حوریں لونڈیاں محسن

طالبِ دعا: ابو المیزاب محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

زمین سے عرش تک پہونچا ہے پایہ آپکا محسن
شب معراج کی لکھی جو تم نے داستان محسن

نسیم طبع نے کیا گل کھلائے ہین شفاعت کے
تمہاری مدح مین سوسن بھی ہے رطب اللسان محسن

حدیث پاک و قرآن سے نجات حشر دکھلا دی
تمہاری نظم دل بستہ نے ڈالی جان مین جان محسن

وہی تو بخشوائینگے جو ہین محبوب خالق کے
ہے محشر مین لقب جنکا شفیع عاصیان محسن

وہی آدم کی پیشانی مین جنکا نور چمکا یا
ہوا جنکے لیے حکم سجود قدسیان محسن

وہی جو باعث ایجاد عالم ہین خدا شاہد
وہی صدر دفتر دیوان حق شاہ شہان محسن

وہ اُمّی جو بظاہر اور بباطن عالم و دانا
علوم اولین و آخرین جنپر عیان محسن

جنھون نے لیلۃ المعراج اپنے خیر مقدم سے
منور کردیا عرش الامین کا آشیان محسن

گئے یا طے سدرہ و رفرف کیا طے سب حجابون کو
ملا جاگیر مین جنکو مکان و لامکان محسن

نہ نکلا کوئی کلمہ منہ سے بے الہام ربانی
فاوحی شان مین جنکی ہوا اک راز نہان محسن

وہی مازاغ کا سُرمہ لگایا جنکی آنکھون مین
خدا مین اور اُن مین تھا تو فصل دو کمان محسن

یہ اک ادنیٰ اشارہ آپ کا ہو اور کیا کہیے
کہ آگے نطق کی بھی بند ہو گویا زبان محسن

وہی جنپر خدا نے ختم کر دین نعمتین اپنی
وہی جنکا کیا دین حق نے کامل بیگمان محسن

ابوبکر و عمر عثمان اور حیدر ستون دین
فدا کرتے ہین جنکے نام پر مال و جان محسن

اُٹھا کر جنکی جانب ہاتھ با الحان داؤدی
بلال باوفا کہتے تھے مسجد مین اذان محسن

اُویس عاشق صادق نے جنکے عشق مین دندان
سراسر توڑ ڈالے کر دیا خالی دہان محسن

ملائک پاسبانی مین ہین اونکی روضۂ اطہر
فلک رتبہ ہوا جنکا زمین پر آستان محسن

وہی مولا ہمارے اور ہم ادنیٰ غلام اُنکے
ہمارا تاج سر پاؤن کی اُنکی جوتیان محسن

یقین ہے تو وہ مجھے بھی یاد فرمائینگے محشر مین
ابھی سو رات دن آنے لگی ہین ہچکیان محسن

طالب دعا: ابوالمیزان محمد اویس
www.fb.com/Naat.Research.Centre

سلام اُنپر ہزارون جان و دل سے ہر گھڑی ہر پل
تحیت بھی اُنپہ ہر ساعت رضیٔ بیکران محسن

عنایت کرو دعا پر ختم رکھ مدعا تھوڑا
رہو آباد تم با دین و دولت شادمان محسن

ایضاً سنہ

ہوئی حیرت پہ حیرت کیا شفاعت نامہ لکھا ہے
مضامین شگفتہ مین خزان کی داستان محسن

بلائین لیتے ہی صبح طرب روز قیامت کی
بیان حال بیرنگی مین یہ نیرنگیان محسن

سنہ تاریخ سر سبزی سخن کی صاف کہتی ہے
کہ طوطی نامۂ شیرین زبان رنگین بیان محسن
۱۳۱۱ھ

ایضاً

سخنور نکتہ دان شیرین زبان رنگین بیان محسن
نہین ہے نعت گوئی مین کہین اُنکا کوئی ہمسر

شفاعت نامہ کا ہے عالم بالا مین بھی چرچا
زرہ رو دے داد کہتے ہین ملک مداح پیغمبر

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر معنی آفرین جناب سید سراج الدین احمد صاحب گنتوری

تازہ تصنیف محسن صاحب جاہ
زیبا شدہ بے مثال احسنت احسنت

بنوشتی این چہ تازہ محشر نامہ
اے محسن با کمال احسنت احسنت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب سنبلستان رحمت جو مجموعہ ہے کتب نعتیہ کا ہے ۔ مثنوی صبح تجلی ۔ مثنوی چراغ کعبہ ۔ سراپا رسول اکرم ۔ گلشن نعتیہ ۔ مدیح خیر المرسلین ۔ حدیقۂ خاتم النبیین ۔ انیس آخرت ۔ مثنوی شفاعت و نجات ان مین سے اکثر رسالے علیحدہ بھی مطبع نامی سے شائع ہو چکے ہین اب بصورت کلیات نعتیہ حضرت مولوی محمد محسن صاحب دام فیوضہ اول بار ماہ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ مطابق مارچ ۱۹۰۵ء خاکسار ابو الحسنات قطب الدین احمد عفی اللہ الصمد کے اہتمام سے

مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہوا

فتوحات اسلام - یہ متبرک مجموعہ اسم باسمے اعلی
درجہ کی کتاب ہے جسقدر غزوات اور فتوح ابتدائے زمان
رسالت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تازمان
وفات خلیفۂ ثانی رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین ہوئی ہین
شرح وبسط کے ساتھ اس کتاب مین درج ہین قیمت
فی جلد عہ محصولڈاک ۸ر

[illegible] **المناقب** - ناظرین یہ کتاب معمولی کتاب قصہ کہانی کی
نہین ہے بلکہ اس کتاب کو عام مسلمانون سے ایسا تعلق ہے
جیسا جان کو بدن سے مولوی حافظ رحمت اللہ مرحوم نے
اس کتاب مین صحیح صحیح حالات اور سچے سچے واقعات
اور فضائل و مناقب مع غزوات اور تاریخی حالات
[illegible] کے از ان ولادت باسعادت تازمان شہادت
[illegible] تمام صحابہ کرام خصوصاً خلفائے برحق و عشرہ مبشرہ
[illegible] مطہرات واہل بیت رسالت وجملہ ائمہ کرام
[illegible] اللہ تعالی علیہم اجمعین قرآن شریف اور
[illegible] نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اقوال علماے
[illegible] سے استنباط کر کے لکھے ہین مبالغہ اور افراط تفریط
[illegible] نہین ہے - قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۱ر

[illegible] **بند کاشی** - حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
[illegible] ہین ہے قیمت فی جلد مر محصولڈاک ۸ر

[illegible] **بند عزیزی** منظومۂ عالی جناب خواجہ
[illegible] الدین صاحب عزیز لکھنوی اور فیضہ نعت شریف مین
[illegible] درجہ کی کتاب ہے - قیمت فی جلد مر محصولڈاک ۸ر

[illegible] **ام طاہر** - تخمیس قصیدۂ لقیۃ المعی لوذعی
[illegible] لسان زمان جناب مولوی محمد محسن صاحب
[illegible] فیوضہ قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۸ر

[illegible] **یقۂ خاتم النبیین** - اس کتاب مین چند
[illegible] یات اور مخمس نعتیہ شعرائے نامدار کے
[illegible] ہین قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک ۱ر

نوا[illegible]
خواجہ عزیز[illegible]
دام فیوضہ قیمت فی جلد ۔ محصول[illegible]

افضل الذکر معروف بہ میلاد اقدس - مؤلفہ
مسماۃ بی بی افضل خاتون عرف اقدس النساء صاحبہ
قیمت فی جلد ۔ محصولڈاک ۸ر

شفاعت ونجات - یہ قیامت کی کتاب نظم مین
مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی کی تصنیفات سے
ان آیات اور احادیث کی تفسیر ہے جنھین حوادثات
قیامت وروز حشر اور شفاعت شفیع المذنبین سے
تعلق ہے واقع مین یہ پہلی کتاب ہے جو قیامت کے
حالات مین لکھی گئی ہے قیمت فی جلد ۸ر محصولڈاک ۸ر

دیوان حافظ محشی بحواشی جدید و قدیم مع رسالہ
اصطلاحات صوفیہ اگلی بار یہ دیوان ۱۰ نسخ قلمی
ومطبوعہ سے صحت کر کے بعد تکمیل واز دیاد ۱۲۰۳
اشعار جدید یعنی ۴۹ غزلیات ۵۷ فرد ۹۵ -
رباعیات ۱ - [illegible] - قطعات ۱ قصیدہ
۱ مسدس ۲۴۲ - ابیات متفرق طبع ہوا ہے
قیمت فی جلد عہ محصولڈاک ۲ر

فتوحات بہنسا - یہ کتاب سراپا صواب دلچسپ قصہ
کہانی کی کتاب دلکش لکھا ہوا اول اس کتاب کو
کامل تحقیق اور تدقیق سے مولانا محمد المعز علیہ الرحمہ نے
اپنی عربی زبان مین تالیف فرمایا تھا - جسے
مطبع نامی لکھنؤ نے برادران ہند کے واسطے
اردو زبان مین ترجمہ کراکے مع ازدیاد فوائد
فتوحات بہنسا کے نام سے طبع کردیا قیمت فی جلد [illegible] محصول [illegible]

التماس - یہ جملہ کتب قیمت وصول ہونے سے
یا بذریعہ ویلیوپی ایبل ارسال ہو سکتی ہین
المشتہر

موجود ہین عند الطلب شائقین علوم وتاجران کتب
مطبع سے ارسال کی جاتی ہین جن صاحب کو کوئی کتاب
طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال قیمت طبع
کروا سکینگے - اگر کوئی کتاب مفید عام کسی صاحب نے تالیف کی
یا کسی کتاب عربی - فارسی - انگریزی کا ترجمہ اردو مین کیا ہو وہ بلا معاوضہ
مطبع طبع کر دیگا فہرست کتب دیگر اشیا بلا قیمت مرسلہ
[illegible] ارسال ہوگی

العبد
ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ
ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۵ع

www.fb.com/Naat.Research.Centre